بعون صانع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

مولانا مولوی محمد یوسف علیشاه معنون که در طریق قادری از کتاب المسمی به

صیقل دل

در رحمت گشادست تو بخواهی با عذر خواهی تو بخواهی امیدوارم ز عفو الهی

در مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن بصحت تمام بتدبیر و اهتمام مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِخالِق المکنُونات والصلوۃ علی خیر الوریٰ سید الدارین وعلی اٰلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ کنجوم الذین الراشدین المہتدین اجمعین دریں ولا یک دیوان بترکیب نظم کہ در واز رموزات راہ حق و چند قصاید در نعت سید الانام و غیرہا و اشعار فارسی و ہندی مندرج است و یک رسالہ بہ ترکیب نثر کہ درو از مشاہدہ و مراقبات بزرگان و بیان ایمان و شفاعت رسول اللہ و تقلید ائمہ و مذہب اہل سنت والجماعۃ و غیرہا کہ درین رسالہ احوال بسیار مندرج است و این دیوان نامزد گشت بہ **صیقل دل** کہ رموزات باطنی و گنج فیوضات است و رسالہ دیگر کہ مسمی بر رسالہ مرغوبہ معدن الاسرار و کاشفۃ العلوم الظاہرۃ والباطنۃ است و این ہر دو را از تصنیف مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب معنوی نامزد گشت۔ ابیات یوسف شاہ با خود تو گفتی مولوی ہم معنوی ٭
از خدا تو اعطا شدہ از رموز باطنی ٭ چون قضا قدر و صیاد تو گشتہ ٭ از خدا آمد

خطاب باملولوی معنوی ؛ در عشق تو اوست گشتی بامدام ؛ باخدا پیوست گشتی نیست
حایل ظاہری ؛ دریاے توسیلان کنی خاموش باش ۔ راز فاش منصور کردہی
نیست شایان توئی ؛ در رضا خدا و رسول کوشش کنی تو بامدام ؛ گر تو خواہی
وارث کوثر شوم ما بامدام ؛ از زبان خلق عاری تو کنی نادان توئی ؛ از زبان
مانجی اللہ والرسول ماتوئی ۔ ابیات متفرقہ مردمان اول زمانہ باز مانہ
گشت غایب مدام ؛ روز شب خواہی امان دراین زمانہ بامدام ؛ از ہوا تاریک
گشت دراین زمان ؛ این ہوا زائید بیعدد دراین زمان ؛ قریب وحرام
دروغ غیبت یا حسد بہتان برگشت این زمان ؛ اولاد اولم کردہ خوف خدا درین
زمان ؛ ہر کہ مرو درین زمان باخاتمہ او ہست ولی ؛ از خدا غافل بودن آن
کار شیطان نہ دلی ؛ درینولا از فیوضات روحانی سید الانام وانبیا واولیا
بہ ترفیق ملک العلام گنج مخفی معدن الاسرار کہ بردل فقیر یک چشمۂ فیوضات
جاری گشت از تصور قلب بظہور زبان آمد واین چشمہ بہ جنبش آمد کہ ازان
چند رموزات واشارات وچند قصاید در نعت سردار عالم وانبیا ودوازدہ
مقامات ولایت دہم در نعت اولیاء والی دکن وغیرہا ودیگر ازان اشعار
فارسی وہندی وآن احوالات کہ از ایمان ودیگر احوال کہ مذکور دیباچہ دیوان
مذکور شدہ است کہ صدور یافت وبتاریخ ہفدہم از ماہ رجب المرجب ۱۳۰۹ھ
بتوفیق مشیت ایزدی از تصور قلب بقلم تحریر ظہور یافت واتمام این ایک دیوان
وسہ رسالہ در دہر سلطنت وحاتم زمان ورستم دوران محبوب الدولہ
آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار بروز چہارشنبہ

نہ ساعت از صبح بر آمدہ بود کہ باتمام رسید و ہر کسے کہ این احوال مذکورہ را
مطالعہ و استعمال نمایند از درگہ ایزدی اسرار از باطنی و علم ظاہری و حاجت
دینی و دنیوی اللہ تعالی نصیب گرداند و عطا فرماید و حاجت او را اللہ تعالے
روا گرداند اللہ تعالی ما را و احباب ما را و سایر مومنین و والی دکن از رشتہ
ہدایت عطا فرماید و ہر کہ درین احوال سہو و غلطی بنظر آید صحیح فرمایند و قصور
ما را عفو فرمایند و در وقت مطالعہ این فقیر را بدعاء خیر یاد فرمایند و فراموش
نفرمایند اللہ تعالی عمر والی دکن و اولاد او از شر و فتنہ دشمنان نگہدار ابیات
یا الٰہا شاہ با اولاد را مبارک کن جلوس با مدام ۞ شرق و غرب را نور کن از
تخت شاہی با مدام ۞ دین و دنیا جاہ و حشمت تو عطا او کن مدام ۞ حامی دین
محمد تو لقب او کن مدام ۞ در زمان دوران سلطان مستقل حاتم مدام ۞ بر عدو
خصمان گردان غالب ار رستم مدام ۞ این فقیر شکر میکند کہ اللہ تعالی دعا ما را
مستجاب کرد کہ این والی دکن خورد سالہ بودند من برائے دعا او مشغول بودم
کہ رو بروے ما زینت بخش جلوس و تخت نشین گشت و با اولاد ہم سرفراز
گشت ابیات ما چہ دارم طاقت چون شکر آرم بر زبان ۞ چون عطا نعمت
از او و قوت دارد مدام ۞ دین و دنیا راز باطن از خدا ہست با مدام ۞ گرچہ
او ہمراہ نبودے دست و پا ہستی مدام ۞ گر تو خواہی راہ حق ہم وصل یار تو
با مدام ۞ لقمہ حلال تنہا نشین یاد حق باشد مدام ۞ دل منہ بر گشتی ناپایدار آن
تو با مدام ۔ پیش تو راہ خطر او شکست ریخت دارد مدام ۞ ۔ اختیار کرد تو
محبوبہ ہست او زیبا نگار ۞ راز خود پنہان کرد او پیر زال است با مدام ۞

رشتہ عمر مال وجاہ تو عاریت نزدیک تو ÷ در پہلوے داری خزان صیاد تو ہست بادام ÷
گر حساب از یوسف شاہ گیری تو گیر زان عرب ÷ او برہنہ نزد تو امید وار ست بادام ÷
او ہمیشہ ہست موجود فیض عام دارد مدام ÷ عشق عرفان جاند اد ہستم اول مرید خدا ÷
راز باطن او مرا دادی ز لطف خویش خود ÷ ہم شہنشاہ کرد مارا مغز قرآن خدا ÷ گرچہ
خواہی از خدا خواہ نفع شر در دست او ÷ در دست خلق ہیچ نیست سواے یاران خدا ÷
گر کسی را رشتہ عمر دراز کردی آن خدا ÷ خوف موت ہیچ نیست تا وقت نیامد از خدا ÷
یوسف شاہ سود مند گشتی از خدا تو بادام ÷ چون نگہ نزدیک تو کرد با ہمیشہ آن خدا ÷
بیت جہان آفرین گر نہ یاری کند ÷ کجا بندہ پرہیز گاری کند - ان الفضل
بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم این معنوی در طریقہ
نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و جنودیہ از والد ماجد خود و از حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
و شیخ شیخ علاء الدین شاہ صاحب خادمی رکھتا ہی اور ان تینون صاحبون کے شجرہ
خلافت بھی میرے پاس موجود ہین - اور مولوی روح اللہ اخوندنا جلب قندہار
مین تھے اُن سی بھی توجہہ لیا ہون - اور وہ حضرت اسی طریقہ مین تھے - اور انکی
عمر ایکسو پندرہ برس کی تھی اور سو برس مین حضرت نے شادی کئے اُن سے دو
لڑکیان پیدا ہوین - اور اپنی قبلہ گاہ کی کرامتون کا کیا بیان کرون - وہ میرے
سی بہت محبت رکھتے تھے اور میرے حقمین بہت دعا فرماتے تھی اور راز باطنی سی
جو جو ذکر شغل مراقبہ کے تھے وہ سب تعلیم فرمائے اور سلوک تمام کروائے کوئی
چیز آپکے آنکھہ سی پوشیدہ نہ تھی ایسا راز باطن رکھتے تھے - پانچ تولہ جو کی روٹی
ایکوقت شام کو کھاتے تھی - اور کسی کی دعوت مین نہین جاتے تھی اور مسجد کے

کوٹے مین ایک خلوت خانہ بنائے تھے ہمیشہ اس خلوت خانہ مین بیٹھتے تھے۔ اور وقت
نماز کے باہر آتے تھے اور نماز بھی آپ ہی پڑھاتے تھے۔ جو حاجتمند حضرت کے نزدیک
آتا تھا اوسکی حاجت بر آتی تھی اگر کوئی کسی قسم کے بخار والا آتا تو حضرت اپنا رومال
اوڑھنے کو دیتے تھے بعد ایک گھنٹہ وہ مریض شفا پاتا تھا۔ اگر کوئی اولاد چاہتا تھا تو
حضرت مصری یا روٹی پر لب لگا کر دیتے تھے اوس کے اولاد ہوتی تھی۔ اور جو جن زدہ
آتے تھے یا اون کے طرف سے کوئی آتا تھا تو حضرت اپنا نام لکھہ کر دیتے تھے اوسکو اسیوقت
شفا ہوتی تھی۔ یا کسی کا مال چوری جاتا تو حضرت باطن کے زور سے چورونکو بلا کر دہ
مال دلاتے تھے۔ ایکدفعہ دو چورون کو بلایا کہ اس شخص کا مال دیوا انہون نے انکار کیا
کہ ہمنے نہین چورایا آپنے لوگون کو کہا فلانے ڈونگر مین جھاڑ ہی اوس کے نیچے گاڑا ہی
لوگ جاکر وہان سے نکال لائے۔ اور کوئی شخص ناپاک آتا تو فرماتے تھے پانی نہاکر
آؤ۔ لوگون نے کہا کہ آپکی وفات کے بعد ہم کہان جانا تو حضرت نے کہا کہ میرے
فرغل مین روئی ہی اوسکو لیجانا حاجت بر آوے گی اگر بخار والا ہو تو بازو پر باندھنا
اگر اولاد چاہی تو پانی مین گھولکر جو مرد پینا ایسی سب ترکیب بتادئے۔ پھر لوگون نے
کہا کہ روئی تو بس دو برس مین ہو جائیگی۔ تو حضرت نے کہا میری قبر کی سرہانے
کی مٹی لیجا کرو اور حضرت کے خرق عادات اور کرامات بہت طرحسے ہین۔ اگر کوئی
شخص روم کی کیفیت پوچھتا تو اسیوقت بیان کرتے تھے جیسا آپ فرماتے تھے
وہی کیفیت ہوتی تھی۔ اور یہہ بھی ایکدن کا موقع ہی کہ ندی کے نیچے لبستی تھی اور
پانی بارش کا اسقدر زور کیا کہ لبستی غرق ہونیکا اندیشہ تہا اوسوقت حضرت نے
ایک عصا اوس پانی کے زمین پہ مارا کہ تمام پانی اوس عصا کے زور سے جذب ہو گیا

اور بستی والے امن مین رہی بیت ماچہ ارم از پدر خود بر زبان ؛ علم باطن او محیط بر کل جہان ؛
قبلہ گاہ ما آفتاب بود یا قمر با نور حق ؛ فیض یاب و کامیاب گشت مردمان از آن جناب ؛
از پدر خود ماچہ ارم بر زبان ؛ موجودات ہر دو جہان پنہان نبود از آنجناب ؛ ماچہ گویم
چون پدر را مردہ اند یا زندہ اند ؛ مردمان شد بامرادیم اولیا شد از مدد از آنجناب ؛ اور ہم
نام لیوا مولانا مولوی جیو میان عبد الحکیم صاحب کے ہین اور ہماری سجادگی مدت مدید
سے چلی آتی ہے۔ اور ہمارے چھوٹے بھائی اور چچا کا بیٹا مسند نشینی طریقہ چلا رہے
ہین اور ہمارا طریقہ سید ادہم پوری رحمتہ اللہ علیہ سے چلا آتا ہی اور میرے چچا
مولوی محمد رضا اخوند زادہ وہ علم ظاہر مین یکتا تہا بلکہ ہدایہ اوسکو زبانی یاد تھی اور
ایسا ہی راز باطن مین یکتا تہا۔ جب حج کا موسم آتا تہا عرفہ کے روز سے دو روز پیشتر
غایب ہو جاتے تھی بعد دس بارہ روز کے آجاتے تھی جسوقت حاجی لوگ ہمارے شہر
مین آئے تھی تو حضرت سے ملاقات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ تو مکہ مین تھی اتنی
جلد کیسے چلے آئی یہہ تو دور کا راستہ ہی آپ تبسم کرتے تھی اور حضرت راز باطن کے زور
سے توپ بندوق کو بند کرتے تھے اور جسکو اپنی تیغ بندی کا تعویذ دیا اوسپر تلوار گولی
اثر نکرتی تھی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرح سے ہین اور حضرت کے صاحبزادیکا
نام عطا محمد تہا یہہ لڑکا ہمارے والد کی مزار پر رات دن رہتا تہا ایک شب دو سو سوا
اولیاء اللہ ہمارے والد کی مزار پر آئے اور والد بھی مزار سے باہر نکلے اور اوسی
مجلس مین ہمارے والد نے خلافت اور ولایت سے اس لڑکیکو سرفراز فرمائے اور
اس لڑکے سے بھی کرامات صادر ہوے ہین بلکہ بعض اوقات لڑکون کے ساتھ جنگل
کو تفریح کے واسطے گئی وہان پانی نہ ملا تو وہ لڑکا سخت زمین پہ لکڑی مارتا تہا اور

چشمہ پانی کا نکلتا تہا اور سب جنے پی لیتے تھے اگر کوئی شخص مارا جاتا تہا اور اوس کا قاتل معلوم نہ ہوتا تہا۔ اُس مقتول کے وارث آکر آپ سے پوچہتے تھی تو آپ اوس کے قاتل کو بتا دیتے تھے کہ فلانی جاے پر اوسکو مارے اور فلانی ڈونگر مین گاڑے ہین۔ ہمارے چچا جنکا نام مولوی محمد رضا اخوندزادہ ہی یہہ لڑکا انہین کا صاحبزادہ ہے۔ ایک رات موسم سرما مین آدہی رات کو بہت اندہیرا تہا میرے والد عصا ہاتھ مین لیکر باہر گئے۔ راستے پر لوگون کی باڑی تھی ایک جانور یعنی سئی کہ اوس کے جسم پر تمام کانٹے تھے اور وہ بہت مدت سے لوگون کے کہیت خراب کرتا تہا حضرت نے عصا سے اوس جانور کو مارا وہ دو ٹکڑے ہو گیا یعنے آپکے عصا نے تلوار سے بھی زیادہ تاثیر کی یہہ بھی حضرت کے خرق عادات سے ہین۔ حضرت تین روز کے بعد گھر کو آئے ہمنے پوچہا آپ کہان تشریف لیگئے تھے اور آپنے کوئی خادم مرید کو بھی ساتھ نہین لیا آپنے فرمایا مین مراقبہ مین تہا میان صاحب مکاشفہ مین آیا میرے گنبد پر سوراخ ہوا ہے اوس سے پانی ٹپکتا ہی میرے مزار پر جو غلیف ہی اور سرہانے قرآن شریف ہے وہ بہیگتا ہی مین جاکر مجاورون کو یہہ ماجرا کہا انہون نے انکار کیا اور کہا پانی نہین ٹپکتا ہی مین نے کہا تم گنبد کا دروازہ کہولو جب اونہون نے قفل کہولا تو قرآن شریف بھی بہیگ گیا تہا اور غلاف بھی بہیگ گیا تہا وہ سوراخ کو مین لوگون کے ہاتہہ سے بند کروایا۔ اور ہمارے ہمشیرہ راز باطن مین بہت یکتا تھے اور صورت کہف کا ہمیشہ ورد رکھتے تھی جب وقت وفات آیا لوگون نے پوچہا کہ تمہارے کپڑے کیا کرنا آپنے کہا سب چیز میری خیرات کر دینا اور ایک چادر میری صندوق مین رکھدو جو کوئی حاجتمند آوے ایک کونہ چادر کا دہوکر وہ پانی ذرا پیشانی کو لگا دینا اور باقی پانی پی لینا

اوس کی جو حاجت ہے بر آویگی خواہ بخار ہو خواہ واسطے اولاد کے ہو یا کوئی حاجت دینا ہو
بر آویگی چنانچہ وہ چادر ابھی تک موجود ہی اور جتنے وقت اوس سی بہت سے کرامات حاصل
ہوی ہین۔ اور شیخ شیوخ علاء الدین صاحب کے نزدیک بہت دن میرے رہنے کا
اتفاق ہوا مین حضرت کا غصہ و غیبت نہ دیکھا یعنی جو کوئی مہمان آیا یا اپنے نزدیک جو
لوگ رہتے تھی اونکو اچھا کھانا کھلاتے تھے اور آپ کھاتے تھے جیسے کوئی غریب آدمی کھاتا
ہی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرح سے ظاہر ہوے ہین اور مختصر یہ ہمنے التفا کیا
اور حضرت شاہ سعد اللہ صاحب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین اس معنوی سے بہت
محبت رکھتے تھی اور حضرت صاحب مولانا جیو میان عبد الحکیم صاحب کی بہت تعریف
کرتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ اوسکا درجہ غوث الاغیاث قطب الافراد کا ہی اور سات برس
تک میرے کو کھانا ساتھہ کھلاتے تھے اور اور لوگ لنگر کی روٹی کھاتے تھے۔ ایک رات
میرے دلمین آیا کہ اگر حضرت ولی کامل ہونگے تو اپنے کھانے مین سے مجھکو جھوٹا دینگے
اوسیوقت اپنے خاصہ کا ایک پیالہ دئی کہ تم کھاؤ اور اوسمین ایسا مزہ تھا کہ آجتک کوئی
کھانے مین ایسا مزہ مین نہین دیکھا اور حضرت جب راتکو آرام کرتے تھے اگر کوئی شخص
حوض کے نزدیک کھڑا رہا تو حضرت کے دل کی اللہ اللہ کی آواز سنا تھا اس طرح آواز
نکلتی تھی جیسے گھڑیال بجتی ہی۔ اور حضرت جسوقت مسجد بناتے تھی اوسوقت میری آمد
و رفت طالب الدولہ کے پاس تھی اور وہ میرے بزرگون سی بہت واقف تھا اور
میری بہت تعظیم کرتا تھا ایکدن مجھہ سے پوچھا کہ حضرت کی مسجد بنی ہین نے کہا کہ ان سے
بنی ایک مداری فقیر کا مکان نزدیک ہی اور وہ نہین دیتا ہی اگر وہ مکان نہین دیا
تو مسجد تنگ ہوتی ہی۔ مین نے کہا آپ دلائے تو ہو سکتا ہی۔ تو آپنے کہا مسجد کیواسطے

کوئی مکان لینا جائز ہی مین نے کہا حضرت عمرؓ ابن الخطاب نے مسجد نبوی کیواسطے چند
مکانات صحابہ سے لئے آپنے کہا یہہ مکان زیادہ روپیہ دیکر دلادونگا۔ جب مین خانقاہ
کو آیا لوگون نے کہا حضرت صاحب کو مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم کنے دعوت تھی وہان
گئی ہین اور تمکو بھی وہان بلایا ہی مین وہان گیا حضرت صاحب کے سیدہی بازو سی مولوی
عثمان صاحب بیٹھے تھے ڈانوین بازو کیطرف مین بیٹھا حضرت صاحب نے فرمایا کیا
کیفیت ہی مینے یہہ ماجرا جو طالب الدولہ سی کہ مسجد کے بارے مین میرے سے پوچھا تہا
مین بیان کیا حضرت صاحب نے دست مبارک میری پیٹھہ پر تین دفعہ مارا اور ایسا
کہا کہ آپکا نام آج سی صادق علیشاہ ہی وہ مکان طالب الدولہ نے اوس مداری فقیر
کو دوسو روپیہ دیکر وہ مکان دلوایا اگرچہ وہ جھوپڑا کویلو کا پچاس روپیہ کی بھی مالیت
نہین رکھتا تہا اوس دن مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم کے پاس گاے ذبح ہوئی تھی
اور منشی قطب الدین صاحب نے مولوی نیاز محمد صاحب مرحوم کو کہا کہ مین بزرگون
کے خرق عادت لکھہ رہا ہون آپکو کچھہ حضرت صاحب کے خرق عادات سی معلوم ہی
لکھدیو مولوی صاحب مرحوم میرا نام لکھے وہ حضرت صاحب کے نزدیک رہتا تہا
اوسکو حضرت کے خرق عادات خوب معلوم ہی منشی قطب الدین نے ایک منشی کو میرے
پاس بھجوایا میریکو حضرت کے خرق عادات جو کہ معلوم تہے مین کہتا جاتا تہا وہ لکھتا
تہا اور لکھہ کر لیگیا اور حضرت کے وصال کے چہار مہینے آگے میرا کوئی قرابت والا
آیا تہا اوسکو پہونچانے کو مین بمبئی تک گیا بمبئی سی بیٹر کو آیا مین بیٹر مین تہا کہ حضرت صاحب
کے وصال کی کیفیت وہان آئی اور حضرت صاحب سی جیسی حیات مین ملاقات ہوتی
تھی بعد وصال کے بھی کبھی مہینے مین کبھی دو مہینے مین ملاقات ہوتی ہے جسوقت مین

کامیاب خان کے مکان مین رہتا تہا مین گنبد کو گیا گنبد کے دروازہ سے تا حوض کے
کنارہ تک فرش تہا اور حضرت صاحب حوض کے کنارہ کے اوپر بیٹھے تہے پیٹھہ مشرق
کے طرف تھی اور منہہ قبلہ کے طرف تہا ختم ہو رہا تہا میرے کو آپ کھے لقد جاٗکم
وما کان محمدٌ یہہ پڑہو مین نے پڑہا بعدہ ٹوکرے مین نقل تہے دو دانہ نقل کے سیر کیو
دئے اور فرمایا ایک نقل تمہارے بچی کو دیو اور دوسرا دوسرے بچی کو دیو یہہ بڑا لڑکا
پڑہنے کو اوستاد کے پاس بہیجتا تہا یہہ لڑکا اوستاد کنے سے بہاگ جاتا تہا اوستاد
نے میرے سے کہا یہہ لڑکا پڑہتا نہین آسمان کے طرف دیکہتا ہی حضرت صاحب اوسی
رات کو میرے مکاشفہ مین آئے میرے سے کہا اس لڑکے کو تم کلام شریف شروع کرواؤ
مین نے کہا پانچ برس کی عمر ہے ابھی تک بغدادی الف بے بھی نہین پڑہا حضرت
فرمائے اب کلام شریف پڑہواؤ جو سبق دیتے تہے وہ یاد کرتا جاتا تہا اون کے روحانی
کی تائید سے پانچ برس مین حافظہ کیا اوسوقت گیارہوان سال شروع تہا کلام شریف
تمام ہوا جسوقت مین حضرت کے طرف مراقبہ کرتا ہون حضرت صاحب رو بقبلہ جہار
زانو بیٹھے ہوئے تلاوت قرآن شریف فرماتے ہین قرآن شریف جلی خط کا ہی اور
کاغذ بھی گاڑہا ہی اور بعضے وقت جو حضرت کو دیکہتا ہون قد بہت اونچا ہوا ہی اور
ڈاڑہی کو بھی خضاب مہندیکا لگا ہی ہین بعض وقت دیکہتا ہون کہ ڈاڑہی اوپر کی
سفید ہی اور نیچے کے طرف کالی رہتی ہی بڑی طاقت توانائی معلوم ہوتی ہی بعضے وقت
پیش ہین حضرت کو دیکہتا ہون گنبد سے نکل کر پانچ چہہ چھوکرے پیچھے رہتے ہین
پیش آکر کہڑے رہتے ہین اور پہر گنبد کو چلے جاتے ہین۔ بعضے وقت جلیلیت جتنے وقت
دیوانخانہ مین توجہ دیتے تہے ایساہی اب بعضے وقت دیکہتا ہون دیوانخانہ مین توجہ

دیتی ہین اور بعضے وقت دیکھتا ہون سرخ جبہ پہنے ہوے ہین اور جبہ پر کمخواب کی
بوٹیان ہین اور ایکدفعہ حضرت صاحب گنبد کے دروازہ کے باہر بیٹھے تھے دو
قورمے کے پیالے ہر ایک پر دوسرے پیالے اور ایک ایک روٹی یہہ دو حصہ
سیریکو دئی یہہ دو حصہ اور کہا ایک بیٹی کو ایک حصہ دیو اور دوسرے کو ایک دیو
اول دو نقل حضرت نے دئے تھے اور یہہ حصہ بھی دئے اور اس سی ہمکو فائدہ ظاہر
مین اور باطن مین بہت معلوم ہوا مین نے اپنے والد کے شجرۂ خلافت حضرت کو دیکھا
یا حضرت نے فرمایا طریقہ ایک ہی شاخ دو ہین مین نے اپنے والد کے مراقبہ سنایا
پانچ مراقبہ زیادہ سنایا آپنے کہا مراقبہ کون زیاد کیا ہے کہا مولانا جیو عبدالحکیم صاحب
رحمتہ اللہ علیہ نے طریقہ مین اجتہاد کیا ہی اور بہت مراقبون کو بڑہا دیا ہی آپنے کہا
حضرت کے مکتوبات بھی ہین مین کہا بہت مکتوبات حضرت کے تصنیف کرے ہے
اور مولوی نیاز محمد صاحب مرحوم علم ظاہر مین اور راز باطن مین یک دریا تھے
اور لوگان اُنکے راز باطن سی آگاہ نہوے یعنے بزرگون مین حضرت صاحب کے سید
بازو تھے اور باطن کی بصیرت بہت رکھتے تھے اور ہمیشہ لوگون کے روبرو میری
تعریف کرتے تھے ایسا فرماتے تھے کہ یہان سی ہندوستان تک زندہ لوگون مین
ایسا شخص نہین ہی اور ایکدفعہ آپکو درد گردہ اوٹہا تھا شیخ حسین کو بھیجکر سیریکو بلائے
آپنے فرمایا میری درد گردی پر توجہ کرو مین نے توجہ کیا آپکو اوسیوقت اجابت
آئی اور پیشاب بھی کیا اللہ تعالی نے بزرگون کی روحانی کی برکت سی شفا دی اور اس
مجلس مین پانچ چھہ شخص بیٹھے تھے ان کے طرف آپنے دیکھا اور فرمایا جو طریقہ مین
منتہی اور اکمل ہوتا ہی وہ بیماریکو صلب کرتا ہی اور آپنے جو بزرگان ماسلف تھی

اپنے مریدون کو حکم دیتے تھے فلانے بیمار کی بیماری صلب کرو اور وہ مرید نے صلب کیا
تو اس کو خلافت دیتے تھے اگر نہین صلب کیا تو نہین دیتے تھے اور اس معنوی کے
اوپر اللہ تعالی کی بہت عنایت ہی اور ہیضہ کی بیماری والون پر بھی مین توجہ کیا
اللہ شفا دیدیتا ہی اور مولوی صاحب مرحوم کو کبھی سخت بخار آیا تو میرے کو یاد فرماتے تھے
مولوی صاحب مرحوم فرماتے تھے اب اس زمانہ مین پیری مریدی ایک روزگار ہوگیا ہی
یعنی پیر مریدون سے طمع رکھتے ہین مرید ان مرشد سے طمع رکھتے ہین کہ ہمارے کو دعوت
مین لیجاوینگے یا کہین جائے سفارش کرینگے اول کے جو بزرگان تھے مریدون سے کچھ
نہین لیتے تھے کہ ہمارا ثواب جائیگا اور مولوی صاحب فرماتے تھے پیر کو علم ہونا اور یہہ
بیت اکثر کہتے تھے۔ **بیت** شیخ جاہل اگر ولی باشد ؛ خرس در کوہ بوعلی باشد۔ اور اس
زمانے مین جو کوئی دعوت دیا تو یہہ نہین پوچھتے کہ یہہ تم کہان سے کمایا یہہ کہان سے
لایا دعوت کہانے سے کام رکھتے ہین اور بعضے ایسے بھی ہین راہ سلوک معلوم نہین اور
پیری مریدی کرتے ہین پیری مریدی کے واسطے علم چاہئے اور حضرت شاہ اسد اللہ صاحب
مرحوم فرماتے تھے یک عالم میرے مرید ہوا تو مین خوش ہوتا ہون اگر دو سو آدمی بے علم
میرے مرید ہوے تو مین خوش نہین ہوتا ہون اور مین نے حضرت صاحب کے آگے
جو کیفیت لکھا کہ میرے سے ملاقات ہوتی ہی اور نقل دی ہین اور جبہ پہنے ہین اور حضرت
کے دیکھنے والون مین سے یا اور بزرگون مین سے مراقبہ کرلیوے اور باطن کے زور سے
پہچان لیوے مین جو کہا حضرت سے میری ملاقات ہوتی ہی یہہ بات حق ہی یا غلط
ہی اور میرے بھی مقام پہچان لیوے کہ کیا مقام مین ہون اول بزرگون نے اس
پیری مریدی کے بہت شروط لکھے ہین مولوی صاحب کی مجلس مین چند لوگ معتبر نے

بیٹھے تھے ایک شخص نے اونمین سے میرے طرف اشارہ کیا اور مولویصاحب مرحوم وارث الانبیا
سے کہ آپکو بہت محبت رکھتے ہین اور یاد بہت کرتے ہین مولویصاحب مرحوم نے جواب دیا
جسوقت مین مشاہدہ مین بیٹھتا ہون تو مین دیکھتا ہون کہ اللہ کی نگاہ اور سید الانام
کی روحانی کی اور تمام اولیاء اللہ کی روحانی کی نگاہ اور یہہ جسکا نام لیواہی یعنے مولانا
جیو کی بھی روحانی اوران سب کی روحانی کی تائید اور نگاہ اسی کے طرف ہے اور
مولویصاحب ممدوح نے کہا کہ مین کابل مین مولوی مشکل علم آخون زادہ سے قطبی پڑہتا
تہا اوس زمانیمین جو بزرگوار لوگ تھی وہ کہتے تھے کہ ہمارا ملک مین مولانا جیو میان عبدالحکیم جیلی
قدس سرہٗ غوث الاغیاث قطب الاقطاب کا مرتبہ رکہتا تہا تو مین یہہ بات سنکر گیا اور
حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا اور چندروز رہا بہت میریکو فائدہ باطن مین معلوم
ہوا اور مین سعد اللہ صاحب کیطرف ہمیشہ مین مراقبہ کرتا ہون دیکھتا ہون کہ حضرت
دونون ہاتھ اس معنوی کے سر پر رکھے ہین اور حضرت کی روحانی تائید اور نگاہ
اسی کے طرف ہے اسی سبب سے مجھکو بہت یاد آتے ہین اور وہان کے بزرگون کے منہہ
سے مین نے سُنا کہ مولانا جیو کے وصال کے بعد ایک بزرگ اونکا نام میان فکر اللہ صاحب
بہت بڑے بزرگ تھے اور ٹنکارپور مین رہتے تھے۔ اونہون نے ارادہ کیا کہ قندہار مین
جاکر وہان رہونگا اور اپنا طریقہ چشتیہ جاری کرونگا کیونکہ اونکا طریقہ چشتیہ تہا جب ٹنکارپور
سے نکلا اور قندہار کے نزدیک پہونچا وہان سے قندہار چہہ کوس تہا وہان جنگل مین
اوترا اور وہان تین چار مہینے رہا اور کہانے پینے کی اور جانورون کے چارے کی
بہت تکلیف ہونے لگی اور آپ کے ہمراہ بہت خادم تھے اونہون نے ہاتھ جوڑے
کہ نیندہ منزل سے ہم یہان آئے اب قندہار نزدیک ہے اور یہان تین چار مہینے سے تکلیف

ہی حضرت موصوف نے جواب دیا کہ مولانا جیو کے خلیفون کے خلیفہ باطن کے زور سے
سیر یکو آنے نہین دیتے اور منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہان پیری مریدی مت کرو
یہان مولانا جیو کی عملداری ہی آجکا اونکا اور ہمارا اقرار ہوا ہے کہ مین قندہار مین
دو مہینے رہونگا اور کسی کو مرید نہین کرونگا وہ دو مہینے قندہار مین رہا اور کسی کو مرید نہین
کیا اور پہر واپس شکارپور کو چلا گیا اول تو عطا کرنیوالا دین دنیا کا اللہ تعالی ہی اور
اس فقیر کو اللہ تعالی کی نگاہ بخشی سے اتبک ہی اور قرآن شریف کی تلاوت سی اور
اوس کے معنی پر خیال رکہنے سی مجکو باطن مین قوت پیدا ہوئی اور اس فقیر نے بہت
زیارات اولیاء اللہ کے بھی کیا ہی اونکی روحانی سے میرے باطن مین بہت قوت
حاصل ہوئی۔ ہم جو نام لیوا میان عبدالحکیم صاحب کے ہین ہم لوگ خلافت کے بعد بھی
ایک برس تک حضرت کے مزار سے توجہ لیتے ہین اون کی روحانی سی مجکو بہت
فیض حاصل ہوا اور اتبک حضرت کے مزار پر لوگ بہت دور سے آتے ہین چہہ مہینے
یا برس بہر رہتے ہین اور اون کے مزار سی توجہ لیتے ہین اور حضرت کی تائید روحانی
سے بمرتبہ ولایت سرفراز ہوجاتے ہین اور خصوصا اس فقیر کو آپ کی روحانی سی
بہت فائدہ ہوا اور حضرت کے یہہ بھی خرق عادات تھے کہ باہر جسوقت نکلتے تھی درختان
کوہی رومی مصطگی پیچھے حضرت کے چلتے تھے دو درختون کو حضرت نے اشارہ کیا کہ
یہین کھڑے رہو وہ ابھی تک تر و تازہ ہموار زمین گلستان کا کے نزدیک کھڑے
ہین اور حضرت نے دعای خیر فرمائے کہ جو حاجتمندان درختون کے نزدیک آوے
اوسکی حاجت برآوی اب جو کوئی اُن درختون کے پاس عرضی لٹکاتا ہی یا جہولا لٹکاتا ہی
اوسکا مطلب برآتا ہی اور بادشاہ سید حسین نے مولوی فیض اللہ سی پوچھا کہ ہماری

بادشاہت کون کریگا مولوی فیض اللہ بادشاہ کا اوستاد تہا اوس نے جوابدیا کہ حضرت
کے نزدیک بہت خادم ہین کہ حضرت سب کو کہانا کہلاتے ہین اور اطراف اکناف کی
لوگ بھی حضرت کے مرید ہین اور بعضے اعتقاد رکہتے ہین بسبب ترغیب مولوی فیض اللہ
کے بادشاہ اور حضرت سی عداوت ہوگئی۔ بادشاہ نے آدمی بہیجا کہ میرکو میوا بہیجا وا ور
میوہ کا موسم نہین تہا حضرت نے راز باطن کے زور سی سوکھے درختون مین انگور انار انجیر
وغیرہ بہیجا دیا اور بادشاہ کا بیٹا بیمار ہوا بادشاہ نے ایک آدمی کو بہیجا کہ آپکے خادمون مین سے
کوئی بہیجو تو ملا بنی اخوند کو بہیجا یا بادشاہ کا مکان اونچا تہا سیڑہی پر چڑہنے لگا چوبدار
نے پیچہے سی ڈہکیلا اور ایسا کہا تو اوپر نہین چڑہ سکتا بادشاہ کے بیٹے کو کیا اچہا کریگا
اوسکو غصہ آیا اور ہون کیا شہر زمین سے اوکہڑ گیا اور اوندہا ہوتا تہا میان صاحب
نے دیکہا کہ شہر اوندہا ہوتا ہی تو حضرت نے ہات دیکر شہر کو تہما یا بعدہ ملا نے بادشاہ کے
بیٹے پر توجہ کی وہ اچہا ہوا جب حضرت کے پاس آیا حضرت نے کہا اتنی بات مین غصہ
کرکے تمنے آج شہر کو زمین سی اوکہاڑا اگر مین ہات ندیتا تو تمام لوگ ہلاک ہو جاتے ہم
بھی ہلاک ہو جاتے اونہون نے کہا کہ باطن سے حضرت نے میرکو سرفراز کیا اور میری
قوم والے سب بڑے عالم ہوگئے اور مین بےعلم رہا حضرت نے لب مبارک اوسکی زبان
پر رکہا اوسکو چودہون علم سے سرفراز کیا تو ملا مذکور نے ابوالمنتہا تصنیف امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کے اوس کے اوپر آپہی حاشیہ کیا اور مولوی فیض اللہ نے بادشاہ
کو کہا کہ چلو حضرت سی ملاقات کرینگے اور مین علم مین اونسے مباحثہ کرونگا اور انکو بند
کرونگا تم کہنا اون سے کہ تمکو علم نہین ہی پیری مریدی مت کرو وہ دونون چلے آئے
اور لوگون نے کہا کہ بادشاہ اور مولوی فیض اللہ آئے آپنے کہا کہ آنے دو آگئے

حضرت نے اول آیات اور حدیث کا بیان کیا اور راز باطن کا بھی بیان کیا دوزخ اور
بہشت اور عرش اعظم اسکی بھی کیفیت میان کی مولوی فیض اللہ نے کچھہ نہ کہا اور
بادشاہ نے اجازت مانگی اور چلا گیا بادشاہ نے باہر آکر اپنے اوستاد سے کہا کہ تم نے
تو کچھ جواب بھی ندیا اوس نے کہا کہ حضرت کی مجلس مین بیٹھنے کے ساتھہ جو میرے
سینہ مین چودہ علم تھے وہ فراموش کیا - یعنے صلب ہو گئے اور حضرت نے اراد
کیا کہ بابا ولی صاحب کی زیارت کرینگے بابا ولی شیر پر سوار اور سانپ کا کوڑا ہات
مین ہی راستہ پر آیا حضرت نے کہا کہ ہمکو کرامت بتانی ہے ابھی تمہارا سانپ کا
کوڑا اور شیر چھین لونگا جاؤ قبر مین لیٹو وہ جاکر لیٹے اور حضرت نے فاتحہ پڑہا اور بعض
اوقات حضرت شہر کے باہر نکلتے تھے تو تمام شہر کے مرد و عورت حضرت کے ہمراہ
ہوتے تھے تو خادم لوگ کہتے تھے کہ تمام مرد اور عورت آپکے پیچھے آرہے ہین تو
آپ دیکھہ کر فرماتے تھے کہ جاؤ گھر کو بیٹھو نہین تو بددعا کرونگا - وہ لوگ وہان سے
چلے گئے اور ذاکر مین حضرت عشراق کے نماز پڑہے بعد نماز ایک مارواڑی آیا اور
کہا کہ حضرت میرے پاس ایک سنگ پارس ہی آپ کے نذر ہی قبول فرمائے حضرت
نے جواب دیا کہ تم ایک پتھر یہان سی اوٹھالاؤ تو مارواڑی دیکھتا کیا ہے کہ تمامی
سنگ پارس نظر آئے پھر صورت حضرت نے اوسوقت اوس کے حق مین دعا فرمائی
اللہ تعالیٰ دین کی برکت سے اوسکو دین اسلام سی مشرف فرمایا اور ابھی تک
اوس کے گھرانے مین غیب سی روپیہ وغیرہ ملتا ہی اور خرچ اخراجات چلے جاتے
ہین اور لوگون کو بھی خیرات ملتی ہی - اور شاہ حسین بدبخت نے آپ سی اتنی کرامات
دیکھا تو بھی شقاوت سے نہین گیا اور ایسا کہا کہ حضرت اگر یہان سی چلے جاوین

تو بہتر امیر لوگ حضرت سے بولے شاہ حسین آپ سے راضی نہین ہے اوسوقت حضرت
وہان سے چلے اور نواحی مین آیا آپ کے خلیفہ میان نور محمد صاحب نے توجہ کی اور
شہر کے ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک دیوار گرا کے کچھ لوگ اور جانور
ضائع ہوے آپ نے اوسکو منع فرمایا اور کہا میرے مین اتنی قوت ہے کہ شاہ حسین کو
بادشاہ اور مولوی فیض اللہ کو کوہ قاف مین پہینکدون تو چندروز کے بعد حضرت
نے ہاتھہ کو تین مرتبہ گردش کر کے زمین پر مارا آپ کے ہاتھہ مارنے سے اوس روز
زمین بھی ہلگئی خادمون نے عرض کیا کہ آپنے تین مرتبہ ہاتھہ زمین پر مارا اسکا
کیا باعث ہے آپنے جواب دیا کہ شاہ حسین بادشاہ کی ٹوپی سردار عالم نے سر پر رکھی
تھی اور مین نے حضرت سے گستاخی کی اگر کوئی اور بزرگ بادشاہ کے سر پر ٹوپی رکھتا
تو مجھکو اتنا زور نہ لگتا اس کی بادشاہت کی ڈوری عرش عظیم پر بھی وہان سے اوتار کر
سات طبق زمین مین ڈالا اور کہا چھہ مہینے کے بعد اسکی بادشاہت جاتا اور اوسکی اولاد
اور قوم کو بادشاہت نہونا۔ بعد چھہ مہینے کے اوسکی بادشاہت جاتی رہی اور اوسکی
اولاد اور قوم کو ابھی تک بادشاہت نہین ہے اور حضرت نے اوس شہر کو بھی
بددعا دی کہ یہہ شہر کہودے جانا جو شخص اوس شہر کی مٹی کہود کر لیجاتا ہے اور اپنے
باغ یا زمین مین ڈالتا ہے دوہرا اناج وانگور پیدا ہوتا ہے اور حضرت کے فرمان بموجب
جو شخص شہر مذکور کی مٹی کہودتا ہے اوسکو چاندی سونا تلوار وغیرہ بھی ملتا ہے حضرت
کی اولاد کے ساتھہ جو کوئی برائی کرتا ہے خراب ہو جاتا ہے اور حضرت کے فیض تعلیم سے
بہت لوگ مرتبہ ولایت سے سرفراز ہوے ابھی تک اوس اقلیم مین خراسان کے قریب
بخارا تک آپ کے فیض جاری ہین اور آپکے خلیفون کے نام میان عبد الحمید صاحب

میان طواہر صاحب میان نور محمد صاحب وغیرہ اور بھی خلیفہ حضرت کے بہت ہین اور
حضرت اسوقت جسکو دعا دیتے کہ اسکی اولاد ولی ہونا وہ شخص کی اولاد مان سے پیدا
ہوتی ہی ولی ہوتی ہے وہ ابھی تک سلسلہ جاری ہی اور آپ ہمیشہ نقاب ڈالتے تھے
سبب نقاب ڈالنے کا یہہ تہا کہ اگر نقاب نڈالتے تھے تو لوگ ہلاک ہوتے تھے ویسی اگر دو
قومون کے درمیان مین کچھہ جنگ وجدل ہوتا تہا جس نے آپکے نام سے فاتحہ کیا اوسکو
فتح ہوتی تھی ایک شب مین نے حضرت کو دیکھا کہ پچیس آدمی قبلہ کے طرف پشت اور
مشرق کیطرف منھہ اور پچیس آدمی مشرق کیطرف پشت اور قبلہ کیطرف منھہ حضرت کا
منھہ اوسوقت قطب کیطرف تہا حضرت نے تاج سر پر رکہا تہا اور جو حضرت کے پاس
لوگ بیٹھے تھے تو اونکی عمر پچیس برس کی تھی مین حضرت کے نزدیک گیا حضرت نے مجھکو دیکھا
حضرت نے فرمایا نعمت خانہ کے اندر آؤ تو مین گیا حضرت نے کہا جھک جاؤ تو مین
جھک گیا تین دفعہ میرے چشم پر پہونکا اوسوقت میرے چشم روشن ہوگئین کوئی آدمی کی
مجھکو ضرورت ہات پکڑنے کی نرہی اور حضرت نے مولوی فیض اللہ کو بھی بد دعا کی
کہ ایک اولاسی دوسرا اولاد نہ ہونا اور اوسکی اولاد تمام شب کتون کے ساتھہ بھونکنا
چنانچہ یہہ سلسلہ ابھی تک جاری ہی حضرت کا قاعدہ تہا کہ اگر کوئی برہنہ پاؤن یا برہنہ
بدن مسجد مین آتا تہا منع فرماتے تھے ایکروز ایک شخص مسجد کے اندر آنے لگا اور ایک کالا
کتہ کہ گلے مین زنجیر ہے وہ شخص پکڑے ہوی تہا اور برہنہ پاؤن اور ایک لنگ باندہی
ہوی تھے اور سب وجود برہنہ تہا حضرت پیشوائی کو آئے اور نہایت تعظیم کی درمیان مین
دونون صاحبون کے ایک گہنٹہ مجلس رہی وہ بزرگ نے حقہ کے پانی کو اور حقہ کا تماکو
مسجد مین ڈالا اور چلے گئے حضرت کے مسجد مین خادم لوگ بہت بیٹھے تھے حضرت نے باطن

کے زور سے خادمونکے دلونکو پہچانا کہ یہہ لوگ مجہہ سے بے اعتقاد ہوے ہین خادمون نے کہا
کہ اس شخص نے بہت بے ادبی کی اور حضرت نے فرمائے تھی کہ مسجد مین برہنہ شخص نہ آوے
اور اس شخص کو کیسے آنے دیا کہ سارا وجود برہنہ اور پاؤن بھی برہنہ تو حضرت نے اپنی باطن کے
زور سے پہچانا حضرت نے فرمایا کہ تم ذرا مین بے اعتقاد ہوگئی یہہ شخص فلان ملک کا قطب ہے
میری ملاقات کے لئی تشریف لایا حقہ مین جو پانی تہا وہ مسجد مین ڈالا وہ بہشت کا پانی
تہا اور چلم مین جو تپے تھے وہ طوبی کے جہاڑ کے پتے تھے مسجد مشرف کرنیکو ڈالا کتا اونکے ساتھ
جو ہے اونکا نفس ہے اپنے نفس کو ایسا تابع کیا ہے - اقطاب اور اولیا آپکی ملاقات کیلئے
دور سے آتے تھے اور مشرف ہوتے تھے چنانچہ اتنگ بہت بہت دور کے لوگ زیارت کو
آتے ہین اور مشرف ہوتے ہین - ایک سردار کی لڑکی بھی قوم مرہی مین بھی آپ کے
مزار شریف پر آئی اور مسلمان ہوگئی بہت لوگون نے کہا کہ تم شادی کرو مگر اوس نے
کہا کہ حضرت کے مزار شریف پر مشرف ہونے سے میری سب خواہش گئی اب آپ کے
مزار پر قرآن شریف پڑہونگی اور حضرت کے خرق عادات بہت طرح پر ہین اتنے پر اکتفا
کیا گیا بیت - در کرامات وصل جانان لامکان جائے آنجناب * غوث الاغیاث
قطب اقطاب بمقام آنجناب * چون وجود نور نور بود آنجناب * مردمان گشت نور
نور از آنجناب * اور حضرت شاہ نقشبند صاحب سے ایک سنت ترک نہین ہوئی - اور
آپنے ایک کم چالیس ۳۹ دن حلیہ کیا اللہ کے طرف سے حکم آپکو ہوا کہ اگر آپ چالیس دن
حلیہ کرتے تو آپکا مقام ارواح گردان ہوتا - اب تمہارا مقام بلا گردان ہے - اور ایک
شب ایک چور آیا خانقاہ کے لوگ ہوشیار تھے وہ ایک پورانا بوریا تہا کونیمین اوسکی
نیچے چپ گیا اتنے مین آپکو حکم آیا کہ فلان ملک کا ابدال مرگیا ہے ابدال بھجواو آپنے

اشارہ کیا کہ وہ شخص بوریا کے نیچے ہے لیکر آؤ آپنے اوس شخص چور کے سر پر ٹوپی رکھکر بہجوادیا
آپ سی لوگ پوچھتے تھے کہ آپکو اللہ نے بڑا مرتبہ دیا ہی کیا سبب ہی آپنے کہا اتشرع پر عمل
اور آپنے ایک شب اللہ سی سوال کیا کہ میریکو ایک قطرہ رحمت عطا فرماؤ حکم ہوا کل
رحمت تجہکو عطا کیا ہون اور حکم ہوا کہ تمہارا مبتدی دوسرے طریقہ والون کو منتہی اور
تمہارا منتہی حبیب تمنای خاص پہر تمہارے منتہی کو کچہہ آرزو نرہیگی - ازازل تحریر مقسوم
بیحساب شاہ نقشبند ؔ حامی دین محمد رہنما شاہ نقشبند ؔ دریاے رحمت فیض شاہ نقشبند ؔ
پیر پیران گشت شاہ نقشبند ؔ اور امام ربانی صاحب ظاہر و باطن ہین دریاے بے پایان
تھے آنہی راستہ سلوک مین اجتہاد کیا اور راہ سلوک کو ایک سڑک بنائی کہ کوئی ولی اسے
ایسی سڑک نہین بنی ہی ایکدفعہ بہت لوگ جمع ہوے تھے آپنے پونچھا کہ تم کہان جاتے
ہو ایسا کہا کہ مکہ کو جاتے ہین آپنے توجہہ کرکے کعبۃ اللہ کو منگوایا اور لوگون کو حج کروایا
پہر کعبہ کو اپنی جاے پر پہونچادیا ایکدفعہ بہت سی ہنود جمع ہوے آپنے پونچھا کہ تم
کہان جاتے ہو تو انہون نے کہا کہ کاشی کو جاتے ہین آپنے کہا کہ تمہاری کاشی یہین
منگوادیتا ہون کاشی کو منگوایا اور لوگون نے نہایا پہر کاشی کو واپس پہونچادیا اور
آپکے لاکہہ خلیفہ تھے اور لکہو کہا لوگ آپ سی ولی ہوے ہین - اور سید ادہم نبوری رحمۃ اللہ علیہ
امام ربانی کے خلیفہ تھے آپ سی لاکھا آدمی ولی ہوے اور ایکدفعہ پندرہ ہزار آدمی جمع
ہوی آپنے کہا یہہ کیون جمع ہوے ہین اور اوسوقت آپ حج کو جاتے تھے آپنے شملہ
کہولکر دیا اور دو جنون کو کہڑا کیا کہ ایک طرف ایک آدمی پکڑ لینا اور دوسرے طرف
دوسرا آدمی اور جو اس پگڑی کو ہاتہہ لگا یا تو وہ میرا مرید ہی بیت - سید ادہم
نبوری نور بود ؔ دو طریقہ شہ سوار سالار بود ؔ اور حضرت جنید طایفہ سی کوئی سوال

کیا کہ آپکا کیا مقام ہی تو آپنے کہا کہ پچاس برس سی مین ایمان کے لا نہین ہون مگر ابھی
تک میرا ایمان قائم نہین ہوا اور سب طریق مین آپ سرگروہ ہین اور آپ ہی سے
آتا ہی۔ **بیت** حضرت جنید طایفہ در اولیا گشت بے نظیر ٭ سرگروہ گشت او اولیا را
در طرق شاہ بے نظیر ٭ اور آپنے ایک روز فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی ہمارے مین
ایسا ہی جیسا حضرت جبرئیل ملائیکو مین ہی۔ **بیت** بایزید را چون خطاب آمد ز حق ٭
گشت سلطان اولیا از ذات حق ٭ بایزید محو بود در ذات حق ٭ کل وجود نور گشت
از ذات حق ٭ خواجہ میان مرحوم ولد محمد شفیع خان مرحوم اللہ دونون کو مغفرت نصیب
کرے **بیت**۔ خواجہ مرحوم در صفت او خضر بود ٭ در قناعت او غنی سردار بود ٭
اور افضل الدولہ مرحوم شاہ دکن عاشق رسول اللہ اوسکی عاقبت بخیر گردانے **بیت**
بالباس ظاہر بادشاہ بود ٭ بار از باطن او شہنشاہ بود ٭ اور رشید الدینخان مرحوم
امیر کبیر اللہ تعالی برحال اور رحم فرماوے اور عاقبت بخیر گردانے وہ دوست اللہ کے
تھے **بیت** در دنیا اگرچہ بود امیر امیر ٭ با قرب حق او شاہ سردار امیر۔ اور شہور جنگ
مرحوم اور مولوی ابراہیم صاحب مرحوم و دلیل خان جمعدار مرحوم و غیاث الدینصاحب
مرحوم اللہ ان سب کی عاقبت بخیر گردانے **بیت** از زینت دنیا او مشہور گشت مشہور جنگ
از سر باطن گشتہ اور خوش نصیب سردار جنگ ٭ از قوم ناگر اسم طاہر او دلیل خان بود ٭
از رمز ایزدی فتح یافت او خان بود۔ اور ولایت آیات سی ثابت ہی انا اولیا اللہ
لا خوف تا آخیر آیات معنی یہہ ہی کہ اولیا کو ڈر اور غم یہان بھی نہین ہی اور وہان بھی
نہین ہی یہان بھی خوشی ہی اور آخرت مین بھی خوشی ہے اور انبیا اول سب اولیا
تھے بعد انبیا ہوے اور انبیا کی ولایت نبوت سے افضل ہے کیونکہ ولایت مین خطاب

باحق تھے اور نبوت مین مخاطب باخلق ہوے اور چار یار کبار اور صحابہ رسول اپنے
مرتبہ موافق ولی ہوے ہین اور حضرت کے اہل مین بھی امام اور اولیا اپنے مرتبہ موافق
ہوے ہین اور اولیا کی حدیث قدسی مین لکھا ہی الاولیا تحت قبائی لایعرفہم غیری
اولیا کا حساب مین جانتا ہون اور کوئی نہین جانتا ہی بجز اللہ کے اور جو کوئی شخص
کوئی بزرگ کے اولاد مین ہی یا باپ سے بزرگی آتی ہے یا کوئی خاص ایک طریقہ مین
مرید ہی تو اوس شخص کو چاہیے کہ سب بزرگون سے اعتقاد رکہنا اوسکو خاصان خدا سمجھنا
اور سب نے اللہ کے جناب مین محنت کی ہی باپ کی اور جد کی بزرگی صفت خاص اوسکی
ہے اوسکا کمال اور بزرگی کا فائدہ اولاد کو نہین پہونچتا ہی اور یہہ فخر کی بات نہین ہے
کہ باپ اور جد میرا بزرگ ہی۔ آپنے اللہ کو یاد کرنا اور اللہ کو رضامند رکہنا یہہ اپنی
صفت ہی یہہ کام آیگا اور اپنے بزرگان اپنی اولاد کو نہین بخشا سکتے ہین بخشنا اللہ
کے ہاتھہ مین ہی اور یہہ بخشانا اپنے عمل پر موقوف ہی ایک خشخاش کے موافق نیکی اور
بدی روز قیامت کو حساب کیا جائیگا غور کی جائے ہی۔ کہ روز قیامت مین انبیا اور
ملائکین اور مخلوقات اللہ کی ہیبت سے روبرو کوئی بات نہین کرسکیگا اور جسوقت
آدمی قبر مین رکھے اوسیوقت منکر نکیر اوس کے اعمال اوس کے ہاتھہ سے لکھاتے ہین
اور کاغذ کفن ہوتا ہی اور کلمہ کی انگشت اوسکا قلم ہوتا ہی اور دہن کا لعاب اوسکی سیاہی
ہوگی اور انگوٹھے کے ناخن سے اوس کاغذ پر مہر کر دیتا ہے اور وہ کاغذ ملایک اوس کے
گلے مین ڈالدیتے ہین گے اور حساب کے دن گلے مین سے کہول کے اوسی کاغذ سے حساب
دیگا اوسمین نیکی اور بدی سب لکھا ہوا ہی اور جو نیک لوگ ہین اون کے سیدھے ہاتھ
مین کاغذ دیگا اور جو لوگ بد ہین اون کے اولٹے ہاتھہ مین کاغذ ہوگا اور جو اوسکی بدی کے

اعمال ہین اپنی زبان سے سنائیگا اور جو بدبخت ہوا اوسکی قبر تنگ ہو جاتی ہی اور دوزخ
سے ایک دریچہ کہلیگا کہ اوسکی گرمی سی اوسکو تکلیف ہوگی اور اگر نیک ہی تو اوسکی قبر کشادہ
ہو جائیگی اور ایک دریچہ بہشت سی کہولیگا اوسمین سے ایک حور اوس کے پاس آئیگی اور
یہہ دونون کہیلتے رہین گے اور حور کے گلے مین موتی کا ہار ہی وہ ہاتہہ ڈالیگا جب وہ
ٹوٹ جائیگا اور یہہ دونون پروتے جائین گے اوسوقت قیامت ہو جائیگی اور یہہ
افسوس کریگا کیا بڑا مزہ ہی مین اول کیون نہین مراغور کی جاے ہی کہ سید الانام
نے اپنے چچا صاحب یعنی ابو طالب کے ایمان لانیمین بہت کوشش کی وہ ایمان سے
مشرف نہ ہوا یہہ آیت آئی۔ انک لا تھدی من احببت تا اخیر اس کے معنی بھی
ہے۔ اس آیات کا معنی یہہ ہی کہ اے میرے معشوق۔ ہدایت کی دو قسم ہین ایک موصلہ
دوسرے غیر موصلہ امر معروف ہی یہہ آپ کر سکتے ہین اور موصلہ وہ میرے جانب سے ہے
اور لا تہدی کا معنی یہان بمعنی مد تعلق ہی۔ جب ایسا ہی تو تحقیق میرے طرف سے
اور تغیر بیضاوی مین بھی ایسا ہی مندرج ہے۔

این دیوان **صیقل دل** از تصنیف مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب
فصل اول در بیان یک مناجات وچند غزلیات وچند ابیات در شان اولیاء اللہ
و وحدۃ الوجود اولیاء ماسلف این ست۔ وحدۃ الوجود کہ اولیاء ماسلف وقتیکہ
بر اوشان جذبہ می آمد ہمون وقت خالق ومخلوق یکی میساختند بعدہ خالق وا از مخلوق
کردند ومخلوق را مظہر میگفتند ابدا ہمبرین نسق میماند واین کار بر مصنف ہم گذشتہ است
فصل دوم در ابیات سہ پیغمبران۔ ودر احوال چار یار کبار وفیض سید الانام پیغمبران
داولیاء ودیگر احوال ہم درو مندرج است۔ **فصل سوم** در بیان قصائد اولیاء اللہ

واقارب ما یعنی میان عبدالحکیم صاحب و والی دکن۔ **فصل چہارم** در قصاید مولود فخر کائنات۔ **فصل پنجم** در بیان اشعار فارسی متفرق ها بازی بر وزن غزل خواجه حافظ و محمود غزنوی و خواجه بختیار کاکی وغیرها۔ **فصل ششم** در بیان غزلهای هندی و در آخر او چند ابیات و غزل ہائے فارسی ہست۔

فصل اول

مناجات

در رحمت کشاده است توبه خواهی
امید دارم زعفو زان گناهی

در خاک توام محبوب توئی
گدا آمده ام تو کن نگاهی

غریبم بیکسم عاجز زبائی
رها کن دام ما تو از گناهی

ستاری هم غفاری تو کریمی
برحمت محو کن از ما گناهی

به آیات رحمتی امید دادی
به وعده کن وفا بر بیکسانی

دویدم هر طرف کوشش کجائی
گناه خود دیده ام بے انتهائی

که خالق ما توئی ملک شمائیم
بسر آورده ام بار گناهی

تو دریا رحمتی بے انتهائی
توئی محسن قدیم بخش و گناهی

سکونت در شته ام در ملک فانی
به مهر کن وطن فانی بقائی

به نعمت بے حساب روزی رسانی
شهنشاه دو جهان تو تاج بخشی

اول آخر توئی ذات قدیمی
ز فیض عام خود بخش خطائی

کریمی هم رحیم حاجت روائی
بروئے مصطفےٰ قید ما رهائی

یوسف شاه بدست دیا هم نابینائی	ز توشه خود عاجز توئی بینائی

غزل

گرچه ساختن کعبه از دوستی خداست	خانه دل را از خدا جل و علی است
دل غنی کن با قناعت اے عزیز	رازق تو یدان او غنی است
دانهٔ رزق تو برابر عمر تو	رزق تو نزدیک تراست از عمر توست
با توکل بسته کن تو پاؤ دست	رزق تو نزدیک تراست از پاؤ دست
گرچه لشکر یا هنر نزدیک تو	گشت ناچیز یار نبود همراه توست
در بدر بر خانه ها گردد ذلیل	از نگاه یار دور او گشته است
یوسف شاه نزدیک تو خانه خداست	با طواف باشی مدام این بیت الله است

غزل

دل آرام بود نزدیک ما در بدر میگردم	جام ساقی نزدیک بود ما تشنه میگردم
یار ما بود غمخوار ما ما ذلیل می گردم	فراموش کردم یار خود نابینه میگردم
عمر تمام بصر رفت مجبور میگردم	بیدلان وصل جانان ماحیر گردم
ز ازل بود عشق ما بیجانان میگردم	نگه یار طرف ما بے بصر میگردم
باغ جانان مرغ زار بود محروم میگردم	بامراد گشت بلبلان ما بدبخت میگردم
وعده یار کرد نزدیک ما همراه تو می گردم	آیات قرآن شاهد بود زان خلاف میگردم
یوسف شاه وصل جانان بود ما دور میگردم	نحن اقرب اگرچه بود در بیابان میگردم

مولوی محمد یوسف شاه معنوی

چون مراتب دین و دنیا خواهران دو آمده اند	ایک نکاح آرد کسی هر دو ضدان آمده اند

طالبان دنیای مغرور در بلا افتاده اند
دل مبند بر اهل دنیا خود دنیا مذموم اند
رحمت حق بر کسان چون صابران آمده اند
اهل دنیا روز و شب شاغل بجاه و هم جلال
خانه بیگانه خانه یار گم کرده اند
آه آه بر آنکسان غافل ز قبر و حشر و نشر
مشرق غرب از جنوب تا شمال ویران شود
صور اسرافیل اول در پناه آمده اند
مدت صور بعد از چهل سال آمدن
چون زمین پیچیده گشتی هم فتد این آسمان
مادر پدر اولاد خود بیزار شود روز حساب
چون آفتاب بالای سر دستاد شود روز حساب
هر صبح ناپاس دو اعمال کل موزون شود
کردی خانه خود راهی شدی تاریک قبر
منکر نکیر پرسد ز توحید هم نبی هم مذهبی
گر ز جواب تغیر شد گرفت چون قبر تو تنگ آمدن
انگشت منهم لعاب دهن پارچه کفن کاغذ سیاهی تو خود کند
مکتوب اعمال تو نوشت او دگلو انداخته اند
ذره نیکی هم شود موزون شود روز حساب

غافلان از موت خود چون ساکران آمده اند
کرد تابع انسان را بی وفا آمده اند
چون دید دنیا بیوفا گوشه نشین آمده اند
کرد دنیا را بقا چون بی فنا آمده اند
ویران گشت این خانه را خریدار آمده اند
جان بلب آمد از ان با آه آه آمده اند
مالک کل ملک خدا واحد قهار آمده اند
کل شئی هالک الا خدا آمده اند
خیر در زنان با پانزده سال مردان به سی سال آمده اند
کسی سخن کس مکیند محمد با سخن آمده اند
هر کسی هم انبیا با نفسی نفسی آمده اند
هر کسی با آه آه با گریه زاری آمده اند
دا ازان اعمال آن روز جبرئیل آمده اند
زن کی فرزندی بی مال جاه آمده اند
دادی جواب تو با صواب حور با ملاقات آمده اند
یک دریچه پیدا شود گر بار دوزخ آمده اند
اعمال خود با دو نوشت چون مهر تو با ابهامه آمده اند
آن دفتر در دست گیر دو وقت حساب تو آمده اند
قاضی اعدل دران روز چون خدا آمده اند

یوسف شاه کن از قید غفلت تو رها کن با الله ‌ ‌ ‌ همراه کن با مصطفی چون او شفیع آمده اند

غزل

آئینه اهل دنیا در کدورت آمدند ‌ ‌ ‌ چه غریب و چه غنی ابن الغرض آمدند

کل هشیار در کار دنیا بیوفا آمده اند ‌ ‌ ‌ قول مبین قتل کین روبه مزاع آمدند

من چه گویم وصف را این طائفه ‌ ‌ ‌ در نوشت هم ابلهان آمده آند

مردم هندوستان و مدراس خوش نصیب آمدند ‌ ‌ ‌ با کمال و بے کمال از فرق دور افتاده اند

کس کی معلوم شود تا آزموده نا کرده اند ‌ ‌ ‌ با کمال بر پشت خود و بے کمال آورده اند

یوسف شاه درین زمان بس الغیاث آمدند ‌ ‌ ‌ اهل الله رفتند کے این وقت گرگان آمدند

وله نامی رومی

اهل دنیا چه کنین چه مبین ‌ ‌ ‌ لعنت الله علیهم اجمعین

ایضاً

اهل دنیا مطلقان کافر اند ‌ ‌ ‌ روز و شب در جنجنج و در اند

یوسف شاه مثنوی

اهل دنیا بر دنیا عاشق زاند ‌ ‌ ‌ خوف را حق دور کردند مطلق اند

اهل دون از قرب حق لغزیده اند ‌ ‌ ‌ چه حلال و چه حرام یک کرده اند

در جهان انسان بزرگ آمده اند ‌ ‌ ‌ از حیرت دنیائے انعام بهتر اند

چون مقدر رازق تو آمده اند ‌ ‌ ‌ زان سبب از مسبب آمده اند

رزق تو همراه تو جولان کند ‌ ‌ ‌ اعتماد بر سبب چه کرده اند

یوسف شاه تو خود حیرت دنیا گشته اند ‌ ‌ ‌ ترک دنیا کار شیران گشته اند

غزل

این شعاع شمس و قمر از بهر انوار توئی
واللیل یاقوت یا گهر از معدن آبدار توئی

مجرم باغ حرم ای کعبه تو پیشوای خلق
نقش انسان یا علم از نقش اظهار توئی

پیشه تو دل با هم ابر نیسان توئی
ای درج مکنون با صدف غواص طلبگار توئی

ای قاسم باغ جنان روئی تو سطح آسمان
چشم قمر ابروی خنجر جادوئی رخسار توئی

ای ساقی تو آب کوثر تشنگان را ذی حیات
دریا نسیم نسیں تو ای حاجت برار توئی

طهٰ یسین شراب هم صبح و شام آرام خلق
تشنگان یا دردمندان ای شفا غمخوار توئی

ای شهنشاه دو عالم جنت الماوی توئی
هم قلم بدست اے معدن اسرار توئی

یارب این تیر و کمان یا دام یا معشوق خلق
عاشقان مجروح زخمی طالبان دیدار توئی

یارب این بوستان خوشبو یا عطار جنت است
مشک و عنبر یا خوشبوی بوستان توئی

یارب این دریای محبت عاشقان را ذی حیات
عاشقان را زنده سوی ای عجب دریا توئی

یارب این مشرق خلق است یا صبا حلقه بند
یوسف شاه پروانه گشت بر لب شفق دار توئی

غزل

از عطا دریائے رحمت گشته
در مقام قرب واحد گم گشته

گرچه بجا سے نور واحد بود لی
با خانه ها سے عین غین گشته

با خزینه مستقل تو گشته
چون انا هل تو مفاتح گشته

در مقام لاهوت اجمال گشته
از ظهور نور تو تفصیل گشته

از علمیت در عینیت تو گشته
از عینیت با حقیقت تو گشته

معشوقان در یک زمان گشته
معشوقی تو با همیشه گشته

موسم بہار سال در یک بار آمدی
موسم بہار تو ہمیشہ گشتہ

انبیارا باوسط مخصوص گشتہ
انتہا عظما مقام تو گشتہ

انبیارا بود نور از نور تو
در مقام تو تنہا گشتہ

یوسف شاہ حیران پریشان گشتہ
اے مراد تو دستگیر گشتہ

غزل

راز باطن اولیارا از الٰہا
از مکان خود دور رفت بے انتہا

از مکان خود در عمیق دریاہی رفت
از صدف آوردہ در بے بہا

اولیا خود نور نور بود از خدا
باقسم خوردم ز نور نور ہا

محرم راز حرم گشت اولیا
از خدا آورد بیش کشش تیرہا

از نہان ملک وامان کرد اولیا
مردمان راز بلا کردی رہا

اولیا از حد تا لا حد رسید
گشت عارض در میان حیرت اللہ

اولیا گشت منلح از قشرہا
باصفت تجرید گشت پیوست الہا

اولیارا در مراتب نور نور
نور او گشت محو در ذات اللہ

اولیارا در شہود دریائے رفت
مضمحل ناچیز گشت از زازہا

سر ظاہر گشتہ از زیر بم
درمیان آمد ز راز سرہا

در حد بے حد فرق ظاہر گشتہ
در لباس واحد نگنجد ضد ہا

در چون بیچون نکتہ عارض گشتہ
درمیان رنگ بیرنگ پیدہا

بے ابتدا بے انتہا گشت ذات
در قدیم حادث وجود ہست فراہا

جون فروع از اصل خود آمدہ
این فروع گشتی فروع از اصل ہا

بامناسب خلق آگاه گشته	فعال لما یرید در کارها
چون قدیم حادث وجود و آمدند	درمیان حادث قدیم هست فرقها
یوسف شاه خود در شهود دریای رفت	از صدف آورده دری بیبها

غزل

انسان اور آئینه خود کرده	ده همیشه دیده گرداد در اینها
گرچه از وحدت بکثرت آمدی	باز گشتی در نقاب پردها
از ظهور خلق گشت قدرت نما	او قوت دارد ایجاد کارها
گشت موصوف باعلو جنابل حق	ازمکان هم مکین گشت مونزها
وصل عریان هست ممکن در دنیا	اصل موقوف بر قیامت روزها
وقت موسی او تجلی اکرده	نیست موسی از حقیقت او آگاه ها
نیست او را طول وعرض هم جسم او	نیست ضد او نا شریک است وحد
درحقیقت لاتعین گشته	هست صانع موجودات مصنوعها
گرچه یک لمحه عطا بند کرده	موجودات کل در خطر افتادها
اولیارا در مراتب نور نور	هر یک او محو در ذات اله
گرچه یک لمحه عطا او بند کند	موجودات کل در هلاک افتاد کند
اولیارا شد شهود دریا عطا	غرق شد در آب ازانها
اولیا خاصان درگاه خدا	از لباس ناسوت گشتی در اله
نیست غافل یک ساعت از یاد حق	هم باطلاوت گشتی در قبرها
اولیارا هیچ غم اندوه نیست	زین جهان او خوشتر ست در قبرها

اولیارا گشت همیشه زندگی	نقل کردی از دنیا در قبرها
ارواحی اورا در قوت احساد گشت	احساد او دارد قوت ارواحی ها
این جهان را از مبادگشتی پناه	هیچ شی باقی نماند از چیزها
گشت مظهر موجودات این ذات را	هست نقاش موثر این نقش ها
یوسف شاه در اعتقاد راسخ توی	خاکپائے اولیا گشت یوسف شاه

غزل

از هلول او ابا آورده	از مکین حال منازه گشته
از پریدن پرو بال ما سوخته	در دیار او بی حجاب ما رفته
تخم در شور زمین انداخته	از زمین شور کی روئیده
اولیا غرق در شهود دریا شدی	از صدف در بی بها آورده
ذات او واجب وجود آمده	ممکنات کل او حدث آورده
با وجود قایل شدن کار بدی	از خلاف قرآن حدیث اورفته
زان کلام تقویت دیگر ملل	دیگر آن هم در وجود رفته
بتشبهها چون در شبهه آمدی	آن رسول معراج چرا ورفته
ما سلف بعض باوجود قایل شدی	محو بود در ذات معذور گشته
چون خلاف شرع این گفتار شدی	ذکر او کس مجتهد نا کرده
گرچه انسان جای سکونت او شدی	از مکان خانه پاک او آمدی
انسان اورا آئینه خود ساختی	چون در دهرات مشتهد او کنی
از تعلقات بشری او گشت پاک	چون مقام چون ادرا همیشه گشته

یوسف شاه دریاے تو جنبش کنی	نیست طاقت بحر تحریر کنی

غزل

ملای روم در کوچه حدت رفته	ذوق ما از جام احمد نور الله
گرچه بودی آن ملا در وقت ما	ما باد کردم سخن در راز ها
ما چه گویم وصف آن ملای روم	مثنوی او کرد سیراب شیر ها
مثنوی او گشت جامع حال ها	او احاطه کرد بر اکناف ها
گنج ما تحت شهود گشته	نیست افضل زان شهودی تختها
گر نویسم مثنوی ثانی ها	نیست قدرت ما درین ایام ها
مثنوی ما گشته باغ فیوض	دل مردمان را صیقل این فیض ها
یوسف شاه تو شد موافق روز ها	از خودی خود باز آرد دست ها

غزل

یونس اندر بطن ماهی رفته	از نگاه جانان امانی یافتی
چون خدا تعلیم داد کرده	از بلاها او امانی یافتی
از در حق چون عطاے او گشته	از اول حال زیاده گنجی یافته
ایوب صابر در بلا افتاده	اندرون بیرون کرمان خورده
چون زمان مال از دست رفته	یک زن او را رفیقی گشته
از مکان جاے جنگل گشته	محنت زن را خوراکی گشته
ترغیب شیطان اهل قریه داده	آن زن بے اجر محنت گشته
ازان افسوس آه آورده	زین بیمار امروز غم گشته

این بیمار خود در مناجات رفته
این بلاها گرچه دل ما خورده
از نزول رحمت امان او رفته
با موسی تائید ایزد گشته
ایمان پاس فرعون طوق لعنتی
چون خلیل در نار نمرود رفته
با ملایک داده او این جواب
با ندارم حاجت از هیچ کس
بر خلیل نار نوری گشته
دوستان را داده رنج و بلا
یوسف شاه در اولیا شرکت کنی
یوسف شاه محبت خدا خواهی مدام

ای خدا امن و امان ما را دهی
بی رضلب یاد حق گشته
بحر گنج زیاده تیر او بافته
خون فرعون آب نیل سرخ کرده
زین سبب در رود نیل غرق گشته
در اعانت او ملک آمده
بار ما خود در نظاره گشته
بار ما غم خوار ما خود گشته
دختر او دست ایمان داده
آزموده از حال ایشان کرده
از سخن تو یار حیرت گشته
روز بروز آتش تو گرما گشته

غزل

تیر اندازی بزند چون کرده
از راه حق او خلاف آورده
استخفاف او دین محمد کرده
مذمت او را جواز گشته
آن حسین نور بهشتی گشته
حسنین جوانان بهشت گشته

تیر او را طوق لعنت گشته
در قیامت روسیاه او گشته
این گناه را طوق زنجیر گشته
این گناه او را کفایت گشته
حور و بهشت در افتخار گشته
شهدا را افتخاری گشته

چون بغور سے کن نگاه اے مردمان — چون جگر گوشه رسولی گشته
یوسف شاه را خدا تو عطا کرده — اختصار تو با کفایت گشته

غزل

صدیق اکبر گشت صادق یار اول آن رسول — بعد انبیا او گشت مشهور با لقب خیر البشر
روح رسول را جای داد در روح خود خیر البشر — آن رسول انداخت در سینه عاطفه سینه آن خیر البشر
آفتاب از شرق آمد گشت استاد بر که — بر آفتاب هو کل ملک خود است اعانت آن
حکم رب شد بر ملک تو نام خوان صدیق اکبر یار رسول — آفتاب گشتی روان از نام خوان صدیق اکبر یار رسول
با اسم اعظم هم کنیت مشهور گشت سه یار رسول — با لقب مشهور گشت صدیق اکبر یار رسول
از بزرگی آن صدیق آگه کردی عائشه را آن رسول — افضل ترین مردمان بعد انبیا خیر البشر یار رسول
حق و باطل جدا کرد یار ثانی بود عمر — هر دو قدر در عدل انصاف کس نشد شیوه عمر
گر از رسول پرسد خدا آورده پیشکش مرا — در جواب گفت آن رسول پیشکش تو آوردم عمر
در حیا ایمان کامل هست عثمان ذی النورین — در افتخار گشت اصحاب سر دار باشد ذی النورین
بذل مال کرد در ره حق هم معاون آن رسول — در قیامت از دعائم او بحساب گشت ذی النورین
راز باطن از خدا بود شیر اشجاع علی — کافران پایمال گشت از رعب صیت آل علی
سه روز طعامی با ظروف خیرات هم مسکین یتیمی اسیر — با آیات ممدوح گشتی از خدا شیر علی
روز و شب چنان ظاهر چار وقت خیرات کردی آن علی — با آیات ممدوح گشت شیر خدا اشجاع علی

سید الانام از علی پرسید که بچهار طور شما خیرات کردی سبب چه بود علی با آن حضرت جواب داد که در دل ما آمد که اگر این طور قبول نشود با این طور قبول شود سبب این بود و آیتیه هم برین منوال نازل شد الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

ترجمہ جو لوگ کہ رات یا دن یا ظاہر یا پوشیدہ یعنی چار طور سے خیرات کریں
وہ لوگون کے لئے اللہ کے نزدیک اجر عظیم ہی اور روز قیامت میں وہ غم اندوہ نہیں

چاریار مخصوص گشت با قرب حق قرب رسول — با نزول آیا تہا گشتی بشیر چاریاران رسول
در زنان سردار گشتی فاطمہ بنت رسول — پیوستہ گشتی با خدا ہم باید رشاہ رسول
عائشہ را گشت مبارک از خدا ہم شاہ رسول — در نزول رحمت ہمیشہ گشتہ دو خمیار دی رسول
مومنان گشت در سلامت از خدا ہم شاہ رسول — امن و امان قرآن داد ہم با ایمان شاہ رسول
یوسف شاہ در اعتقاد راسخ تو گشتی بادوام — از روح شان نزدیک تو گشتی با خدا ہم شاہ رسول

غزل

اے شاہ عالم دلربا از من چرا بیزار توئی — ما گدا دیدار تو از من چرا پوشیدہ
وصف الف سروران دارنے و بیماران توئی — رخسار گشتی از طالبان از من چہ بر رفتار توئی
تابان درخشان نور تو حسن خوبان از رد توئی — ہم عاشق و معشوق توئی از من چہ بیدل گشتہ
مہر و جفا اختیار کردی نازنین دلبر توئی — گوہر نایاب توئی ما در طلب تو گشتہ
در دست تو تیر و کمان توئی صیاد بالا تری — تقدیر غالب کردہ تدبیر مغلوب گشتہ
گر جلوہ گر تو می شوی از چشم دل نزدیک نم — کاسہ بیدار می دہی ای ساقی ساغر توئی
مژگان خنجر جادوئی زخمی دلان را کردہ — تحریر تو نقش دلان ای کاتب تقدیر توئی
تو نقش زدہ بر لوح من ای مصور محرر توئی — ہر جا روم تو در بغل من نابینہ دیدار توئی
یوسف شاہ امیدوار درگاہ تو استادہ ام — باید نظر کن سوی من از من چرا رنجیدہ

غزل

فیض وجود کل انبیا از فیض شاہ انبیا — فیض اولوا العزم پنج لطائف حمد سرور نور خدا

چون مقامات ولایت ہست دوازدہ خدا
درابتدا صغری واوسط گشت مقام منورا از خدا
ابتدا وسطی مقام ابدال گشت را از خدا
انتہا وسطی مقام اوتاد را ہم از خدا
ابتدا کبری مقام غوث دو اقطاب را
ابتدا اعظمی مقام چہار یار را از خدا
در وسط اعظمی مقام انبیا
غوث ایک اقطاب سہ ہم بار رجال الغیب
اولیا خاصان اکمل از خدا
خدا بخوب داند آن حساب اولیا
اولیا تحت قبا این قدسی آمد از خدا
مالک ومختار کوثر گشت محمد مصطفے
افضل ولایت انبیا ہم از نبوت انبیا
بود اصحاب عظام ہم اولیا
چار یار با چار دانگ کمتر انداز انبیا
علما وارث نبین مقلد ہم مذہب
رہ نمائی دین محمد چار ارکان پیشوا
از طفیل انبیا ہم اولیا
یوسف شاہ پیشہ قوی خوف رجا

انبیا و چار یار ہم اولیا را با مراتب از خدا
انتہا صغری مقام ابطال ہم را از خدا
ہم وسط وسطی مقام سیاح گشت با از خدا
اولیا را این مقامات شد عنایت از خدا
ہم وسط کبری مقام قطب اقطاب از خدا
ہم وسط با انتہا اعظمی مقام سردار عالم از خدا
در مراتب گشت معشوقان خدا
ابدال با اوتاد ابطال نوجبا با نقبا
بے حساب و بیشمار است از خدا
بالقران ثابت ولایت از خدا
ہم آمدی لا یعرفہم غیری بجز یار خدا
مقرر گشت با شفاعت سید با از خدا
در اول بود اولیا باز گشت نبوت از خدا
ہر یکے را بود ولایت با تفاوت از خدا
در مراتب نور نور خیر البشر صدیق اکبر از خدا
راہ حق تقلید ہست باید صوابی از خدا
امام اعظم شافعی مالک و حنبل از خدا
عاقبت مارا کنی با خاتمہ
بامید باشد زرحمت از خدا

غزل

انداخت حق از گنج خود در او در سینه معشوق خدا ‖ انداخت معشوق او خزینه در سینه صدیق ما

سید ما حکم کرد صدیق را ‖ تو عطا کن اولیا را با مراتب بالمدام

غوث اقطاب اولیا از روح صدیق فیض یافته ‖ قطب الاقطاب فیض یافت از روح سرور دو عالم

قطب اقطاب بلا واسطه از روح رسول الله فیض یافته اند ملکیت و روحانیت و رحمانیت این سه مقام را طی کرده اند و غوث اقطاب انسانیت و ملکیت این دو مقام طی کرده اند این فقیر میگوید که این همه که گفته شد اسباب است که خدا تعالی سرور عالم را خاتم نبیین گردانیده است و دیگر انبیه را هم مراتب داده اند و ایشان هیچ سوال از خدا نکرده بودند این برای مراتب خود هیچ وسیله نبود خدا تعالی بقدرت خود این نعمت ایشان را عطا فرماید و بعضی مردمان را بادشاهت داده است و بعضی را املاک و املاک هم داده است سید ما و انبیه را نزد ایشان را هیچ سبب نبود و خدا این همه را نعمت دین و دنیا عطا کرده است و معلوم میشود که اسباب امر حقیقه هست که در امور کارها مدخل بحکم دارد و سوم حقیقی حقتعالی هست و معلوم می شود که اسباب از وقت آدم پیدا شده است و فقیر میگوید که همه امور که به بنده میرسد از دین و دنیا از حقتعالی میرسد خواجه حافظ شیرازی میفرماید بیت جهان آفرین گر نه یاری کند ٭ کجا بنده پرهیزگاری کند ٭٭ مولانای روم میفرماید بیت این سبب ها بر نظر ها پرده است ٭ پس حقیقت فاعلی هر شئ خدا است ٭ دیگر مولانای روم بیت از سبب بگذر مسبب بین عیان ٭ زانکه او قوت به بخشد در نهان ۔ عزیز آن علی را هستی میفرماید ۔ بیت

انچه بود رزق تو بیش نیابی نکنم * خاطر خود جمع دار هیچ پریشان مباش شیخ فرید عطار - در بلا یاری مخواه از هیچ کس * زانکه نبود خیر خدا فریاد رس *
بیت دیگر خواجه حافظ - انچه داری بخور امروز غم دهر مخور * چون نفروده برسی روزی فزده برسد *

غزل

حلقه کردی نور تو گرد جهان معشوق توئی
ثانی نداری در جهان محبوب سبحانی توئی

طی کرده تو کل مراتب بحساب دریا توئی
روح تو طاقت گرفت از روح جد شاه نبی

گشت جاری فاتحه از نام تو در کل جهان
مسخر کردی جهان از راز پنهان ای ولی

چه عجب تاثیر بود در نام معشوق ربی
نام مبارک کس گرفت حاصل شود او را خوشی

چه نویسم در کتاب از لغت محبوب ربی
آفتاب شرمنده گشت از نور تو شاه ولی

روح تو کرد طالبان از راه سهل محرم حرم
بحساب مردم ولی کردی ز رمز ای ولی

قطب اقطاب شاه اکمل پیر شیخ عبدالله اود
نزدیک کردی او مرا نزدیک روح تو ای ولی

در طرق راه سلوک حاذق بود بیش منظیر
او علاج کرد عاشقان را این عجب شافی ولی

یوسف شاه خادم توئی درگاه داری مدام
قادر نام توئی مارا قوت دوای ولی

غزل

من چه گویم وصف آن عالیجناب
در مراتب بود او یکتا جناب

بود مولانا جیو عبدالحکیم در قندهار
بود کرامات بحساب وبیشمار آن جناب

پس او در ختان کوهی رفته اند
آن درختان گشت اسناد با اشاره انجناب

از طواف آن درختان گشت مردم بامراد
حاجت برآرگشتی زان درختان از دعای انجناب

شاه حسین بود در عداوت آنجناب
از دعا او شاه حسین گشت پائمال
تا این زمان بادشاه نگشت از نسل قوم شاه حسین
غوث اغیاث قطب الاقطاب بود مقام آنجناب
چند کتب راه سلوک تصنیف کردی آنجناب
از پدر خود ما چه آرم بر زبان
ما چه گویم چون پدر با مرده اندر یا زنده اند
ما چه آرم از پدر خود بر زبان
قبله گاه ما آفتاب بود یا قمر یا نور حق
یوسف شاه ما بود انسان بود گرد هر دو خباب

وحشت او نقش دلگشت ملک و باگیر دخباب
بادشاهت او گشت غارت از دعای آنجناب
شاه حسین با قوم خود تیر خوردی از آنجناب
بحساب مردم ولی گشت از مزار آنجناب
مردمان را گره اولیا تصنیف کتوب آنجناب
موجودات هر دو جهان پنهان نبود از آنجناب
مردمان شد با مراد هم اولیا شد از مزار آنجناب
علم باطن او محیط بر کل جهان
فیضیاب و کامیاب گشت مردمان از آنجناب
حاصل شدی ما را لقا از فیض آن پیر کی آنجناب

غزل

صورت کاف ورد کردی همشیره ما با مدام
از حاجتمندان که آمد یکطرف چاه بشوید آب دم
در علم ظاهر از باطن خرق عادات عمی ما بود بینظیر
از ششم تاریخ ماه ذیحجه وغیب گشتی بینظیر
از دردمندان هر که آمد نزد آن عالیجناب
حاجیان رفت و آمد در شهر ما
حاجیان در حیرت آمد نزد ما بود در مکه
علم ظاهر از باطن در کرامت بود او یکتا ولی

زان خباب کردی وصیت از آب چاه با هم در مدام
هر که نوش کردی از آن آب با مراد گشت با مدام
از راز باطن توپ و بندوق بند کردان بینظیر
شانزدهم از ماه مذکور باز گشت کرد بینظیر
از زبان یارش دعا داد با مراد اگشت زان بینظیر
حاجیان گشتی مشرف با ملاقات بینظیر
زود تر آمده در ملک خود آن شاه بینظیر
از راز باطن توپ و بندوق تیغ بند کرد بینظیر

چون پسر ایشان بود نام عطا محمد ولی
از مزار قبله گاه ما یافت ولایت آن ولی

یک شب سواران آمد بر مزار عمی او
ساخت مجلس اولیا با عمی او با خویش ولی

هم دران مجلس عطا یافت آن پسر از فیض عم
از فیض عم گشت سرفراز او با اولیا هم جلا آن ولی

در کرامات خرق عادات گشت او یکتا ولی
چوب زد بر تخت زمین آب کشیدی آن ولی

غزل

از ازل النعت توئی ای شاه محبوب خدا
یارب این شاهد قمر با شمس با نور از خدا

با لباس شرعه گشتی محرم راز حرم
تو شافی دردمندگان هم قبله حاجات از خدا

تاج شهنشاهی توئی هم تشنگان زادیحیاء
مخمور کردی طالبان این ساقی اکمل از خدا

پیر شاه غلام علیشاه بود نائب از خدا
دریائے رحمت بود او هم شهسوار از خدا

چون قلم بالا نوشت نام مبارک شاد و طها
اسعد توئی با اسم نجط هم لقب واصل خدا

دایره امکانان سوتی تو فنا کردی بقا
باقی کردی طالبان با انجمن راز خدا

از خزینه انبیا او چار یار هم اولیا
سینه پر کردی از او نور از خدا

ای معشوق تو جمع کردی فیض موکل سا از خدا
بیحساب تو بهره مند گشتی زر جان خدا

یارب این دریائے عطر با نافه مشک ختن
طالبان کردی عطاران تو عطاری از خدا

یوسف شاه را رنگ کردی آنجناب کبریا
شاکر ست نفس خود تو خوش نصیب ست از خدا

غزل

سید او هم نوری نور کرد او کل جهان
تشنگان سیراب گشت از فیض او در دو جهان

سینه او دریا صدف گشت خود غواصان غوطها
مالدار گشت طالبان از دُر او در دو جهان

از تجلیها او در انصیب گشت تکیه گاهی لامکان
از پناه او در التقا گشتی مقام در دو جهان

سید سادات برحق گشت سالار دو جهان ۔ آورده او از ازل یاور نصیب ور دو جهان
از روح او جولان کرد روح یوسف شاه بالا مکان ۔ زنده مردان یوسف شاه یکسان گشت در دو جهان

قصیده

از ازل بحر بر مقسوم بحساب شاه نقشبند ۔ حامی دین محمد راهنما شاه نقشبند
از خدا نور هدایت شد عطا شاه نقشبند ۔ هر دو جهان گشت منور از فیض شاه نقشبند
چون نگاه شاه همیشه از مکان تا لامکان ۔ محرم راز حرم داخل بیار شاه نقشبند
رحمت حق بحر در گرد سینه آن عالیجناب ۔ خود غواصان غوطها در بحر راز نقشبند
چون نقاش لفظ الله کرد نقش بر دل شاه ولی ۔ لفظ الله گشت نقش هر شه از نگاه نقشبند
شاه سوار کل جهان بلاگردان شاه نقشبند ۔ قبله درماندگان حاجت برار شاه نقشبند
مبتدی او در طریقه منتهی دیگران ۔ حبیب تمنا منتهی بی آرزو کرد نقشبند
شاه بود ثابت قدم برراه شاه انبیا ۔ سر دفتری گشت در طریقه فیض اکمل نقشبند
شاه مهتاب سما خورشید ماه دو جهان ۔ نور مه خورشید پوشید نور شاه نقشبند
نزد شه تیر نهان بود گشت سالار نقشبند ۔ طالبان گشت بیدلان از راز نهان نقشبند
خانه تاریکی نشستم روز و شب تا صبح و شام ۔ گشت روشن خانه ما از فیض شاه نقشبند
یوسف شاه دیوانه زمست می ساقیا خواهی مدام ۔ او نوش کردمی ساقیا از کاسه شاه نقشبند

قصیده

گنج انوار معدن اسرار شاهان نقشبند ۔ هر دو جهان نور گرفت از فیض شاهان نقشبند
اگر کسی اکسیر خواهی یاد او دو جهان ۔ نیست اکسیر زیاده تر از فیض شاهان نقشبند
شاهان نجوم آسمان خورشید ماه دو جهان ۔ نور مه خورشید پوشید نور شاهان نقشبند

ختم شاہان موشہیم جاری گشت در کل جہان
مردمان گشت بامراد از ختم شاہان نقشبند

گر کسی بر چشم دل پردہ غبارہ دارد مدام
آلودہ دل کوران کی دید نور شاہان نقشبند

شاہ سالاران نقشبندیان نسبت شیران کل جہان
رو بہ مکار گشت نابینا از نسبت شاہان نقشبند

راہ حرم نزدیک کردہ سالار شاہان نقشبند
قافلہ داخل حرم کرد مخفی شاہان نقشبند

رہنما ظاہر و باطن گشت پاکان نقشبند
چون لباس شرع کردند خواجگان نقشبند

یوسف شاہ اقلام شکست از لقب شاہان نقشبند
جن و انس کی مینو پسند وصف شاہان نقشبند

قصیدہ

شد امام رب مجدد الف ثانی از خدا
خدا عطا او کرد مجلس با محمد مصطفی

لکھو مردم ولی گشت از نگاہ شاہ اولیا
جسم او خود نور صیقل از خدا ہم مصطفی

چون مدام بار از و اصل با خدا ہم مصطفی
گشت اکمل در طریقہ نزد شاہ مصطفی

خلعت او را شہود گشت از خدا ہم مصطفی
با وجود قایل کجا در دین شرع مصطفی

رہنما ظاہر و باطن بیدلان کرد بیحجاب
سر دفتر سالار گشت نزدیک شاہ مصطفی

شاہ عجبیات شرح کرد در نام محمد مصطفی
مراد با اول میم عجب بمیم دوم محبوب شاہ مصطفی

مقطعات حروف قران راہ سلوک کشوف کرد آن شاہ ولی
اشقیا کی می شناسد رتبہ شاہ الا خدا ہم مصطفی

شاہ سوار دو جہان علم محیط بر کل جہان
چون احاط علم او بود از خدا ہم مصطفی

جوہر نایاب شاہ بود تا رنگ گر لعل یمن
آلودہ دل کوران این جوہر چہ داند جوہری او مصطفی

شاہ نائب از خدا سالار دین مصطفی
نیست پیغمبر اصلی او معتمد شاہ مصطفی

نور ہمہ خورشید بالا زیر گشت از نور شاہ
شرع ملبوس شاہ بود گشت آفتاب از مصطفی

یوسف شاہ کی ہمی نویسی مدح آن شاہ دو جہان
مکتوب او مقبول گشت نزد خدا ہم مصطفی

غزل

دیکھا مین ایک لعل کو اس کے عجب بالا مقام	سید نعمت اللہ معشوق رکھے تہا مقام
چھپا دروازہ کی نزدیک شاہ کے آرامگاہ کے مکان	خدا عطا وہ کر گیا معشوق محبوب کے مقام
تاریک دنیا ہو گیا مخلوق سے جان چھپا لیا	بابا یار واصل ہو گیا کوئی کہا جا بنے مقام
میرے حق مین ہو گیا وہ دلربا	آفتاب ہی یا قمر یا قطب اقطاب ہی مقام
ملک دکھن پہ وہ احاطہ کر گیا	خدا عطا وہ کر گیا ملک آسایش کے مقام
یوسف شاہ کو خدا دیا کشف مقام	اوسکو یہی ثابت ہو گیا اہل قبر وکے مقام

غزل

عاشقان معشوق با یکدل تو کردی اے ولی	ہندوستان پر اولیا کردی ز رمز اے ولی
از خدا ہم شاہ رسول تو رکن اسلام گشتی	ہندوستان از کفر و شرک تو پاک کردی اے ولی
سردار عالم نامزد کردی با عطاے رسول	از ازل آوردہ تو این نصیب اے ولی
از کجا آوردی تو این خزینہ اے ولی	جاے معدن پر خزینہ شد نجارا اے ولی
طالبان گشت عاشقان بر جاے در خسار توئی	شرق غرب نور گرفت از نور تو اے شاہ ولی
عجب تصویر سلو کرد نقش معین الدین ولی	مسمی اسم موافق بالقب ہم قطب اقطاب ولی
چون فی سوح بیروح ہر شہ در ثنا خوان توئی	ہندوستان در افتخار گشت از قدم شاہ ولی
از فیض خود کردی فراموش یوسف شاہ خادم توئی	و امیدوار مدام از فیض تو اے شاہ ولی

در تعریف حضور پر نور دام اقبالہ

رتبہ اعلی سر بلند در یاد شاہان شاہ دکھن	یا الہی برقرار دار سلطنت شاہ دکھن
اے شاہ کن اولاد و احفاد شاہ دکھن	اے قادر دو تخت نشین کن روبرو شاہ دکھن

از نوشت اقلام شکست نعت بحیاب شاہ دکھن
ای مردمان واجب کنی دعا و ثنا شاہ دکھن
افلاس دور گشت از جہان پیدا شد حاتم زمان
کس کجا محتاج شود چون فیض عام شاہ دکھن
نور مہ خورشید بالا پست کرد شاہ دکھن
یا الہ بحرمت سالار شاہ نقشبند
دست باد عا بودہ ہم مدام خورد سالہ بودہ شاہ دکھن
رشتہ عمر شاہ با اولاد و احفادہ دراز کن یا الہ
عشق تو عشق حبیب ما را عطا ہم شاہ دکھن
یوسف شاہ از قید غفلت تو رہا کن یا الہ

جن و انس کی مینویسی وصف آن شاہ دکھن
این وقت غنیمت شمار دان محبوب علی شدہ شاہ دکھن
دشمنان پایمال گشت از رعب رستم شاہ دکھن
شکر ایزد کن او از عدل و انصاف شاہ دکھن
نور شاہ بالا رفت از فیض محمود شاہ دکھن
تو نگہداران ز آفت ناگہان شاہ دکھن
شکر ایزد مستجاب گشت تخت نشین شد شاہ دکھن
برقرار دار سلطنت با تاج شاہی شاہ دکھن
قافلہ سالار گشت دین محمد ا شاہ دکھن
وصل تو وصل حبیب ما را عطا ہم شاہ دکھن

درست قدرت دست نہادہ بر سر شاہ دکھن
سردار عالم تاج نہادہ بر سر شاہ دکھن
ہر طرف آواز داد حاتم زمان شاہ دکھن
از نوشت اقلام شکست نعت بحیاب شاہ دکھن
حسن خلق تدبیر با فرہنگ آفاق شد شاہ دکھن
عاصی فقیر دست باد عا صد سال بود شاہ دکھن
عشق تو عشق حبیب ما را عطا ہم شاہ دکھن
ای قبلہ حاجات بر آر حاجت شاہ دکھن
نور مہ خورشید زیر کرد شاہ دکھن

آواز مبارک داد ہاتف بر جلوس شاہ دکھن
کل اولیا دست باد عا وقت جلوس شاہ دکھن
کنند بیخ دشمنان رستم شہنشاہ دکھن
چشمہ شیرین گشت فیض جلوس شاہ دکھن
ہر طرف مردم غنی گشت از جلوس شاہ دکھن
شکر ایزد مستجاب گشت تخت نشین گشت شاہ دکھن
قافلہ سالار گشت دین محمد شاہ دکھن
اولاد احفاد شاہ کن تو رد برد شاہ دکھن
رفت بالا نور شاہ از فیض محمود شاہ دکھن

بارعاب کل سبق خاطفت با شجاعت کل اسد شاه دکهن
دشمنان پامال کرد تیغ جلوس شاه دکهن

یا الٰهی حج ها بیت الحرام کن بابد شاه انبیا
گرد دستگیر کس نشود سوای شهنشاه دکهن

زاد توشه ها هم وظیفه گر شود از شاه دکهن
اجر آید از خدا گردد برای شاه دکهن

یا مجیب برقرار دار سلطنت شاه دکهن
ایزدی تائید کن همراه شود بادشاه دکهن

راز پنهان کس چه گویم حاضر ناظر توئی
حامی دردمندگان حاجت روا شاه دکهن

هر مشکلے مقصد و حاجت هر چه دارد شاه دکن
با طفیل مصطفیٰ هم اولیا بهر حاجت ها شاه دکهن

ای پناه انا توئی نزدیک تر از دل به من
ای قبله هر دو جهان حاجت بهار شاه دکهن

یوسف شاه کی مینویسی وصف آن شاه جهان
عمر شاه خرد ساله هست با عقل پیر شاه دکهن

غزل

شب تاریک روشن گشت از آفتاب شاه دکن
حاجت خلق روا گشت از جلوس شاه دکن

کاتب نوشت ظل اللہ مبارکباد شاه دکن
حاتم جود و سخا گشت این جلوس شاه دکن

دعا فقیر مستجاب گشت برای شاه دکن
روبرو مسند تخت نشین گشت مبارکباد شاه دکن

لوائی فیض ما مشهور گشت از فیض حاتم شاه دکن
شرق تا غرب جمع گشت ها هم بر جلوس شاه دکن

دارو درد یوسف شاه کجا رسد ز طبیب
شکر للّٰہ که روا گشت جلوس شاه دکن

غزل

خال زیبا بر جبین دلدار شب نم میشود
از تقاطر عاشقان بار نگ گلشن میشود

از خزینه سینه پر گرد کنت کنزاً مخفیا
از خوشبوی سینه او گون گون عطاران میشود

معتمد ظاهر و باطن از خدا شاه انبیا
هر دو بان از فیض او با تاج شاهان میشود

معجزه قرآن سر و ر بست و ده سپه آمده
چون نزول فرقان زحق اکمل ما و دین میشود

سردار عالم با صحابه ورد قرآن کرده اند
کس ورد تحریب کند رانده را مرد میشود

اخبار صادق در قرآن احوال کل پیغمبران
احوال آدم با عیسیٰ قرآن مبین میشود

سنکران از دین احمد کافران مطلعتگی | روز قیامت روسیه هم جا بحفل بشود
نور او اول زهر شه هم آدم پیدا نبود | ختم نبوت در آخر تا اسفل ملل او بشود
یوسف شاه اندوه مکن مختار شفیع آمده اند | خدا در شان او با ملک هر شئ ثنا خوان بشود

غزل

از خزینه گنج مخفی سینه پرتو کرده | معدن جود و سخا لطف و کرم آورده
چون نقاش از نقش تو آئینه صورت ساخته | از ازل تحریر مقسوم بے حساب آورده
زیر تو کل انبیا تاج شهنشاهی توئی | رتبه تو اعلی بلند جای لامکان آورده
جن و انس حور و ملک کل منتظر حکم توئی | حکم تو بر دو جهان حکومت قوی آورده
کرسی و لوح و قلم هم عرش فرش زیر تو | از زمین تا آسمان از نور خود آورده
دام ما عشق توئی مصالحه گردانند | از مکر شیطان خلاص کن ما در پناه آورده
کن محو ما در عشق تو هم نابینا گردانند | زنجیر حب تو حلق ما کن حب خدا آورده
هر بیمار یا نابینا مرهم شفا عشق توئی | قبله تو درماندگان حاجت روا آورده
یوسف شاه سرشار کن مے ساقیا عشق توئی | مازنده کن بار از خود تو را از خدا آورده
ای جامع اسرار رب شکسته بتان آورده | شاه سوار دو جهان سلطنت کل خوبان آورده
گنج مخفی معدن ظاهر هویدا کرده | از زمین تا آسمان تو کل جهان آورده
زیر بالا پست تو تنها یکے آمده | چون عروج از مکان جای لامکان آورده
لاهوت ناسوت در ملبوس یک جا کرده | چون شعاع جسم تو نور از خدا آورده
خالق هر دو جهان مرغوب واقف تو کرده | از عدم ملک وجود از نور خود آورده
انبیا کرده عهد ایمان بر توئی نزد خدا | ناسخ تو کل ملل قرآن قوی آورده
خدا عاشق معشوق توئی هر سر راز تو کرده | نیست حائل درمیان تو وصل یار آورده

چون ذریروح بیروح هرشئ در ثنا خوان توئی — از نوشت اقلام شکست نعمت بحساب آورد
یوسف شاه بارگناهان بحساب آورده — شافع تو کل امت ما در پناه آورده

غزل

مرهم زخم عاشقان شاه شاهان نبی — سرمه چشم انبیا طه یاسین لقبی
تاج لولاک بر سر نهاد فخر عرب عجمی — شرق تا غرب که نه پیدا شده مانند نبی
محرم راز در حرم خاص امین دار توئی — در شفاعت کوثر رحمت قبله حاجات نبی
عجب تصویر مصور کرد آئینه صورت نبی — شفا خلق جهان کرد شمس تابان نبی
سرور کائنات مخزن اسرار زهی — تشنگان بر لب کوثر سیراب کرد نبی
غوطه با خود غواصان دریای راز نبی — کل انبیا منور گشت ز نور شاه نبی
شب معراج تکیه زد بر لامکان ربی — لب عاشق بر لب معشوق کجا ملک رو نبی
صراج کرد ازل نور سیدی مدنی — کل کائنات بوجود آمد از طفیل نبی
یوسف شاه در دل دار گریه چشمان برو — بس مست تو یک قطره خاک ز دهلیز نبی

غزل

ازل نزول رحمت کرد سید نور نبی — شق القمر شد معجزه خلعت نور نبی
جدائی کرد حق و باطل فاروق قرآن نبی — منسوخ کرد کل ملل شاه شاهان نبی
لی مع الله که وقت خاص یار از بود نبی — عاشق و معشوق در یک لباس کجا ملک و نبی
شرق تا غرب منور گشت ز نور شاه نبی — الله الله چه عجب نور بدین بوالعجبی
راست چپ پیش و پس نگاه یکسان نبی — ظاهر صورت حقیقت نور و اهل جانان نبی
حجر شجر جن و ملک کل ثنا خوان نبی — شقی بدبخت در ازل بود سرکشان نبی
بر دل نوشت یوسف شاه رحمت نور نبی — هیچ وسیله محکم نیست سوای نور نبی

غزل

این شعاع شمس و قمر از بهر انوار توئی
لعل یاقوت یا گهر از معدن آبدار توئی

محرم باغ حرم ای کعبه تو بشهوائے خلق
نقش انسان یا علم اظهار از نقش توئی

پیشه تو دلربا هم ابر نیسان توئی
اے درج مکنون یا صدف غواص طلبگار توئی

اے قاسم باغ جنان وسعت تو سطح آسمان
چشم قمر ابروی تو خنجر جادوی رخسار توئی

اے ساقی تو آب کوثر تشنگان زاد حیات
دریا النسیم فیض تو ای حاجت بر آر توئی

طٰهٰ یٰسین شب برات هم صبح و شام از خلق
تشنگان یا دردمندان کے شفا غمخوار توئی

ای شهنشاه دو عالم جنت الماوی توئی
هم قلم قدرت بدست کے معدن اسرار توئی

یارب این تیر و کمان یا دام یا معشوق خلق
عاشقان مجروح زخمی طالبان مدار توئی

یارب این بوستان خوشبو یا عطار جنت است
مشک عنبر یا عبیر خوشبوے بوستان توئی

یارب این دریائے محبت عاشقانرا ز حیات
عاشقان را زنده کردی کے عجب دریا توئی

یارب این معشوق خلق است یا ضیا حلقه
یوسف شاه پروانه گشت بر لب شفق وار توئی

غزل

ازل نزول درود کرده در شان پاک نبی
خدایا درود منتشر کرد مبارک شاهی نبی

وعده میثاق ز ازل بود ناسخ ختم نبی
قبول کردم بدل و جان نبوت شاه نبی

عاشق بسیار خوشنود گشت ز ثناخوان نبی
قربان شدم بدل و جان بر معشوق نبی

قرآن گشت معجزه شاه شاهان نبی
این کلام مثل کجا لاریب فیه آمدی

از خدا او را عطا شد رحمت اللعالمین
ما ارسلناک آمدی در شان پاک آن نبی

هزار سلام درود باد بر حبیب عربی
مشهور رسالت گشت بر کل جهان نبی

قدرت کامل ظهور کرد سیدی مدنی
فخر عرب و عجم شد لولاک تاج نبی

مشرف ساخت بعروج عرش عظیم ربی ‌ ‌ ‌ خوش نصیبه سادات بزیر خاک قدمی

شمس و مهتاب سر نهاد بدهلیز نبی ‌ ‌ ‌ چه عجب نور طلوع کرد از طرف مغربی

مشتهر گشت مشتری که طلوع کرد مالکی ‌ ‌ ‌ مخلوق عرش تا فرش قدمبوس نبی

هیچ زبان طاقت نیست ز تعریف نبی ‌ ‌ ‌ خدا خود درود و ثنا خوان به مکی مدنی

خدا افرید از نور خود ابو القاسم خاتمی ‌ ‌ ‌ شرق تا غرب که نه پیدا شده مانند نبی

خدا در قرآن نوشته کرد تعریف اهل نبی ‌ ‌ ‌ شهنشاهان جهان گشت اولاد فاطمه بی

اصحاب نور اسلام گشت نجات فدائی نبی ‌ ‌ ‌ خدا در قران تعریف کرد بعاشقان نبی

یوسف شاه تو دامن بگیر قریشی هاشمی ‌ ‌ ‌ تو بچشمان خود جاروب بر دهلیز نبی

غزل

شاه دو جهان مقرر گشت شاه رسول عربی ‌ ‌ ‌ زمین سما معطر گشت ز شهسوار نبی

مکه مدینه نافه کرد جسم عطار نبی ‌ ‌ ‌ حور و ملک افتخار کرد مالک باشند نبی

چار طرف آواز داد مبارکباد نبی ‌ ‌ ‌ هر دو جهان منور گشت ز فیض شاه نبی

ذیروح بیروح اختیار کرد درود سلام بر نبی ‌ ‌ ‌ خدا یا ملک ورد کرد درود سلام بر نبی

کل انبیا دست بدعا نزدیک شوم یا نبی ‌ ‌ ‌ دعا عیسی مستجاب گشت نزدیک شد یا نبی

یوسف شاه دلبر زبان کن نقش درود نبی ‌ ‌ ‌ پشت و پناه حاجت بر آر ما را وسیله نبی

غزل

هر جائیکه مسجود هم فدائی یار میگردم ‌ ‌ ‌ بمی ساقی خمار دارم قلندر وار میگردم

که گفت کنزاً مخفی بود که صانع بینظیر آدم ‌ ‌ ‌ نه آدم در وجود آمد بهستی یار میگردم

همه رخسار و جبین دیدم شعاع دلبر از دو دیدم ‌ ‌ ‌ فریفته کرده ما را که سینه پاره میگردم

مذاق عاشقی دارم بدریا موج افتادم ‌ ‌ ‌ نه د شهسواری بیرون رفتن نه نزدیک یار میگردم

بعالم چون نظر کردم ظهور قدرت تما دیدم ‌ ‌ ‌ که باغ حسن گوهر بود گرفتار یار میگردم

که او عاشق به خود کردی وجود ما عدم بودم | با آتش عشق میسوزم بس دیدار می گردم
مکان او لامکان دارد نشان او بنشان دارد | چه باغ حسن او دیدم بگرد یار میگردم
یوسف شاه حیران پریشانی که شوی واصل بجانا | با امید وصل یار دارم به هجران کور میگردم

غزل

ز دریا جوش محبت چون بر آمد ٭ بصورت نقش گوناگون بر آمد ٭ چه هستی چون دریچون بودی
ز لا حد نقش حد بیرون بر آمد ٭ نقاش آئینه صورت نقش چون کرد ٭ ظهور او ز نقش مکنون بر آمد ٭
نقاش این نقش دید حیران بماند ٭ که تا که نقشه چونی بر آمد ٭ بیک جنبش بغایت موج چون شد ٭
حقایق بیحساب بیرون بر آمد ٭ چه این دریا که آشیانه صدف شد ٭ ز تا ثیر در اکنون بر آمد ٭
چه این بیچون به الفت رمزان شد ٭ رموز عاشقی معشوق بر آمد ٭ چه مرکب بعج گلستان تازه کردی
زبان کوتاه ز احسان چون بر آمد ٭ چه تائید ایزدی همراه موسی ٭ ز نیل آب دشمن خون بر آمد ٭
ز یوسف حسن خود ظاهر نمودی ٭ زینت انکار زلیخا چون بر آمد ٭ چه در دازه ناسوت وا کردی
نقاب از لنت کنز آ چون بر آمد ٭ که عشق حسن او انسان ادی ٭ گهی یوسف گهی مجنون بر آمد ٭
گهی ما را به احسان شاد کردی ٭ گهی خنجر بدست خون بر آمد ٭ چه مظهر کامل انسان کردی ٭
بدرج آیت قران بر آمد ٭ ظهور عالم برای شخص کردی ٭ کلام الله به نعت او بر آمد ٭
چه شعر یوسف شاه صیقل دلان شد ٭ عاشق معشوق با یک دل بر آمد ٭ یوسف شاه از
کسوت ناسوت دور شد ٭ وطن اصلی لقا موزون بر آمد ٭

غزل

ای جان من جانان من توئی طبیب جان من | کی رسد داروی توی تو رضا بر قتل من
تو جگر من لخت کردی باز پنهانی ز من | ای تو خبر از ما نگیری زنده مدفون لاش من
نقش الف قامت توئی تو لا نمود از ما د من | ما در پدر حالی توئی نزدیک تر از دل من

غزل

روی تو رسیابر تری افگند شعاعی بهتری
یوسف شاه گدای در گهت دروازه رحمت واکن
بسحرم آمدی جانان پریشان ساختی رفتی
نیم شب نقاب بیداری عاشقان برداربرای
حجاب نور پوشیدی بخون ما جواز کردی
بیدلان عاشق بیخود کردی بحسن دلربا کردی
که شبنم بحرم بختی سینه عاشق باغ در ساختی
رقیبان شاد مان گشتند که خاص درگاه راز باشند
که تیر حسن برپای مرا آورد داد بے تا سے
که خنجر غمزه داری درون من گداز کردی
یوسف شاه تو غوطها خورد که دریای مثال بودی

رو به نقاب پوشیده که شما جمال خود من
لایق شهنشاهی تو ئی بنگر سوی حال من
هنوزم مخمور مستی زیر تو سوختی رفتی
جمال خود جلا کردی عاشقان را سوختی رفتی
گر تیغ ابروی داری جگر خون سوختی رفتی
گدای درگهت بودم با امید سوختی رفتی
بیک خلوت سیراب کردی بسیلاب سوختی رفتی
بعد از وصل شاهان گشت بحیرت سوختی رفتی
نه صبر خواب و خور دارم گدا را سوختی رفتی
کشتی تو عید قربانی شهیدان سوختی رفتی
زنجیر عشق بند کردی بهجران سوختی رفتی

غزل

زور لب بے چلین جنبش بر آمد ٭ زتاثیر قوت مصنوع بر آمد ٭ نقاشان بحیاب نقش کردی ٭
نقاش بیچون لاثانی بر آمد ٭ زعشق خود النسان دادی ٭ که معشوق در جهان یکتا بر آمد ٭
علاالهم جمال وصفت تو ئی ٭ زتو گاه عاشقی معشوق بر آمد ٭ به ظاهر صورت لیلی نمودی ٭
جمال تو از درون بیرون بر آمد ٭ زیوسف حسن خود ظاهر نمودی ٭ زبت انکار زلیخا چون بر آمد
که یوسف حسن را افزون کردی ٭ زلیخا نقش را ایمان بر آمد ٭ نگاه یار همراه یا موسی بود ٭
که لشکر قبطیان بپال بر آمد ٭ چه دروازه ناسوت واکردی ٭ به محبت کنت کنزا امواج بر آمد
گهی ما را باحسان شاد کردی ٭ گهی خنجر بدست خون بر آمد ٭ یوسف شاه قالب زخاک آفریدی ٭ سفر در هر دو جهان افسوس بر آمد ٭

غزل

عاشق جانان شدم پروای سوختن هیچ نیست
رشته رشته جان گداز گشت حاجت اظهار نیست

زخم زخم جان شدم در کوی جانان میروم
از هر طبیب پرسیده‌ام سوای وصل یار نیست

از کنار خود برآمد عاشقانه بوی دوست
نیم شب هاهو سرار داز دریای خالی نیست

رمز عشق مخفی نماند عاشقان شیدای دوست
راز ظاهر کرد منصور حاجت قربانی نیست

دردمندان حال دارم از غم هجران کباب
سر برهنه سینه چاک از خلق هیچ عار نیست

از رمز یار آگاه شدم پروای مجلس هیچ نیست
هر رگی آواز دادی حاجتی رباب نیست

ز دریا نور پیروان گشت نصیب شاه نقشبند شد
غلام نقشبند هستم بظاهر چشم حاجت نیست

یوسف شاه هستی الم داری نذر دیدار دوست
در ره جانان فدا شد هیچ وصل یار نیست

غزل

فلک یارو به مقصد یکسان شد ٭ رخ نصیب بیدلان شد ٭ نسیم صبحدم عنبر فشان شد

گلان روئید مستان عاشقان شد ٭ جمال بیچونی گون گون عیان شد ٭ از و با تاج شاهی معشوقان شد

هر که غافل از خدا او خودنما شد ٭ بقا جانان نصیب عاشقان شد ٭ پیر و یاران زیبا آشکار شد

خریداران یوسف بیش گران شد ٭ یوسف شاه ناسوت فانی بیتقا شد ٭ بقای یار نصیب واصلان شد

غزل

در قدرت قادر نوشته بود عارض شد
ملک و جن و انس ز تدبیر عاجز شد

ز حسن دلربا ماه جبین رمز شد
صاحبدلان بند قفس گشت عاجز شد

محبوس یار گرد گرفتار دام شد
عاشق مثل پروانه کباب گشت عاجز شد

ساقی جام یقین نوشاند مست شد
سیر الله بود که از وحدت عاجز شد

منصور از عشق خود منسلخ گشت محو شد
فرق دشوار گشت از انا الحق آوازه شد

مقام منصور معیت بود در علم حق او محو شد
تجرید او را حاصل گشت از انا الحق آواز شد

منصور واصل بود که قربان یار شد — در کوچهٔ دلدار از خود رفت عاجز شد
جلوه نگار کرد عاشقان کشتگان شد — خنجر بخون آلوده ز آواز عاجز شد
عارف ز معلا از مدهوش خو بیهوش رفت — او خود بیچون را گفت زاد راک عاجز شد
یوسف شاه مبارک باد که محبوب غمخوار شد — من و ما نور رفت ز مخلوق تو ها جز شد

غزل

نور جمال دیدیم سرگردان اد شده — در فکر وصل عمر تمامی گذر شده
هر که هجران زخم کرد دل ناسور شده — طبیبان را بعلاج اد مقصور شده
زیر تو نیم شب بیدلان در صلح شده — صباح وصل نیست بے تمنا صحا شده
کوثر نصیب شهدا گشت عاشق حوران شده — خون ایشان زیور حوران غوش خریدار شده
نور چشمان پیغمبر شباب اہل جنت — ایشان مالک کوثر که تاجدار شده
ہر دو ملت صورت انسان بے امتیاز شده — فرق احمد لقبران کرد ممتاز دار شده
گویا منصور یا انا الحق بر سر دار شده — منصور غرقاب فنا فی الله وصل یار شده
علما حکم جاری کرد واقف این راز شده — شبل منصور گشته گشت زنده راز دار شده
تیغ معشوق کشیدی عاشقان کشته شده — خون خود کرده تسلیم فدا یار شده
یوسف شاه دام ازل بسته گرفتار شده — غالب تقدیر بر تدبیر کے رہا دار شده

غزلیات ہندی

قلم قدرت نے لکھدیا کون مٹا سکے اوسکو — کوئی راضی یا نہ راضی ظہور ہوا اوسکو
جبکہ صنم وہ بن گیا یہ جا کر دیا اوس کو — یہ جانتا نہیں سکو ماسوا اوس کو
عالم محیط قدرت کامل رشان تعظیم اوسکو — تدبیر سے ہارا عاجز کیا ہے مقابل اوسکو
بیدلان لیکر کو پایا نہیں دیکھے اوسکو — غواصان بھی غوطہ کھایا نہیں پایا اوسکو

جس نے ساقی کا فی پیا ہے وہ ہوشیار نہ ہو سکا
نہیں آتا اوس کے نگاہ میں ماسوا اوسکو

کسی کی بصر کی طاقت کیا ہی جو دیکھے اوسکو
دل جسکا ہو گیا تاراج سچ ہے دیکھنا اوسکو

جس نے اسرار کو چھپایا بہتر وا ولی اوسکو
یوسف شاہ ہو گیا اسکا نگر سکا اوسکو

غزل

یار کی یاری سی کام رکھتا اس سی بہتر کیا ہی
خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے دوسرا دلبر کہاں ہے

گر تم تمام جہان پھر بن گے ایسا یار کہاں ہے
اوس کے دروازہ کے گدا سی کوئی بہتر کہاں ہے

معشوقان بہت سی ہو گئے ایسا دلبر کہاں ہے
بادشاہان کل اوس کے محتاج ہیں دوسرا شاہ کہاں ہے

بہت سے صیاد ہو گئی ایسا صیاد کہاں ہے
جو اوس کے قید میں ہے دوسرا مزا کہاں ہے

قافلہ کوچ رو میں ہی تیرے ہمراہ کہاں ہے
کوئی پہونچے کوئی ہی پیچھے تیرا سامان کہاں ہے

معشوقان خال و خط رکھتی ہیں ایا نیت کہاں ہے
جو کہ معشوق خدائی رکھتا ہی خال و خط کہاں ہے

جو کہ الفت رکھنے والے تھی وہ رہی کہاں ہیں
کسے بے الفت اسوقت چاہتا اوس سے نادان کہاں ہے

یوسف شاہ دوسا اوس سے پھرتے تھی وہ چھوڑتا کہاں ہے
امید دیدار کی دھر اوہ دکھاتا کہاں ہے

غزل

فرقت جانان سے جگر خون کو سکھایا اور
اگر یہ راز کسی سے کہوں خفا ہوتا ہے اور

میرے سی خوش کچھ خفا میں کیا کہوں یارو
میرے کو قید میں کر دیا نہیں چھوڑتا یارو

میرا علاج کسی طبیب نے نہ کیا یارو
میرا علاج جسکو آتا نہیں کرتا یارو

میں کیا انگار میں جل رہا ہوں نہیں پوچھتا یارو
میرے جلنے سی وہ راضی ہیں بھی راضی ہوں یارو

میرے کو داغ دیا ہے میں ہوں خاموش یارو
اگر یکبار میں گردن خنجر مارتا ہے یارو

جو بسیار ساعت کے میرے نزدیک ہیں نہ دیکھا ہوں یارو
نہیں رکھتا جسم و صورت نہیں دکھتا یارو

وہ ہمیشہ مجھکو دیکھتا ہی شرمندہ ہوں یارو
بصیر بصر میں بیٹھا یا نا خوش ہوتا ہی یارو

یوسف شاہ کی عمر گذری بہت افسوس ہی یارو
اوسکو نشگین آسیہ جہت سی وہ دیتا ہی یارو

جو میرے دلمین قوت تھی وہ دلربا لیگیا
موت دشمن پہلو مین تھی وہ اپنا کام کر گیا
رحیم النسا اوسکا نام تھا رحیم نے رحم کر گیا
مقابلہ کون کر سکے حکم حاکم نے کیا
جانی کیا دور چلے گئی مین نا امید ہو گیا
یوسف شاہ دلیر زخم تھا اب تو ناسور ہو گیا
مژگان بخون آلودہ تصویر کسو کی
تقدیر کے محضر مین جو لکھا تھا ہو گیا
چہرۂ زیبائی پر بر دو نقش تصویر ہے کسو کی
حسن کے باغ مین دیکھا عکس آئینہ کسو کی
پرستش ظاہر صورت زہر قاتل ہے کسو کی
بسمل بیمار کیا دام عشق جسکو ہووے
یوسف شاہ بیمار وصل تصویر صنم کی

غزل صیاد نے کام کر گیا میرے سے شکار لیگیا
نا تیر دوا عقل طبیب کی وہ قضا لیگیا
وہ مستحق بہشتی حق نے مقدار لیگیا
کل انبیا و اولیا رضا تسلیم لے گیا
دلون پر داغ عجب دیا نقش حجر ہو گیا
یہ ہجران ناموجب کر گیا صبر دوا ہو گیا

غزل جواز قتل کر گیا تقصیر کسو کی
انصاف کوئی کرینگے ز تقدیر کسو کی
نقاش حیران ہو گیا یہ تحریر کسو کی
دل پر گئے بغمزہ غمزہ سے کسو کی
تبان آذری کب دستگیر کسو کی
اس قید سے کب رہا ہوی زنجیر کسو کی
نقاب حجاب چہرۂ رخسار کسو کی

غزل

دل شیدا فدا ہوا کیا ہے ÷ جو لٹایا اوسکو سزا کیا ہے ÷ آگ ہجران جلا دیا مجکو
یا الٰہی تیری رضا کیا ہے ÷ ہمین ڈہونڈنے آیا دانی تیری ÷ تو نیکتا ہے یہ گدا کیا ہے
درد پنہان مجکو دیا کس نے ÷ یا الٰہی اس درد دوا کیا ہے ÷ تیرے محفل کے خون بہا کیا ہے
ہم کیا ہمنے اسکو جزا کیا ہے ÷ مجنون عاشق لیلی کیا کس نے ÷ مصنوع آئین صانع بنا کیا ہے
لاش پڑی بیکفن ہمین خون ناحق دہار اوسکو ÷ ایسی مرد یکو کون جانے اوسکو جلا دیا ہے ÷ جو کہ تصویر بنا دیا وہ مصور کہاں ہے

کوئی جوہری نہ پہچانا اوسکی تصویر کیا ہی ÷ یوسف شاہ فیض کے میدا ئمین کیا ہوا آجہک ÷ نگاہ جانان میرے طرف ہی بادشاہ کیا ہی ÷ یوسف شاہ وصل کے گدا تیرا ÷ مولا چاہی تو بادشاہ کیا ہی ÷

غزل

باغ مین دلبر کے گلان تر بہ تر پیدا ہوا
اس کعبہ مین صنم کے بلبلان لاہوت بازا ہوا
میر صدا فراق سی گوناگون امواج پیدا ہوا
ناسوت کے پردے سے دروازہ لاہوت وا ہوا
اس یار کے محفل سی سفر در وطن پیدا ہوا
دریا مین غوطہ زن کو صدف مین درر پیدا ہوا
اس علم کے دفتر سے یوسف شاہ نصیب حرف ہوا
اس یار کی محبت سی زنگارنگ اسرار پیدا ہوا
اس یار کے پرتو سی دلمین ہی قمر پیدا ہوا
اس یار کے جلال سے خون جگر پیدا ہوا
اس عشق چمکانے سی دلمین بھی ثمر پیدا ہوا
مجلس در انجمن سی کنار مین یار پیدا ہوا
ظاہر جمال یار سی دلمین سبر پیدا ہوا
اس آرزو کے باغ مین صنم تیرا پیدا ہوا

غزل

ذوق شوق لکو دلایا کسنے ÷ دل دیوانہ بنادیا کس نے ÷ صبر و آرام کو لیگیا کس نے ÷ مجھکو وحشی بنادیا کس نے ÷ آتش عشق سلگایا کس نے ÷ عاجز پروانہ جلایا کس نے ÷ فلک یاور کو کردیا کس نے ÷ فلک ہمراہ مجھ سے کیا کسنے ÷ اپنا چمن بنادیا کس نے ÷ سوے مردیکو جگایا کس نے ÷ حصہ قسمت کو کردیا کسنے ÷ میری قسمت امید لکھا کسنے ÷ معشوقان بہت سی بنایا کس نے ÷ اصل معشوق پہچانا کسنے ÷ انسان آئینہ کردیا کسنے ÷ شب قدر دلکو بنایا کس نے ÷ یوسف شاہ دلکو سنوارا کسنے ÷ تجکو غنی بنادیا کس نے

غزل

آدم دنیا آباد کیا ÷ دنیا نے جاے نہ دیا ÷ آدم اولاد کو چھوڑ دیا ÷ صفر سے پہرتا پہرا ÷ دنیا ہی جا بی وفا ÷ کس کے ہمراہ نہ رہا ÷ معشوقہ چھوڑ دیا عاشق نے ÷ عاشق پہرتا پہرا ÷

هوش افلاطون کے اوڑ گیے ٭ تدبیر نے کچھ نا کیا ٭ جب غمزہ یار نے مارا ٭ قضا سے پھرتا پھرا ٭
وطن اصلی مین پادشاہان ٭ گدا سی کم ہو رہا ٭ جاہ و جلال کو چھوڑ دیا ٭ بادشاہ پھرتا پھرا ٭
جسکو اجل پہونچا گیا ٭ پھر پیش و پس نا رہا ٭ تدبیر بہت سا کچھ کیا ٭ قضا سے پھرتا پھرا ٭
دوستان جانی جو اوسکی تھی ٭ وہ کوئی اوس کے ہمراہ نا رہا ٭ مال و اولاد کا عشق چھوڑ دیا ٭ وہ پھرتا پھرا ٭
جو پاکدامن چلا گیا ٭ وہ خوش تھا ہو گیا ٭ یہان سی جب چلا گیا ٭ خوشی سے پھرتا پھرا ٭
عمر عزیز نکل گیئی ٭ قالب سی جان ہو گیا ٭ وہ افسوس در پیش ہوا ٭ عمر واپس نا پھرا ٭
یوسف شاہ ہو گیئی فانی ٭ کسکو خبر نا رہا ٭ جو کہ فانی فی الذات ہوا ٭ وہ پھرتا پھرا ٭

غزل

اوسکو آئینہ لا دیا کس نے ٭ قالب پھر روح دل لگیا کسنے ٭ اپنی چمک دکھا دیا مجھکو ٭
گدا کو شاہ بنا دیا کس نے ٭ مردہ زندہ مین بسایا کس نے ٭ خم ابرو تیر چلایا کس نے ٭
خانہ صنم نشان دیا کس نے ٭ دل ہمارا ہاتھہ مین لیا کس نے ٭ سیاہ چشمان نگاہ کیا کس نے ٭
زلفون کے دام مین پھنسایا کسنے ٭ مہر و جفا اختیار کیا کس نے ٭ دل دیوانہ بنا دیا کس نے
یوسف شاہ عشق مین پھنسایا کس نے ٭ تجھکو امید دیدار دیا کس نے ٭

غزل

قاصد جاؤ کہو جانان کو مین فراق مین رہا ٭ کبھو نقاب گہ سی بے نقاب اب تو ظاہر نہ رہا
آتش ہجران بہت گرم ہی رونے ہی سنہر نہ کیا ٭ مثل گدا در بدر پھر رہون آرام نہ رہا
دل ہم پا گیا جادو کیا عاشقان مست ہو گیا ٭ طبیب شانیکو مرض عشق پہچانت نہ رہا
کباب کی پاس جو وہی آرتی خوندار نہ رہا ٭ کس سے کھون راز پنہان لائق اظہار نہ رہا
دل دیا جب نزدیک رہا پھر کوئی نزدیک ٭ نعمت جاوید جسکو ملا دسہ النعمت نہ رہا
مین راتدن علم دفتر کو یاد ضبط کر رہا ٭ نقش الف خوب جم گیا دوسرا حرف یاد نہ رہا

مین رہا اندن کوشش کیا یار دیکھنے نہ دیا
وعدہ امید کو دیر ہا جب تک قیامت نہ رہا

تیری دلبر کا ہاجر خاک ہون اب عشق نہ رہا
نگاہ جب دو رحم کیا مین زندہ حال نہ رہا

شاگرد اوستاد ہوگیا اوستاد شاگرد ہوگیا
شاگرد اوستاد جب ہوگیا اوسکو اوستاد نہ رہا

یوسف شاہ بیس گیا قفس مین بادار نہ رہا
تقدیر کاتب نے لکہا تہا کلا صیاد نہ رہا

غزل

تیر مژگان صنم خورد عاشق رنجور ہوا
اشک آنکھون سی جاری ہوگیا ناسور ہوا

اسکو علاج طبیب کیا عاجز ناچار ہوا
جو کہ ازل سے گر گیا کس کو مقدور ہوا

موج دریا نے جو مارا عاشق مغرور ہوا
ہو ذات وہ ہوگیا رنگ گونا گون ہوا

جسکو ہجران آلودہ کیا ناسور ہوا
رہبر معشوق سی جب ہوگیا مقتول ہوا

یار تلوار کر گیا عاشق مسرور ہوا
شق القمر معجزہ ہوگیا مشہور ہوا

ساقی پلایا جو پیالہ عاشق مخمور ہوا
مزہ بے مثل ہوگیا عجب ظہور ہوا

فراق یار نے دیوانہ کیا مدہوش ہوا
قالب عارف مثل تنور جو عجب خوش ہوا

تجلا یار بے نقاب جو عجب نور ہوا
کوہ طور سرمہ ہوگیا موسی مخمور ہوا

جامی عاجمندان نقشبندیان ہوا
حریم دوست کہ مختار شاہ خواجگان ہوا

یوسف شاہ نفس بیدر ہوگیا مضموم ہوا
فرقان احمد کو جو دیکہا عجب مشکور ہوا

غزل

انسان آئینہ خدا تہا مجہہ کو معلوم نہ تہا
رنگ کثرت بیرنگ سی تہا مجہکو معلوم نہ تہا

ہستی چون بیچون مین تہا کسکو معلوم نہ تہا
حد ظہور بیحد سی تہا مجہہ کو معلوم نہ تہا

گنج مخفی سی وحدت عین حقیقت ہوگیا
گرچہ اجمال سی تفصیل تہا مجہکو معلوم نہ تہا

معمار آفرین بر مصور ایسی تصویر کیا
کوہ طور دل کو بنایا مجہہ کو معلوم نہ تہا

ہستی انسان قدرت مین تہا نقش و نگار تہا
اس سی تقادیر کا ظہور تہا مجہہ کو معلوم نہ تہا

دلکو معمور کیا اس نے قدرت رب تھا یہ راز کن کو معلوم تھا
اگرچہ تھا مظہر انسان مجھہ کو معلوم نہ تھا

شعلہ نور دل پر گیا دل کو بھی نور کیا
یار کی شمشیر مین فتح تھا مجھہ کو معلوم نہ تھا

معشوق لایا حمایل سا تھہ اسکا ثانی نہ تھا
چاند کا طلوع ایر سے تھا مجھہ کو معلوم نہ تھا

یوسف شاہ وصل کے میدانمین نابینا ہو گیا
دلمین بھر وہ رکھا تھا مجھہ کو معلوم نہ تھا

غزل

یار نے شب قدر کر گیا وہ بے اسرار نہ تھا
جان ہے جان سب ثنا خوان تھا مین ہوشیار نہ تھا

عمر کٹی یار بلانمین مین بے راز نہ تھا
خال جبین بھی دکھایا مجھہ کو قرار نہ تھا

راز دل کس سے کھون مین کوئی سنتا نہ تھا
تڑپ وجود مین ہو رہا مجھہ کو قرار نہ تھا

دام شدید مین پھنسایا کون صیاد مجھکو
تقدیر نے تدبیر سے جنگ کیا کوئی رہا دار نہ تھا

میرا وجود سب زخمی ہو گیا خوندار نہ تھا
فریاد کردن مین کسو کی یارب بے اسرار نہ تھا

اپنی قسمت کو کیا کہون کو نسی کاتب نے لکھا
اسکے سینے کو کوئی سلطان کو اقتدار نہ تھا

احمد نزدیک ازل تھا سوائے یار نہ تھا
دو نو جہانمین لاثانی الیساد یدار نہ تھا

مژگان آلودہ خون کر گیا پیراز نہ تھا
بہانہ قضا و قدر کیا بے اقتدار نہ تھا

اہ افسوس یوسف شاہ اس درد کا دوا نہ تھا
شعلہ آتش کے آرہے مجھہ کو قرار نہ تھا

غزل

یار کی محبت نے بند کیا اوسکا چھٹنا مشکل
قالب کو آگ لگی اوسکا بجھانا مشکل

جسکو سینہ جب پھوٹ گیا اوسکا جڑنا مشکل
ساقی نے آگ لگایا اوسکا بجھنا مشکل

پھر ویران فصل نوبہار اوسکو بجنا مشکل
باد خزان آگ لگایا اوسکا بجھنا مشکل

جسکو فلک نے زیر کیا پھر سدھرنا مشکل
ہوش و حواس کو آگ لگا اس کا بجھنا مشکل

جو کوئی گیا عشق دریامین نکلنا مشکل
رنگ گونا گون آگ لگایا اسکا بجھنا مشکل

یوسف شاہ کیا شور و شر مچگیا اسی بجھنا مشکل
آخر صدی آگ لگایا اسکا بجھنا مشکل

غزل

جوہر آلودہ ہے شمشیر طرح بسم اللہ
اوسکو لایق اور سزاوار ہی شروع بسم اللہ
اوسکا معشوق کمر باندھا بطرح بسم اللہ
قصد کعبہ کا تو کرتا ہے کہو بسم اللہ
خال جبین بر سر سین کو تسے کاتب نے لکھا
ازل نقاب اوٹھایا جب کہا بسم اللہ
دل و زبان پر جاری رکھ یوسف شاہ بسم اللہ

فتح یابی کا نشانہ ہے شمشیر بسم اللہ
جو کہ بر ہر سورہ لکھا ہے خنجر بسم اللہ
قدم رکھا بالائے عرش رہ نما بسم اللہ
تیرے صنم کو دیکھائیگا شعاع بسم اللہ
حدود و حرام حلال باندھا بطرح بسم اللہ
کوئی سلطان کیا مٹائیگا تاثیر بسم اللہ
تیری مقصد کو پہونچائیگا شمشیر بسم اللہ

غزل

حسن گلشن مین جانان ہی تو بہلائے بلبل
کوئی صیاد کیا پکڑتا ہی جو پالے بلبل
باغبان اپنی گلستان مین جب رکھا بلبل
کوئی مسیحا کیا پہچانتا ہی درد داغ بلبل
عشق نے پروانہ جلایا بے اختیار تہا دل
اوجہالا ہوگیا طور پیک یار ہی دل
کون پہچانتا ہی یوسف شاہ پنہان انہ دل

باغ مین جسکو خزان ہے تو اوٹھالے بلبل
مرغزار اپنے مین چھوڑا کون اوٹھالے بلبل
جنگل کو چھوڑا کے باغبان کے حوالے بلبل
نقاش نے نقش جب مارا دیوانہ جلال بلبل
دور بہت نظر ہے جلاتا ہے پروبال بلبل
رکھا باغبان نے اجالیمین گل و لعل بلبل
وہ پہچانتا ہی میرے راز کو جو پالے بلبل

غزل

سزاوار عشق پروانیکو فدا یار ہوا
سفید رخسار معشوق کیا عجب صباح ہوا
عشق منصور جسکو ہوگیا بے جان ہوا
مجازی عشق زلیخا راہ حقیقت ہوا
جو کہ تقدیر مین نوشتہ عجب ظہور ہوا

اشک عاشق سی بار دیدہ مثل دردان ہوا
زلف سیاہ مثل شب ہوگیا آرام ہوا
جو کہ گویا بہ انا الحق حیہ عجب راز ہوا
خدا نے یوسف کو ملایا واصل بحق ہوا
حق تقدیر نے تدبیر کو مٹایا آخر مقصود ہوا

جوہریان جوہر یہ کاپایا ہیرے ہے ثانی ہوا | نور احمد کو خدا نے کہا یا لاثانی ہوا

راز معشوق جو پایا نقشبندیان ہوا | حقیقت حال سے خبر ہو گیا شاہان ہوا

یوسف شاہ خود نابینائی سے دل ناصو ہوا | جو کہ کاتب نے لکھ چکا ہے وہ ظہور ہوا

غزل

حاضر کر تم گناہون کو ؛ کہ وقت تو یہ باقی ہے ؛ غنیمت شمار یہ وقت کو ؛
کہ راز یار باقی ہے ؛ کہا منصور انا الحق کو ؛ کہ رمز عشق باقی ہے ؛
نکوئی دیکھا شبہ اوسکی ؛ دیدار اس یار کی باقی ہی ؛ فدا کوئی ہو گیا تیرا ؛
خیرا اس خون کی باقی ہی ؛ درد عشق علاج پڑا ؛ پھر علاج اس یار کا باقی ہی ؛
مصور کل بے نشان ہو گیا ؛ مصور مافات باقی ہے ؛ یوسف شاہ کو کوئی نہین جانتا
یار کا چاہنا تجھکو باقی ہے ؛

غزل

تنا کریم اوسی رکھو ؛ کہ وقت تو یہ باقی ہی ؛ کہا منصور انا الحق کو ؛ کہ رمز عشق باقی ہی ؛
سبھی حیران فنا ہونگی ؛ کہ ذات اللہ کی باقی ہی ؛ کہ آدم آئینہ اوسکو ؛ کہ مظہر ذات کامل ہی ؛
نہ تہا نام و نشان کوئی شہ ؛ کہ نور احمد مقدم ہے ؛ فدا جب ہو گیا عاشق ؛ ثواب مشفقو کو لایق ہے ؛
عاشق معشوق ہوا خلوت ؛ نکوئی اس راز سے واقف ہی ؛ سبب موجود مصنوع کو ؛ کہ کل مہر و کے تابع ہی ؛
جو کہ مرغوب ذات سے رہتا ہے کہ رب مشتاق آیا ہے ؛ چار یار مانند کواکب ہی ؛ دین احمد کی رہنما وہ ہی ؛
دن قیامت قاضی اعدل ہی ؛ ساقیان کوثر کو چار یار ہی ؛ نقشبندی ظاہر با خلق ؛ با باطن راز با رب ہی ؛
مظہر قرآن مبین احمد ہی ؛ شافع مختار آیا ہے ؛ یوسف شاہ کر سہر ناسوت ؛ سفر اصلی تو باقی ہے

رکن اسلام چلیگیا وقت آخر ہو گیا | غزل | اوسکے پیالہ سے در الناف افتری ہو گیا

خوش نصیبہ دنیا مین تہا کہ فیض عام کر گیا | | نعمت بہشت سے سرفراز و اصل بحق ہو گیا

مبارک روز پیر کا تھارا ہی بقا ہو گیا
اوقات معمور یہ عبادت ہاتھہ سی سنجا گر گیا
امیر اکبر لشپت و پناہ اس ریاست کا تھا
نیک بخت اولاد اخفاد چھوڑا خوش نصیبہ ہو گیا
آسمان نزول رحمت کیا زمین تازہ ہو گیا
دستونکا دل کباب کیا یا خوش لقا ہو گیا
شرق تا غرب تمام زمین ہمہ ویران ہو گئے
زمین و سما کل موجودات قبول فنا کر گیا
باغ دنیا تر و تازہ آخر خزان ہو گیا
بندگان اپنی گناہون سی سر مشار ہو گیا
یوسف شاہ کیا دعا کرتے تدبیر عاجز ہو گیا

دوستان سب تڑپ ہی رہ گئے پہ وہ وہ ہو گیا
کیا بد نصیب ہی مروان حاتم بقا ہو گیا
پر تو شمس چلے گیا شہر بے مزا ہو گیا
باپ کے اعادات پہ وہ چلی زندہ حال ہو گیا
رشید الدینخان سنجا کیا بیت الحرم دلان تازہ ہو گیا
لوگ ملاقات اوسکی چاہی ملنا مشکل ہو گیا
دار دنیا ہمہ فانی اللہ باقی ہو گیا
باغ دنیا ہمہ فانی اللہ باقی ہو گیا
پیغ دنیا اوکھڑ گیا وطن اصلی دار البقا ہو گیا
قطرہ رحمت اوپر پڑا عفو گناہ ہو گیا
دعا و دوا تاثیر گیا تقدیر اغلب ہو گیا

غزل

ہوا الٹ گیا ہجران غم دکھایا مجھکو
کون ہے صیاد نے شکار کیا میری جانی مجھہ سے
کس سے کہون راز نہان عقل پریشان مجھکو
مخفل بکتب طبیب ہوا تدبیر ناچار مجھکو
خوش نصیبہ با در پدر پیش کش بھی صالحا
خوش نصیبہ میری جانی معصوم دنیا سی گئی
اوسکی تعریف کون لکھہ سکی وہ دولتمند سعادت بحساب
میرے مجلس کے زیب گیا اب گود مین لیون کسکو

صالحہ اوڑگئی بجلی انگار بھیکا مجھکو
کون چھڑائی اسکی بہند سی پہر جانے نہ مجھکو
سینہ پارہ پارہ کیا آتش ہجران مجھکو
تاثیر دوا کو لیگیا تحریر تقدیر مجھکو
مکان بہشت مین بنا یا وہ بیت الحمد مجھکو
حساب و کتاب سے پیر و احباب چھوڑا مجھکو
طوطی زبان سی ستاتی تھی بسم اللہ مجھکو
قرآن پڑھتی وقت تڑپتی گرتی پڑتی مجھہ کو

یوسف شاہ کیون عبث روتے تیر چلایا کسنے / قضا بہانہ کر گیا غمزہ مارا مجہکو

غزل

میری جان گئی مین بجان رہا ÷ پہر افسوس غم جانانی رہا ÷ زخم زخمی میری جان ہوگئی
پہر اس دردسی بے علاج رہا ÷ دور سفر مین میری جانکو چہوڑا ÷ پہر آنا اوسکا دشوار رہا ÷
صالحہ کی سیر جہان مین رہا ÷ اوسکی حال سی مین آگاہ نہ رہا ÷ روح دل قالب مین کیا ہوگیا
دلربا لوٹہ لیا تو پہر نہ رہا ÷ راتدن عمر قفس مین رہا ÷ غم جانیکا نقش دل پر رہا ÷
صالحہ کے غم دریا ہوگیا ÷ لوٹ مارا مجہکو ترنا نہ رہا ÷ صالحہ اب تو نزدیک میری تہی
رب کے جلد حکم سے وہ دور رہا ÷ یوسف شاہ عمر آہ آہ مین رہا ÷ ملاقات اوسکی لقا مین نہ رہا ÷

غزل

کیا نور عجب پیدا ہوا خانہ معمور کیا / ہمکو خوشی جب دکہایا پہر نور دور ہوگیا
کس سی کہون راز پنہان مجہکو قبول ہوا / ہجران تیر مجہکو مارا جب نور دور گیا
مصور کیا عجب تصویر اس مصور کو کیا / وہ تہا صنم یا دلربا دلون کو لوٹ لیگیا
جانی دنیا کو لذت مارا حساب چہوڑ مجہکو گیا / مکان بہشت مین بت الجمد ماہتاب کو دیکر گیا
طوطی بہشت بہشت کو رفت پہر کچہہ خبر ندیا / سیر بہشت مین کرہا حساب سی پاک ہوگیا
کوئی مسافر دور سی آیا ہم سے بیزار ہوگیا / دیکہا دنیا کو ایک نگاہ سے جلد جلد ہوگیا
جانی جلاد میرا تہا قتل جواز کر دیا / جمال ہمکو دکہایا پہر حکم رب سے گیا
ہم کون سے نام سے پکار زیادہ پہر سکہنے ندیا / جو نام محمد احمد اللہ تہا ساتہہ خود لیگیا
یوسف شاہ کیا سی تو جہ صیاد گہات کر گیا / علاج دشوار میری جانیکو جان صیا لیگیا

غزل

میری خون ہجران سو کہایا جب گیا احمد رضا / ای محسن قدیم با فیض عام مجہکو بخش احمد رضا
مجہکو رونا گہیر لیا جب یاد کہا احمد رضا / قبلہ حاجات بر آر حاجت احمد رضا

بہت دعائین مین کرلیا محنت عظیم اوٹھا لیا — قبول نہین کرتا خدا کیا نصیب احمد رضا
حیران پریشان ہوگیا قبول ہنین ہیری دعا — مین سرگردان پھر رہا بدبخت نصیب احمد رضا
مجھکو گناہ نے گھیر لیا کیا دیکھتے ہیرے گناہ — تیری رحمت مجھکو بس حاجت مزار احمد رضا
یوسف شاہ با دعا مین تیری در پہ ہو نِ پڑا — تیری حبیب ہیرے وسیلہ ماحیہ غم احمد رضا

غزل

قتل ما جائز رکھا دشمن تہا احمد رضا — پشت و پناہ میری حبیب ہی تو ملا داحمد رضا
فرقت ہجران سوختہ خون دل ہیرے غریب — ای قبلہ حاجات سرار حاجت احمد رضا
کیا غضب نازل ہوا ہیرے غریب پر الغیاث — بیٹھون کہان جاؤن کہان مین ہو ڈ ہونڈون کہان احمد رضا
کوئی مسیح کیا جاتا ہی پیٹ مین غم با دا ہوا — کوئی نہین اس درد و اسوا دوا احمد رضا
ای خالق ہر دو نو جہان کر مستجاب ہیری دعا — یا مجیب وای قریب ہو جاؤ رفیق احمد رضا
ہیرا حال کچھ کم نہین دد بست ایوب جو تیری ہے — ہیرے حال سے تو خبر ہے صبر دیوا احمد رضا
یہہ زمانہ کیا چلا ای کوئی نہین کام پر آتا — دوستی الفت اوڑ گیا کب دوست رہا احمد رضا
اس وقت کی پیران مقرر کیا بیش قرار روزگار — لوگ دی رہی دعوت ردی لیے معلوم بھی ہی خدا کی رضا
لوگ دلیری دعوت ردی اوس سے پہونچا چاہئی معاش — مال حلال معلوم ہوا بیشک لو کہا د خدا بھی رضا
جو کوئی مرید اسوقت ہوا نفس امارہ بڑھ گیا — غرور کے دام مین آگیا پھر دور ہا خدا کی رضا
بہت اسوقت ہین پیٹ کے واسطے — آگ دوزخ پیٹ مین ڈالے چھوڑ دیا خدا کی رضا
شاہا اعمال یوسف شاہ کو گھیر احباب نہین تو دعا — دامن جیب مین ڈالا مین اوسکی غلام احمد رضا

قطعه

فتح نصرت آمدہ از آن جناب — مشکل ما کرد آسان آنجناب
دشمن قوی شیطان بود پایمال گشت — وسیلہ ما محمد بود پشت و پناہ او گشت

غزل

غافل است از حق پرستی اغنیا — دامان خواہی ز صحبت اغنیا

این دنیا مذموم کردی اغنیا
نفس امارا قوی کرد این دنیا

وقت حاجت گروی نزد اغنیا
بر خدا کن اعتماد نه اغنیا

باسلفت عالم ولی را نفرتی ز اغنیا
زنده دل را مرده کردن اغنیا

گر سخاوت پیشه گردد اغنیا
روز محشر مایه همراه اغنیا

چون زکوة او فرض کرد بر اغنیا
از پی منع حرام مال اغنیا

خدا آباد کرد این دنیا با اغنیا
خدا کرد آباد این دنیا اغنیا

گشت موصوف با صفت او اغنیا
فیض رسان گشت مطلب اغنیا

یوسف شاه گفت مال دام اغنیا
تو دل خود بسته کردیا این دنیا

مولانا جامی

کی فخر اند قبا ہے شاہی آمد
بتوفیق عبد الله ہی آمد

یوسف شاه

کی توفیق خدا ما را عطا کرد
ہمین توفیق شہنشاہی مرا کرد

عبید الله تدبیر مرا گشت
او تدبیر ما موثر خدا گشت

که تدبیرات اسباب از خدا گشت
کی کل محتاج توفیق خدا گشت

یوسف شاہ بہ ہنر تقوی از خدا گشت
کی وہ مہربان شد فیض مرا گشت

دیگر

یار کسے کہنے پر مین چلا میریکو ڈر کیا ہی
اوسکی رضا میری قضا میریکو ڈر کیا ہی

یار جسکی دوست کسکو بنا تو بادشاہ کیا ہی
تمام جہان دشمن بنی اوسکو ضرر کیا ہی

یار کسنے نگاہ سے دور پڑا اوسکو اوٹھنا کیا ہی
تمام جہان اوسکی دوست ہی کسی ملک کہان ہی

یار کی غم ہے جسکو مارا دوسرا کہان ہی
عشق دریا مین ڈوبگیا پہر نکلنا کہان ہے

آگ ہجران نے جلایا اوسکو علاج کیا ہے
وصل جانان اوسکو شفا دوسرا علاج کیا ہی

یوسف شاہ ہوگیا غنی دوسرا اغنا کیا ہی
بانی بقا مین ہوگیا دوسرا اپنا کیا ہے

عدل عالی بر خبر ے جبل قلم	لولاک و نار وے	ظلم عالی مد بری جبل قلم
از میثاق آمد چون او ظهور از ان قلم کن تو کن طن کردی نصیب از ظاہر من	[illegible]	چن از و آمد ہم ظہور از ان قلم چن تشفی افضال لنگر یہ نصیب از کا
قدیمی ذات جل و علا وحده نہ کس شبہہ باد نہ او شبہہ با کس ہر کہ قایل با این آیات نہ شده منزه پاک از حلول وحده لم یکن کفواً احد ز خدا انسان بزرگ در موجودات ہستند محتاج گشت موجودات بہ ہیکان گر احدیت وحدت واحد مترادف آمده یوسف شاه توام معروف کردی	دیگر	اول و آخر ظاہر و باطن وحده لیس کمثلہ شیئ وحده انکار کرد ز قران وحده افتراح محذورستان وحدلہ تغیر کرد این آیات مثل لہ روز ے پاکیزه روز وحدلہ نیست جائے و نہ مکان وحده الفاظہ سہ دال مدلول وحدلہ ہادی اختیار وحده لہ
خالق کل جہان شد وحده ہست معبود مسجود لہ وحده قدیمی ذات شان عظیم وحده علو جناب خطاب حق وحده ہست بیچون و بے چگون وحده گر چہ لاہوت از مقامات لہ	دیگر	وارث ملک لا شریک لہ موجودات گشت کل ثنا خوان لہ شریک ہست در ذات وحدلہ زبان قاصر گشت ز تعریف لہ موجودات کل مظہر خاص لہ عرش تا فرش لا مکان لہ

کل فانی ہست باقی وحده — بصر نیست در ذات وحده له
عبادت کرب لہا ابلیس — مقرب گشت نزدیک وحده له
مقرب بود در ملایک ابلیس — سجود آدم فرمان وحده له
رجیم گشت طوق لقب ابلیس — ابا آورد ز حکم وحده له
مومنا در بہشت وا کردند — کلمش پاک مفتاح ز وحده له
بیدلان واصل جانان گشتند — ذکر تشں لا اله الا ہو
یوسف شاه کر تو عشق تر داری — فانی تو شو در ذات وحده له

غزل

درین دنیا چه می بینم رفیق خود نمی دانم — اگر بوستان گلزار است سوا جانان نمیدانم
نه سیر طائر دارم نه زیر خود نمیدانم — اگر اقسام صیقل بود نبودی مثل جانانم
تغیر در علم دانم تغیر نیست جانانم — اگرچه دو علم باشد کہ مظہر کل ز جانانم
نه مثل ناشر یک بینم نه از فردوس رضوانم — زیر و بالا ماه رویان دانم کہ حسن او ز جانانم
نه الہام علم الله لاہوت نه جای نه مکان بینم — بہر جانب نگاه یکسان ندیدم روئے جانانم
قدیمی قادر ذات ہست ہمیشہ ہست جانانم — بذات گرچه موجود ہست نباشد جسم جانانم
یوسف شاه نگاه کجا داری کی ناظر ہست جانانم — که حال سا کرا دارم بجز ہستی نمیدانم

آدمی طہارت کیوقت یعنی بعد پیشاب پاخانہ کے یہہ دعا پڑہنا۔ بسم اللہ نویتان استنجی من النجاسۃ اور پاخانہ کو جاتے وقت کھڈیان پر چڑہتے وقت یہہ دعا پڑہنا۔ اللہم انی اعوذ بک من شر الخبث والخبائث۔ یوسف شاہ کہتا ہی شریعت کی بات علیحدہ ہی یوسف شاہ کا یہہ قول ہی اللہم اخرجتک من ہذہ النجاستہ۔ وضو کرتے وقت۔ نویت ان توضو رفع الحدث ولاستباحۃ الصلوٰۃ۔ یوسف شاہ کا قول یہہ ہی کہ منہہ دہوتے وقت پڑہی ہی۔ اللہم انی اسئلک ان تبیض وجہی فی الدنیا والآخرہ

ہاتھ دھوتے وقت پڑھے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ
پاؤن دھوتے وقت پڑھنا۔ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔ پاؤن کے انگلیانکا
اور ہاتھہ کے انگلیان کا اور ڈاڑہی کا خلال کرنا۔ ڈاڑہی اور انگلیانکا خلال کرنا خواہ وسط
وضومین ہو یا ابتدای وضومین یا آخر وضومین۔ یوسف شاہ۔ کرم یا بخشائی بر حال ما؛
کہ ہستم اسیر کمند ہوا؛ نفس امارہ قوی تو کردہ؛ عاجزم عفو گناہم کردہ؛ یوسف شاہ
علیش دنیا ہمہ خزان کردند؛ کاش کہ انوری تو خبر باشی؛ جوہر شناس رفتہ؛ دراین
زمانہ بے قدران گشتی؛

مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب انام خطاب از شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ صادق علیشاہ
پر جو واقعات گذری ہین اونکی تفصیل یہ ہی کہ قبلہ گاہ میرے پانچ تولہ جو کی روٹی شام کو کہاتے تھے
اور دنکو روزہ۔ عشا کی نماز پڑہ کے پہر دن تک مراقبہ مین رہتے تھے۔ بعض وقت مجھکو اپنی بازو سلاکر
کبھی میری منہہ پر اڑا دیتے اوسوقت خلوت مین رہتے تھے۔ جب پچھلی پہر رات ہو جاتی تھی تو میری
سینہ پر ہاتھ رکھکر خوب زور سے سینہ کو دبا دیتے اوسوقت مین کانپتا تہا۔ جسوقت میرا ٹیکا نکالے
مین بالغ تہا۔ اوسوقت تین مہینے تک کہانا پانی نہین دیتے بہت حرارت گرمی کی چڑہ جاتی
تھی کانپتا بھی تہا ایک بازو سے دوسری بازو پر ہوتا جاتا تہا۔ جنکی ہم نام لیوا ہین یعنی مولانا جیو میان
عبد الحکیم صاحب کے مزار پر زیارت کو گیا۔ اول رات کو ایک شخص دعوت کیا وہان کہانا کہایا ہو
اور دن کو کلام شریف پڑہتا تہا اور رات بازوی مزار مبارک سویا کرتا تہا۔ اوسوقت ارادہ ہندوستان
کا تہا۔ آدہی رات کو حضرت کا دست مبارک قبر کے باہر نکلا اور دکن کے جانب جانیکا اشارہ کیا۔
جتنے دن وہان رہا ہون۔ کہانا نہین کہایا پانی بھی نہین پیا اور ایسا بھی واقعہ میری پر گذرا کہ
بتاریخ ۲۷ رمضان آدہی رات کے بعد اجالہ سفید ہوا سامنی گونڈنیکا جہاڑ تہا اوس کی اوجالہ سے

دانہ گونا ہیکا نظر آئی وہ اوجالہ تہوڑی دیر تک رہا وہ شب قدر تھی جو اللہ نے دکھایا۔ آگے تین سال تک ربیع الاول ربیع الثانی مین ہر طرف مولود کا آواز آتا تہا یعنی حضرت سید الانام کے نعت کا غیب سے آواز آتا تہا ایکرات پانی پڑنے لگا مین باہر نکلا تو پانی نہین تہا ۱۰ تاریخ رجب ۱۳۱۱ھ جسکو گذر کر دو برس چار مہینے ہوئے تو دہلی دروازہ کی طرف سے ایک جمعیت عظیم پیدا ہوئی اوسمین انگریزی رسالہ بھی تہا اندازا چہہ ہزار جمعیت ہوگی بڑی ڈاڑہیان والے کالے ٹوپیان اونکے سر پر اور ہاتہیون پر سوار تھے معلوم ہوتا تہا کہ اونمین چار قوم کے آدمی ہین جنکو تفصیل سے لکہا جاتا روہیلے۔ عرب۔ مغلون کے جہوکرے انگریز کے سپاہی کے مشابہ تھے وہ تمام لوگ تلوار کہینچکر میرے اوپر حملہ کرتے تھے۔ یہہ صدمہ بعد نماز تہجد دور ہوا مین ہوشیار تہا یہہ معاملہ حجرہ کے اندر ہوا۔ شاہ سعد اللہ صاحب اور مولوی عثمان صاحب یہہ دونون میرے سامنے تلوار کہینچکر کابلی لنگیان باندہی کہڑے ہوئے تھے اور دالان مین اولیا لوگ تھے بعضے سفید جبہ پہنے تھے اور سر پر سفید شملے تھے اون اولیاء اللہ مین سے جن کے ہم نام لیوا ہین یعنی مولانا میان جیو عبد الحکیم صاحب کو بھی مین نہین پہچانا اور اپنی قبلہ گاہ کو بھی نہین پہچانا شاہ نقشبند صاحب کالی گودڑی سر پر ڈالے ہوئے دالان کے کونے مین کہڑے تھے اونکو پہچانا اور یہہ واقعہ قریب ایک برس تک رات اور دن کو آوازان ہوتے تھے اگر باہر جاؤن تو بھی آوازان کرتے تھے رات اور دن نیند نہین تھی اگر نہانیکی حاجت غنودگی مین ہوجاتی اوسوقت نہالیتا راتدن حزب البحر اور سورہ مزمل وغیرہ قصیدہ و اسماء اللہ و دیگر اسماؤن مین سے گذرتے تھے اور لکہو کہا شعبدہ کرتے تھے دیول کو سامنے لاتے تھے اور سورج کو بھی کہینچا تہا ایک دن تین پہر کو عصر تک ایمان کے تصوف کے احوال قیامت کے اور بہت سے بحساب سوال کرتے تھے اور مین اوسکا جواب فی الفور دیتا تہا بہت باریک سوالات تھے رات کو کاہو کے کپڑے پہنتے تھے اور بڑی بڑی شیران تھے ایسا کہ اللہ کے نزدیک ہمارا اتہا

انصاف ہوتا ہا ایسا بھی کہا جنیت ہی مین کیا ہم شیر ہی مین جنگل کیا تو بہاگ گیا اور یہہ کہا کہ ہما
پاس ایسا شیر ہی مین نے جواب دیا ہم قرآن و محمد رسول اللہ کو وسیلہ کہتے ہین اور ایک جو ق
آدمی ہستی کے کپڑے پہنی تھے اور کہی کہ ہم فقیران ہین مین نے کہا ہم پیر ہی اور حریف ہی یہہ سنتی
ہی بہاگ گئی اور ایسے شعبدی بہت سے گئے اور گروہ فقیر لوگ کی آئی سفید کپڑے سفید ٹوپیان
پہنے تھی اور کہتے تھے خدا تمہارا گہر سلامت رکھی تمہاری حاجت برلادی تمہارا ایمان سلامت
رکھے جہان اگلی بزرگان تھی خدا اونکا تمہارا مرتبہ کردیا اوس کہنے سی جی خوش ہوا اور
شعبدہ والون کے صدمہ سے میرا سینہ سوگ گیا زندگی کا بہروسہ تہا اللہ کی عنایت اور مہربانی
سے ایک شخص میری روبرو سفید کپڑے سفید ٹوپی سر پر نورانی چہرہ بیٹھا تہا اور اوس کے
لباس و چہرہ موافق دوسرا شخص تہوڑے فاصلہ پر پیچھے بیٹھی تھے اور یہہ کہتی تھے یا حنان
یا منان۔ یا دیان۔ یا سلطان۔ یا سبحان۔ اور بھی اسما کہتی تھے میرے پر پہونک کرتے
جاتے تھی اون کے پیچھے ایک عورت بیٹھی تھی ساونلہ رنگ تہا دیدہ بڑی موٹی دانون کی تسبیح
ہاتھ مین تھی اوسپر پڑہتی جاتی تھی ہاتھ اوٹھاکے دعا کو بھی میرے واسطے مانگتی تھی اوس وقت
شفا ہو گئی اور میرے کو ہمارا معاون نے چیا ڈالے تین پہر رات تک دنیا مین جیسی چھوکرے
ہین ویسے نہ تھی دو چھوکرے خوبصورت لنگیان اور ٹوپیان پہنکر تلووں کے نیچے بیٹھے تھی سفید منہہ
دودہ کے سرکا پانچ چہہ شخص میرے نزدیک تھی اوس کے بعد بارہ چھوکرے گھونگر و بال ہے
قطب کے طرف بیٹھی تھے ایسے شکل والے بارہ چھوکری مقابل اون کے بیٹھے تھی یہہ جنوب کیطرف
تھے یہہ الفاظ کہتی تھے ایک گروہ نے کہا یا سطوا دوسری گروہ نے کہا یا نعوا۔ صابراوا
یا ترا۔ یا الغوا۔ ربطوا۔ واصلوا۔ ہم کہتے تھی ایسا ہاں چہلکاتے تھی مین نے
پوچہا کہ یہہ کیا پڑا ہی وہ کہی مقامات مظہری ہی ایسا بہت اسما پڑہتی تھے بعضی وقت جب

ایک جا تے تھی میرےکو پوچھتے تھی مین اوسکا الفاظ و معنی بتادیتا تہا اور ایسے الفاظ بہت سے عمدہ عمدہ بولتی
تھے دل اور روح سے ہی خفی ا ر اخفاف وہ گروہ دیکھتے بولا ہمنے تو بہت بند کرنے تصرف رکھا ہی تمہارے
دلمین اگلے بزرگان مانند دو سے نے بولے تمہارے ہتیار بند کرنیکو تصرف دیا ہی تمام تصرفات جو
تم دعا کرینگے خدا قبول کریگا یہہ پانچ عالم امر مین ایسا درد اوٹہا جیسا بچھو کاٹے سے ہو گیا اور دونون
شانون مین بھی جھنکار پیدا ہو ادالان مین ایک گروہ بڑے بڑے جوان مداری فقیرون کی
مانند باندہی تھے ڈاڑہیان بڑ تھی اور دشمن کرتے تھے یعنی پاؤن زمین پر مارتے تھی دو چار دفعہ
ڈاوین پستان کے زار نیچی ب رگ نکال دیتی تھے اور رگ نکالنے سے مجھی بہت ایذا ہوتی تھی بعد
ولے رگ سے پوچھتے تھے کہ اس شخص کا کیا مرتبہ ہی وہ کہتے تھے رگ جواب دیا کہ ماسلف مین جو
بزرگان فلان فلان گذری ہین ویسا ہی انکا مرتبہ ہی اور رگ نے میرے نازک جای کا بلیان
لیا مین پوچھا یہہ کیا ہی وہ کہا ہم تمہاری جورہی۔ تین رات میرےکو جذبہ آیا مین نے اللہ کو اور مخلوق
کو ایک کردیا بعدہ اللہ کو خالق ٹہرایا اور مخلوق کو مظہر ٹہرایا اور ماسلف کے بزرگان جو گذرے
ہین اونکی وحدت الوجود بھی ہی جیسا کہ ہمارے پر گذرے اور یہہ بات نہین ہی کہ اللہ ہمارے
مین حلول کیا ہی یعنی ہمیشہ ہما رے مین ہی۔ ایسا کہنا آیات حدیث کے خلاف ہی اور ایک شب
سیہ کو ہتا ڈالے سے میر اقط ب کے جانب اور پاؤن جنوب رویہ تہا اونگلیان یعنی پاؤن سے
دم نیچی حلق تک آئی اور حلق ریہر پاؤن تک لگے مین نے پوچھا یہہ کیا ہی وہ جواب دیا کہ زندگانی
مین جو فنا یقا ہوتا ہی یہی ہی دلمین کچھ بات لایا وہ پہچانتے ہین یا کوئی چیز کاٹا وہ بھی پہچانتے
ہین اور ایکدفعہ نماز مین د یدہی بازو پر جیسا کوئی آدمی بیٹھے سے ریکا معلوم ہوا مین نے توجہ کیا
وہ دفع ہو گیا۔ اور یہہ بھی ہو انماز مین حلق مین سانپ ڈالے ہوی کاٹتے تھے۔ سلام پہیرتے
ہی دفع ہو گئے۔ اون آواز ون کے سبب سے قوت باطن بہت پیدا ہوا اور یہہ بھی تعبدہ ہوا

کہ شہادت کی اونگلی سیدھی طرف نماز مین پلٹ جاتی تھی تو تمام اونگلیان پلٹ جاتی تھی اور جو وہ اونگلی شہادت کی کھڑی ہوجاتی تھی تمام اونگلیا کھڑی ہوجاتی تھی اور اون واقعات اور شعبدونکا حال مفصل لکھون تو لاکھہ اونٹ کے بوجہہ سی نہ ہوتے تھی اور ایسے آوازین جو مجھی سنین گئین اگر گھر بہ گھر سنی جاوین تو قسم بخدا تمام لوگ خوف سے باولیان مین گر پڑینگے اور ایسے بھی آوازین ہوتے تھی صمیمون جھون - ہمایون میمون - یہہ ہمارا بھی اعوان لوگ کہتی تھے یہہ معلوم نہین کہ اللہ کیطرف کے موکل ہی سورہ مزمل کے یا حزب البحر کے آج ۹ تاریخ ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ تک آوازین اور وسوسہ ڈالاتے جاتے ہین اون آوازون سے مجھی لرزہ ہوتا ہی اور ذکر شغل کے جو مقامات ہین اور کھینچتے ہین اور پیشاب پائخانہ بند کرتے ہین صفرہ اوپر دماغ کے چڑہاتے ہین اور جو نماز عبادت کرتا ہون اوسکے الفاظ خلاف بولتی ہین جس سے میری نماز اور عبادت مین خلل ہوتا ہی اور یہہ بات پر خوش ہوتا ہی کہ نماز نا پڑہنا لوگون سے لڑو اور غیبت کرو جو لوگ سیر ہین نماز مین عبادت مین اور خالی وقت سامنی لاتے ہین ذکر کیوقت اور اللہ کو اور رسول کو اولیا اللہ کو بد بولتی ہین جب اسکا شعبدہ اور عمل چلتا ہی بھی ہو یا عورتین ہو یا مردان ہو باتون کے اوس کے بدلاتے ہین اور ڈھول ہو یا نقارہ ہو اوسی باتان مخالف کرواتے ہین یہہ باتون سی عبادت مین خلل ڈالتی ہین ہر وقت وسوسہ ڈالتی ہین اور عبادت مین چھوٹی آواز کو بلند کرتے ہین اور بلند آواز کو چھوٹی کر دیتے ہین اور جس وقت مین نماز مین ہو یا خالی وقت دم روک لیتا ہون اوسوقت اوسکا عمل نہین چلتا اور یہہ مضمون جو لکھا ہون جو صاحب بلاخطہ فرماوین گے تو دعا فرمانا میرے حق مین کہ خدا اسکی بلا دفع کرے یہین پہچانا کہ اور یہہ دشمن ہمزات یا شیطان ہی اور اوسکا جو عمل ہی رطوبت کے سبب سے ہی اور صفرا اور رطوبت بہت و بلغم یہہ پیدا کرتا ہی اور مضمون جو لکھا ہون قرآن کی قسم ہی جو مسلمان ہی شک نہ لانا اعتبار کرنا اور یہہ بھی قسم کہتا ہون مسلمان ہو یا کافر ہو یا یہود ہو یا نصاری ہو تو اسکی مکاری کے سامنی انسان

کی مکاری خشمن کے موافق ہی اوس کی مکاری کے سامنی بیت ۔ دشمن خدا ورسول اولاد بر جسم گشتی
وسوسہ پیشہ اور دشمن دین گشتی ٭ جو دشمن قوی ہی وہ خناس ہی جو ایمان خراب کرتا ہی وہ خناس ہے
جو کوئی امن چاہتی ہین اس بلا سے امن چہینا جو کوئی دعا مانگتا ہی امید کی رحمت چہینا ۔ مترجم فصوص نے
لکھا ہی اور نقل کیا ہی عبد الکریم جی بی سی ۔ عبد الکریم جبلی ایسا کہتے ہین کہ عناصر جوہر بے کیف ہے
اور کہی ہین کہ عناصر کا عرض ازل ابد ہی یوسف شاہ معنوی جواب دیتا ہی کہ عناصر عالم خلق ہی اور
بے کیف نہین ہی اور عرض دو قسم پر ہی ایک قسم یہہ ہی جیسا آدمی کی سیاہی یا سفیدی اسکو قایم
بذات کہتی ہین جب آدمی مر گیا تو وہ رنگ نہین رہتا ہی یا علم صفت عالم کی ہی عالم مر گیا تو وہ علم
نہین رہتا ہی ۔ اور دوسرا قسم یہہ ہی عناصر ازل ابد عرض نہین ہو سکتا ہی کیونکہ ازل کو ابتدا نہین
ہمیشہ ہی اور ابد کو انتہا نہین یہہ عناصر طول عرض رکہتا ہی جیسا پانی ہو یا مٹی ہو یا آگ ہوا اس کو
فنا ہی اور آدمی اس سے بنا ہی ۔ اور آدمی کو بھی ابتدا انتہا ہی یہہ عناصر اللہ کا عرض ٹھہرا ہی تو اسکو
فنا ہی تو اللہ بھی فانی ٹھہرا نعوذ باللہ من ذلک مترجم نے ساتوین باب مین دل روح سری
خفی اخفا یہہ پانچ کو عالم امر کہتے ہین یہہ بے کیف ہین اللہ تعالی نے بلفظ کن پیدا کیا اللہ نے
آدمی مین امانت رکھا ہی اس سے ذکر و شغل ہوتا ہی ۔ مولوی یوسف شاہ معنوی کہتا ہی کہ خالق نے
پیدا کئی ہین یعنی اللہ نے اور یہہ مخلوق ہی تو مترجم نے اخیر مین یہہ بھی لکھا ہی کہ آدمی مرجاتا ہی
روح بھی ساتھہ جاتی ہی مسلمان ہو یا کافر ہو روح جسم سی جدا نہین ہوتی ہی تکلیف ہو یا راحت
ہو جسم پر اور روح پر گذرتی ہی کوئی شخص قبر پر مسلمان ہو یا کافر ہو مردہ پہچانتا ہی کہ فلانا شخص ہی
ایسا حدیث مین آیا ہی کہ حضرت رسول خدا تشریف لیجاتے تھی ابو جہل کی قبر راستہ پر تھی
حضرت نے فرمایا اب مزاجکو کیا حال ہی صحابیون نے پوچھی یہہ پہچانتا ہے آپ کو حضرت نے
فرمایا تمہارے سی زیادہ جانتا ہی ۔ اگر تم بولتے ہین جو آدمی مرجاتا ہی روح ساتھ رہتی ہے

اوسکو خدا بولتے ہین وہ روح کافر مین بھی ہی جو مسلمان اور مستحق عذاب ہے اوسمین بھی ہی یہہ لوگ دوزخ مین جائین گے تو خدا نے بھی ساتھہ جائیگا نعوذ باللہ سبہاں مترجم نے روح کو عالم امر مین داخل کئی ہین تو یہہ آپنی تناقص کیا ہی وہان حادث کہتے ہین اور یہان روح اللہ کو لیے ہین تو روح حادث ہی اور آدمی بھی حادث ہی حادث حادث کو دیا صحیح اسمانی فرشتے رسول خدا سے تین سوال کئے وہ قصہ لکھنا طول ہوتا ہی تو حضرت نے دو سوالونکا جواب دیا تیسرا روح تہا اوسمین تامل فرمایا حضرت جبرئیل نے اوسیوقت یہہ آیات لایا۔ ويسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربي یعنی روح اللہ کے سے پیدا ہوئی ہے اور آدمی کی زندگانی اسی روح سے ہی جو ہر بے کیف ہی اور اپنی گھر کو بھی آتی ہی اور اقارب کو بھی جاتی ہی اور آدمی مرگیا وہ روح سیر کرتی ہی تو خدا کیسا ہوتا ہی ایسا کہنا کہ روح آدمی مین یا خدا ہے خلاف شریعت ہی آدمی کی روح کو خدا بولنا خلاف شریعت و آیات حدیث ہے بولنے کو سب کا اختیار ہی۔ بیت

یوسف شاہ روضۂ گلشن ہے جاوید بہشت ؛ اندرین خانہ تاریک نشینم چہ کنم ؛

رباعی

یوسف شاہ طالب خدا گشتی	کہ دیدم آشنا در خود
بہر سوئے نظر کردم	ندیدم ما سوا در خود

رباعی

رضنا قسمت الجبار فينا	لنا العلم لله علي مال
لان المال يفني عن قريب	ولكن علم باق لا يزال

تمت تمام شد کار من نظام شد — بتاریخ ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۳ ہجری

بیت خواجہ حافظ رح

ساقی حدیث سرو گل ولعل میرود	این با صبا ثلاثہ غسال میرود

مولانا مولوی یوسف شاہ معنوی خطاب صادق علیشاہ مالک قاصد مختار رہبران میرود۔ این ثلاثہ پاکان دشمن خناس میرود۔

عمل مولوی یوسف شاہ معنوی برای مقاصد دینی و دنیوی

معوذتین یعنے قل اعوذ برب الناس و برب الفلق (۳۰۰) اور آیہ کریمہ وقل رب اعوذ بک من ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔ (۳۰۰) مرتبہ اول و آخر ۱۱ بار درود شریف پڑہکر عمل مذکور پڑہین براے دفع آسیب وسحر و دفع جمیع امراض پڑہکر دم کرین بفضل خالق انس وجان شفاء کل حاصل ہوگی۔

خدا و رسول کہ چون دشمن خناس گشتۂ
وسوسہ ہیشہ او دشمن دین گشتۂ

ضمیمہ

جسنے پیدا کر گیا ہے اوس سے دور پہرتے تو کیون | خاک سے وہ پیدا کیا ہے پہر غرور کرتے تو کیون
الوان نعمت وہ دیا ہے سرکشی کرتے تو کیون | نابود باروح کیا ہے پوجہہ بت کرتے تو کیون
جسنے معشوق تجھکو دیا ہے اوسکی عشق چھوڑتے تو کیون | ساقی میخانہ وہ ہے پیاسہ پہرتا ہے تو کیون
حاجت برآر مختار وہ دوسرے کے پاس روتے تو کیون | نزدیک تو ہے جام ساقی سینہ خشک پہرتے تو کیون
یوسف شاہ سیراب ہوا ہے آزرو پہرتے تو کیون | یار ہے نزدیک تو از یار دور پہرتے تو کیون

کہینچا قلم میم اول ظاہر ہوا نور محمد صلو سلام علی محمد | میم دوم بالا عرش ظاہر کیا تصویر محمد صلو سلام علی محمد
پہر ہر طبق کہینچا نقش مبارک شاہ محمد صلو سلام علی محمد | جو کتب تہا یا ملل منسوخ کیا تلوار محمد صلو سلام علی محمد
نور سے وہ پیدا ہوا وحدت مقام محمد صلو سلام علی محمد | عجب اوجالا دو جہان مین کر گیا نور محمد صلو سلام علی محمد
کیا لکھیگا کوی قلم نعت بیحساب سردار محمد صلو سلام علی محمد | عجب نقاش زیبا کیا آئینہ صورت محمد صلو سلام علی محمد
محرم راز حرم یہہ راز مبارک محمد صلو سلام علی محمد | بہیجے گیا پیش کش درود امیر جبار محمد صلو سلام علی محمد
کامل نقاش بنایا دلبر نور محمد صلو سلام علی محمد | نقاش تا ہنر ظاہر ہوا سنگت گیا ساتھ محمد صلو سلام علی محمد
ہمراہ ملائک یا خدا بہیجے درود علی محمد صلو سلام علی محمد | دین اگر چاہتے ہو تم کرو سو درود علی محمد صلو سلام علی محمد
یہہ زمانہ ہے آخر کسکو نہین خوف خدا امت محمد صلو سلام علی محمد | شرم سخا انصاف وعدہ گیا نزدیک نہ زبان محمد صلو سلام علی محمد
نفسی نفسی ہو گیا دوستی وفا بہی اوڑ گیا امت محمد صلو سلام علی محمد | فریب و جہوٹ حرام آغاز چاہو مان رب محمد صلو سلام علی محمد
یہہ زمانہ کیا چلا کوئی دستگیر کسیکو نہین محمد صلو سلام علی محمد | لوگ ہو گئے دنیا پرست اور چھوڑا راہ سردار محمد صلو سلام علی محمد

یوسف شاہ مغز پکایا کون ہے عاشق سردار محمد صلو سلام علی محمد
صاحب غرض لوگ ہو گیا پہر مین پکڑا دامن محمد صلو سلام علی محمد

غزل

جو کہ معشوق اس حجاب کے پردہ مین تہا | روح الامین کو بہی وہان پر کچھ مقدور نہ تہا
نور احمد بذاتہ نور محمود مین تہا | ہر دو لفظ جدا ہے فی الحقیقت نہ تہا

تجلی یار نے دیکھا یا وہ کوہ طور مین تھا
کوہ طور سرمہ ہو گیا موسی باہوش نہ تھا

جو کہ مقصود رب ظہور نور احمد کا تھا
کلمہ پاک مین معشوق عاشق بھی از یک جدا نہ تھا

ظرف العین کہ نزدیک تر قاب قوسین کے ہوا
عاشق معشوق واحد ہوا پھر کچھہ دوئی نہ تھا

جو کہ ہادی شریعت باطریقت شاہ نقشبند ہوا
راہ رسول مین اکمل تھا منزل حق دور نہ تھا

نگاہ شاہ ہمیشہ جو لامکان مین تھا
لفظ اللہ نقش دل تھا وصل حق دور نہ تھا

زیبا لباس تشرع نقشبندیان کی ہے
شہنشاہان جہان تھے قرب حق دور نتھا

از باطن کا جو حاصل کیا وہ دل سے تھا
نحن اقرب مین نگاہ تھا راز حق دور نہ تھا

یہ عجب طایفہ جلد رو پہونچ لامکان مین تھا
قالب زبان بیحرکت روح بیجولان نتھا

جو کہ اسرار ربانی شاہ سعد اللہ مین تھا
فیوضات وہ مثل دریا از خدا جدا نہ تھا

شاہ سعد اللہ کا مرتبہ قطب الافراد کی تھا
مختص بروح رحمانی قطب حق دور نتھا

فیوضات شاہ پیر اکمل غلام علیشاہ سی تھا
سینہ شاہ دریا فیوض غرق رحمت لقب سے دور نتھا

نقشبندیان ظاہر با خلق باطن بار از مین ہے
پنہان راہ سے قافلہ کو پہنچا یار راہ حرم دور نتھا

مغز علوم ظاہر از باطن یہہ سب قران سی ہے
روز محشر حق باطل کے جدائی فرقان سے دور نتھا

بیشک یار سے بھی جلد پہونچا قوسین کے تھا
عاشق معشوق واحد ہو کیا اسکو معلوم نہ تھا

یوسف شاہ فکر گناہان بے حساب سے تھا
قطرہ رحمت اوپر پڑا ہونا بھی دور نہ تھا

غزل

اول آخر ظاہر باطن صفت نور نبی
بنود مکان و مکین بود وجود نور نبی

سرور کائنات معدن اسرار ربی
ایجاد شوکت دارین سبب نور نبی

معراج موسے بکوہ طور بلند انی تو
لی مع اللہ کہ وقت بود واصل نور نبی

نہ عجب گشت لولاک تاج نبی
ہم شفاعت کوثر رحمت مبارک نور نبی

سرو بوستانهٔ وحدت آئینهٔ نور نبی — هر دو جهان نور گرفت از بهر نور نبی
سر تا قدم معطر بود سید شاه نور نبی — ز فرش تا بالائے عرش مقام نور نبی

یوسف شاه تو جمال دید و بود نور نبی
کوہے گناہ تو خشک کرد یک قطرہ نور نبی

غزل

تا شد دنیا دار الفنا رفتن آخر دار البقا — ساکن بهشت آدم حوا بیرون آمد از لقا
مهمان آدم در دنیا رفتن آخر دار البقا — آدم کجا دنیا کجا آدم آباد کرد این دنیا دنیا جا رفتن آخر دار البقا
قارون با گنج و غنا ویرانی آمد از کجا — چون پادشاهان موت و فنا رفتن آخر دار البقا
چه انبیا چه اولیا خاصان درگاه خدا — چون دید دنیا دام ما رفتن آخر دار البقا
نے شاه ماند در جهان نے آسمان یابد قرار — نے شمس مه ماند ضیا رفتن آخر دار البقا
تخت سلیمانی کجا شب و روز رو دو ماه را — تابع طیور جن و هوا رفتن آخر دار البقا
سکندر بحشمت مال و جاه نار و نکرد تیر قضا — روئے زمین او بادشاه رفتن آخر دار البقا

دانست یوسف شاه کجا علام شیخ سعدیا
تا در داو شد لا دوا رفتن آخر دار البقا

غزل

اگر تو عشق نه داری نشان کن لامکان او را — الف بر لوح دردکن نخواهی ما سوا او را
بده ساقی شراب عشق که باشد مست تر باقی — آئینهٔ ما شفاف او کرد مرآ او در برنگ خود را
چه نسبت صورت خاکی که عاشق بر جمال یاے — اگر چه صورتم خاکی ولے داد عشق ما را
اگر چه ما عدم بودم نگاه مهر گرد ما را — پر بیرویان ز دنیا گشت که حسن داد یار آخر
با آواز خوش لحان مطرب آرد جوش محفل را — نه صبر خواب خور دارد که دارد عشق جانان را
اگر سالک مکمل بود بصیر و بصیر یک باشد — سخن مستان کجا داند که باشد طفل مکتب را

متاع از دوکان عشق خریدم باجگر خونے | | اگر ظاهر کنم این راز شتر آرو برقس اورا

یوسف شاہ الفاظ شوہر تو فی معنی زر بتن ریختن
اگر خوانے بذوق شوق بجال ارند اہل اورا

غزل

سوائے دور کن ہر دم بیاد یار شو بیہوش | | دنیا دانہ ام شد بذکر یار شو بیہوش
دوئی راخود بدہ سازی شہود پکتا پوتس باہوش | | قیام دین و دنیا شد کہ طہٰ لسین لقب باہوش
وجود عارف رباب شد یقین جام نوش مدہوا ست | | رگ جان مثل تاران شد بآواز ملک بیہوش

یوسف شاہ احباب دور رافتند
کہ از باز گشت نیا مدہوش

غزل

تقدیر بظہور اثر کرد پریشان شدم | | خال جانان شو وار گشت گرفتار شدم
تیغ معشوق کشیدہ عاشقان کشتہ شدند | | خون خود کردہ تسلیم کہ فدا یار شدم
دلبر حسن نزدیک کرد ہر کہ خواہان شدند | | منصور راچہ قصور بود بر سر دار شدم
دلبر باہر نگہ کرد بیدلان جان نثار | | نقاب نمودم دم گون گون راز دار شدم
عمق دریائے حقیقت کہ بے پایان شدہ | | اختیار کشتی بدست یار پایدار شدم
صیاد دماز بیانگارد کر صیاد چہ کنم | | کہ از نہان اشارہ کردمالی دار شدم
شب لباس عاشقان عاشقان زندہ شدم | | مردن ماد ر بدر روز بود شب جاندار شدم

یوسف شاہ دام ازل الست گرفتار شدہ
غالب تقدیر بر تدبیر کے رہا دار شدم

غزل

دل مکن شادان ہا سود دنیا | | راہ خطر در پیش اسمت نو کن نگاہ

دل پراگنده تو اے عزیز
رازق مطلق قوی دان کن نگاه

باغ دنیا تازه تزیب بار دو روز
پس خزان ویران کند تو کن نگاه

گرچه آید پیش تو سخت تر بلا
از کسے شو نا امید تزدیک حاضر کن نگاه

جوهر ایمان صبر است گرچه تلخ است در اول
در آخر میوه از خور شنک نیاری کن نگاه

در بدر آنکس و دیار از نگاه خود دور کرد
بر در خود کرد ساکن چون باو کردی نگاه

یوسف شاه دشمن قوی دام دنیا هست دام تو
غم مخور محبوب تو نزدیک کردی تو نگاه

غزل

گهے بالائے وصل تو نشینم
گهے آلوده خاک خود نه بینم

گهے تو قبض نسبت کرد ما را
گهے زنده مردان خود به چنیم

گهے قامت خودی ما را نمودی
گهے خنجر بدست خون بینم

گهے ما را نگاه مهر کردی
گهے آلوده هجران زخم بینم

یار ما در خانه ما کردم فراموش
ازان افسوس هیهات خود نه بینم

گهے شرشار ستم حال ما را
گهے از عمر خود بیزار بینم

یوسف شاه در فکر وصل گشت رنجور
شفاء وصل یار کے وصل جستم

غزل

دل شیدا به تمنائے ما سوا چه برم
آه افسوس ز عمرم بما سوا گذرم

دل نالان مثل پروانه بصحرا چه برم
دل ما را صیاد به بند بقید دام گذرم

تاراج کرد دلبر ما دل بے یار چه برم
مرض عشق دل خون کرده به هجران گذرم

دل ما بدست یار بصبر و آه ام چه برم
پوشیده یار رو به نقاب پریشان چاک گذرم

یار با هم دریک لباس وجود تمیز چه کنم — بر لوح ما قامت یار یگانه حال گذرم

همیشه یاد همنشین با یار ارمحش چه کنم — حال با مثل مصور گشت راز پنهان کندرم

یوسف شاه یار بند کرد سر بالاحیه برم
گوشش چشمان محنت کشید سر در گریبان گذارم

غزل

بر دلم نقش الف کرد سوای یار نکرد — هر اصیاد بند کرد باز رها نکرد

مرا نگه در هر طرف سوای یار نبود — شاید ازل نوشته بود مقسوم دیگر نبود

استاد تعلیم الف کرد حرف دگر نداد — نقاش ما خود دل را صنم دیگر نبود

دفتر علم گرچه بود استاد دیگر نبود — مرا طلب گوهر بود گوهر دیگر نبود

یوسف شاه دام قبول کرد ازین خوشتر نبود
مرا تلاش صیاد بود صیاد دیگر نبود

غزل

صحیح گفته قلم با شاه جانم — که دارم من قلم قدرت نهانم

چون مرزوق در ازل کاتب نوشته است — چه رزق بر قلم موقوف چه دانم

چه مردم بی قلم هم اغنیا است — وجوب رزق بر رحمان دانم

بسیار اقوام رزیل هم اغنیا است — غنی از تاجران چوب دار دانم

یکی را تاج شاهی خدا عطا کرد — هنرمندان و دانشمند او محتاج دانم

ذی روح را رزق بی احسان کفیل است — که رب عالم قوی رزاق دانم

یوسف شاه دانستی رزق از کجا است
خدا رزق میدهد من خوب دانم

غزل

مرا بخشنده ساقی بلقین جام ناولها
خمار از ذوق آسان بود ولے دشوار لها

بباد صبحدم بکشاد رونق عقدہ گلها
زخندیدش بوئے خوشبو غبار دور کرد دلها

بعشق می لباس رنگ همیشه مست حال باشد
نجات یابد ز اغیار که دود افتاد در دلها

دل ما را بدست یار چه صبر و چه آرام هر دم
ندا هاتف ز غیب داد که کوچ کر زند منزلها

بر روز و شب بسیار رفتن آخر منزل بگردابے
چنین گرداب سیلاب شد که وحشت کرد محفلها

اگر گویند رندی من گه رندی بکیال باشد
چه پروائی ز عار خلق توئی مفتاح مشکلها

یوسف شاه قربت خدا خواهی خدا سازی ز بیداری
اشیان لیل و نهار کن که وقت نقد حاصلها

غزل

تبارک بخت یاور دارم امشب
نگاه مهر کرد دلدارم امشب

جمال یار دیدم حمد کردم
بشکر الله مدام سر دارم امشب

مرا بار از خود چون زنده کردی
مرا سرشار کردی ساقی امشب

انا الحق در ازل بود نقش منصور
چه منصور میوه دار کردارم امشب

ز منصور راز پنهان آشکار شد
صدا منصور گشت از رازم امشب

نقاش نقش منصور کرد مشهور
که منصور کرد برادر نقشم امشب

نقاش نقش منصور کرد مشهور
که منصور خون ریز کرد نقشم امشب

شعائے هر طرف حلقه مرا کرد
چه دیدم رو نمود شب قدرم امشب

توئی محسن به نعمت من گدایم
ز احسان ده مرا یک قطره ام امشب

که اسرار راز فاش منصور کردی
که او بردار گشت از سرم امشب

انا الحق در ازل بود نقش منصور
که منصور را جلاد گشت نقشم امشب

یوسف شاه کردی فراهم زنده مردند
پناه اندر بقا دادن اشتم امشب

غزل

مرا خال سیه جانان دگر خال نخواهد شد
هوای زلف دام است این دگر زلف نخواهد شد

مرا عهد میثاق ببستند خلاف وعده نفرمودند
نوشته در ازل ثبت است تغییر تقدیر نخواهد شد

چه تصویر در دل مجنون سوا لیلی نخواهد شد
هزار عاشق شود لیلی دگر نقش نخواهد شد

شریک شود در صف مدینه بیا تا شاه زمی خون ناب
شهنشاه تو بے لشکر بمال و جاه نخواهد شد

چه روی مهرویان دیدم طلوع صانع از زطان
رموز معشوقی دارد دگر معشوق نخواهد شد

مرا نقش ازل در دل خناس شود کجا زایل
از و تحریر مقسوم شد کم و بیش نخواهد شد

زهی طالع سحر خیزان اواز لوح چنگ شد
دزد باد ز میخانه بجز مستی نخواهد شد

لب لعل شکر خارا به حسن محبوبان یکتا
بهر جانب نگاه یکسان دگر سلطان نخواهد شد

یوسف شاه مے ساقیا نوشی اثر زایل نخواهد شد
ز تا تیر دلم مجروح صحیح سالم نخواهد شد

غزل دیگر

هر شب بخیال رفت که صیدم بدام شد
عمرم تمام رفت فراق تو دام شد

عاشق جمال دید سرگردان محو شد
قضا قدر صیاد که صید بدام شد

شمائے عکس آمد زبالا نگاه شد
زنجیر محبت بست که خفتن حرام شد

آتش بر دگلزار که باغ او حرام شد
المنة لله که نگهبان مدام شد

رفتم در کوئے دوست که یابم زروی دوست
نیابم نشان مکان جگر خون مدام شد

هر شب به تمنا وصال رفت مقام شد
طاقت بشری رفت که سودای خام شد

یوسف شاه قدم براه بزرگان گذشته داشت
لغزش چنان گرفت که خادم خدام شد

غزل دیگر

ز اسرار اله دلبر مرا بست
نقاب نو به بود دلبر مرا بست

جمال از نقاب دلبر برآمد
به شکر الله زبان جاری برآمد

چه وقت لفقد حاصل او نبود
ثمر از باغ وصلش او مرا بست

انا الحق نقش منصور کرد دلبر دار
جلا داین نقش گشت او مرا بست

انا الحق نقش منصور را بقا گشت
چه نقش را بقادار دم مرا بست

بجمال خود مبارک باد کردم
چو دیدم کوکب طالع مرا بست

اگر دلبر بچشم خود ندیدم
شعار هر طرف نزدیک مرا بست

توئی دریائے رحمت من غریبم
ز رحمت تو امید وارم مرا بست

یوسف شاه در زندگانی مقرب تو شد
ازین مردن لقا آمد مرا بست

غزل

ملائک عاشق جانان اشک بیزان نه زدند
آدم از خاک برآورد در میخانه زدند

فرمان بردار حرم واقف اسرار ملکوت
سجده آورد با آدم در شکرانه زدند

شکر الله که نگاه خاص به پایان رسید
مبارک باد حوریان قص غلمانه زدند

عشق آدم در ازل بود در میخانه زدند
آدم از خاک برآمد در مستانه زدند

هفتاد دو فریق شدند که هم براه رویم
راه گذار ندیدند راه بیابانه زدند

امانت بار دشوار بود بر زمین و سما
ظلوم و جهول نوشته بود حمل انسانه زدند

مرض عشق جگر خون بیدلان چو شکرد
همچو رخساره دلبران با خزانه زدند

اگر بعقل و تدبیر من براه رویم
تقدیر بیراه عدم که دیک دانه زدند

آتش عشق تا گرم بود نسبت یار چه بود
آتش عشق شعله به سوختن پروانه زدند

اگر دریا عشق بے انتها طالب یار شدم
خنجر هجران بخون آلوده ستمگاره زدند

اگرچه عشق سیلاب بود من طلبگار شدم — یار ما خود بهشت وپناه نزدیک اشاره زدند

یوسف شاه لبس نقاب اشد رخ با یار شدند
یافت امان نه اغیار که ویرانه زدند

غزل

عاشقان در قفس یار گرفتار شده — عشق قتلیست که منصور بر سر دار شده
شمشیر آلوده معشوق عاشقان گشته شدند — کفن آلود مجنون گشت عجب را زدار شده
چونکه معشوق عاشق هر دو که با راز شدند — نه رسول وملک واقف این راز شده
بیدلان گوهر نایاب که سرگردان شده — در بحر راز غوطها خورد طالبان یار شده
هادی ظاهر وباطن شاه نقشبند شده — پرتو فیض جهان گرفت شاه سالار شده
نگاه شاه همیشه تا لا امکان شده — لفظ الله نقش دل بود واصل با یار شده
مجنون عاشق لیلے دیوانه حال شده — لیلی از دست که رفته پشیمان انکار شده
عاشق راز الٰهی چون بیزوال شده — نحن واقرب مژده نعمت جاویدان شده
بیدلان دلبر کامیاب که سرگردان شده — عشق راه توصل گشت عاشق غرقاب شده
حسن یوسف زازل بود ماه کنعان شده — هر دو را رحمت عالم ماه جهان شده
زلیخا عاشق یوسف که بے حجاب شده — عشق هادی زلیخا زبت انکار شده

نابینا بود یوسف شاه سخت حیران شده
فضل حق گشت ز نقشبند مبصر دار شده

غزل

طالب دیدار چه پروا قصر جنات شده — دوائی وصل هیچ نیست که خونخوار شده
درد غم یار که خورده دل ناسور شده — طبیبان را بعلاج او مقصور شده
دام معشوق که عاشق چه گرفتار شده — عشق قتلیست که منصور بر سر دار شده

شمشیر آلوده معشوق عاشقان گشته شده | کفن آلوده خون گشت عجب از دار شده
طالبان گوهر نایاب که پریشان شده | غوطها خورده دریا غواصان پار شده
هادی راه شریعت وطریقت شاه نقشبند شده | در راه حق مستقیم بود وصل با یار شده
بیدلان دلبر کمیاب که سرگردان شده | عشق راه توصل گسست عاشق غرقاب شده
زلیخا عاشق یوسف که بی حجاب شده | عشق هادی زلیخا که تاجدار شده

یوسف شاه در طلب وصل سرگردان شده
نگاه مهر دلبر گردد وصل با یار شده

غزل

خمار عاشقان کردی | عندلیب شیدا کباب رفتی
که سوختن بیزوال کردی | به امید او وصال رفتی
که دام اندر قفس داری | بزنجیر بندیان رفتی
ریشه ریشه جانگذار گردی | بنجس دلربا رفتی
که حسن مالامال داری | صدف پر در غبار رفتی
رموز اندر نقاب کردی | عاشقان قربان عید رفتی
زندگی عیش بیقرار کردی | عاشقان تو در امید رفتی
تو حال معشوقی داری | بیدلان را اگر یه حال رفتی
ماهرویان منظور خود کردی | بدام ناظران رفتی
حقیقت راه از مجاز گشتی | بیدلان وصل حق گشتی
کرشمه نازنین داری | به نور نسیم شب رفتی

یوسف شاه حال جرس داری
بیک نقطه نواز رفتی

غزل

نابینا چشم شدم و بے دلدار ندیدم
قد و قامت نہ طول عرض دلدار ندیدم

نقاب روی کشیدی قرار دل ندیدم
دل ما را بدست بار صبر و قرار ندیدم

شمشیر تو جوہر آلودہ خون دار ندیدم
کمر بستہ بخون من جلاد تر ندیدم

قمریان باغ تو گرفت رہا دار ندیدم
نخل محبت نو نہان بر ظاہر اثر ندیدم

گویا منصور با انا الحق پوشیدہ راز ندیدم
محو در ذات گر نبودی بر سر دار ندیدم

بلبلان دام ازل بست گلہ صیاد ندیدم
گر ندیدی زلیخا نور گرفتار ندیدم

یوسف شاہ از غایت شوق وصل یار ندیدم
تا قیامت نشود وصل دیدار ندیدم

غزل

خال معشوق عجب مخزن اسرار شدہ
زیبا نگار تماشہ عاشقان شدہ

ابروے چشم تو عجب کمان ہلال شدہ
ریز دبالا ہمہ عالم کل خریدار شدہ

حسن معشوق بنظر او بیزوال شدہ
ہر دو عالم بجان خود براو نثار شدہ

عشق منصور ز ازل بود گرفتار شدہ
غوطہ او خورد و فنا فی اللہ کہ فدا یار شدہ

ماہ جبین پریرو عجب صباح شدہ
نہ تاب حسن تجلا قدرت نما شدہ

تیر مژگان صنم عاشقان نشان شدہ
بلبلان گشت شاخ لاہوت کہ فدا یار شدہ

در مکنون نہ صدف طلعت اکناف شدہ
چو نور او شمس و مہتاب جو در حجاب شدہ

یوسف شاہ زخم ازل خورد کہ رنجور شدہ
دوا ہیچ ندیدم مرہم یار شدہ

غزل

بلبل عجب نہ تمنائے چمن چاک شدہ
عمر تمام بسر رفت کہ حیران شدہ

خنجر ہجران خون آلودہ زخم حال شدہ | عاشق را بخون آلودہ پریشان شدہ
عاشقان مے ساقی نوشید فدا یار شدہ | رو بکعبہ آوردہ فنا فی الذات شدہ
شہ سوار کے بیک قدم ملاقی راز شدہ | فرق احد احمد نبود کہ بیکذات شدہ
قرب موسی رویت یار لن ترانی شدہ | رخ دلدار طلوع کرد کوہ طور خاک شدہ
حسن یوسف ز ازل بود ماہ کنعان شدہ | ظہور حق زلیخا دید کفر اسلام شدہ
عشق منصور حقانی بود بر سر دار شدہ | محو در ذات احدیت در حیرت بار دار شدہ

یوسف شاہ موج دریا ز دگہ گریہ حال شدہ
ہجران خون جگر سوخت نابینا حال شدہ

غزل

دار دنیا جائے فانی معشوق صیاد من است | دام ازل گرفتار کردند بیر رہا چہ کنم
باغ دنیا ترو تازہ جا کے ویران من است | طالبان در کشتی نشست ملاح خدا چہ کنم
گلزار باغ عاشقان و گلستان من است | چمن اوم غزار بود یا دیگر چیز چہ کنم
بار گران بر پشت ما یار وفادار من است | جانان امید باد او دہشت دارم چہ کنم
تجرید دست بماد او جائے لامکان من است | من طلبگار حقیقت وصل عریان چہ کنم

ارواح ما ز عالم شد صحن حسن

یوسف شاہ روضہ گلشن جا کے جاوید من است
اندرین خانہ تاریک نشینم چہ کنم

غزل

دل نالان تجھکو صیاد نے بند کیا ہی | یگانگی مین جب کہا تجھکو فریاد کیا ہے
کوئی نزدیک ہو یا دور تجھکو پروا کیا ہی | یگانگی مین جب کہا تجھکو فریاد کیا ہی
گل گلشن کا تماشا تجھکو دیکھنا کیا ہے | تجھکو نزدیک ہی دلبر پھر دور کیو دیکھتا کیا ہے
تیر و تلوار تجھکو نگاہ آہ کا محل کیا ہے | جس کے آغوش مین یار ہا در دو دام کیا ہی

تجھکو غم لیسے قتل کر گیا بیداد کیا ہی
تقدیر قضا اوسکی رضا کسکو فریاد کیا ہی

تصویر یوسف دل زلیخا مین چھپایا کسنے
زلیخا وصل یار بعبادت پرستی کیا ہی

یوسف شاہ دیار کی ازردے مین پھر رہا ہے
دل مین صنم کو چھپایا پھر دوسرا یار کیا ہی

غزل

کوئی کیا کرین سگے سر نوشت تقدیر کا جب نے لکھا
تدبیر نے بہت سا کچھ کیا سودا خام کیا

باغ جانا ہمین کوئی رہا پھر رہا دار نہ رہا
زنجیر محبت دلکو باندھا خفتن حرام کیا

کوئی چلا یا گشتی جنگل مین پایدار نہ رہا
جیسے دریا مین چلا یا وطن دوام کیا۔

دنیا دو دن لیئے دوسطے کوئی سامان کیا
دلربا اپنی عاشقون کو شب بدام کیا

تیرے قالب تمام وجود چنگ و رباب ہوگیا
صدا وجود سے آرہا جاوید انعام کیا

یاد جانان مین رات دن کوئی دم نہ رہا
غافل زنار دل کو باندھا کفر مقام کیا

یوسف شاہ خوش نصیب ہی یار در کنار مین رہا
جب دلربا نزدیک رہا بقا قیام کیا

غزل

چمن مین یہ پکارا ہی کہ سرور رحمت عالم ہی
انبیا اور بادشاہان مین سلیمان سب کے حاکم ہی

کہ قران نعت خاتم ہی سر دریا شمس محکم ہے
عاشقان مانند رحیمان ہین محمد شفای مرحم ہی

بہشت کنجی کلمہ ہی شافع کوثر کہ قاسم ہے
اہل بیت اصحاب کو کب سے ہینا تعطیر عالم ہی

بادشاہا نکو ملک و حکومت ہی ابتو جا خاک زمین مین ہے
عمر دنیا چند روزہ ہی جو مزہ ہی فقیری مین ہی

جسکو خواب فرش پلنگ پر ہی لبستو آخر لحد مین ہے
اعتبار سرداری فنا مین ہی فقرا مر بقا مین ہے

شرع زیور نقشبندیان کو
واصلان در راہ حق مین ہے

یوسف شاہ عمر عبث کھویا
اب تو افسوس پشیمانی مین ہے

مولانا رومی میفرماید

گر نبودے ذات حق اندر وجود	آب و گل را کے ملک کردی سجود

یوسف شاہ میگوید

اگر بجائے ذات حق کے لفظ امر حق ہوتا بہتر تھا او کہتا ہے کہ اندر کے جائے پہ با ان وجود ہو تو اچھا ہے اگر کوئی کہے کہ اللہ کی ذات آدم علیہ السلام ہیں تو یہ خلاف آیات و حدیث ہے وہ آیت یہ ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ تا آخر ایت۔ اگر ذات سے مراد امر حق ہووے تو مناسب ہے مولانا یوسف شاہ معنوی با ملائک چون خطاب آمد ز حق۔ سجدہ کردی آدم با امر حق کرد بظاہر این سجود از رمز حق۔ فی الحقیقت آن سجود للذات

مولانا رومی قدس سرہ السامی

مثنوی ما دو کان وحدت است	وحدت اندر وحدت اندر وحدت است

یوسف شاہ کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے تیسری وحدت اللہ کی ذات لیوی کہ اللہ کی ذات ہر چیز میں آیا ہی تو خدایان بہت جائیں گے اور یہ خلاف شریعت ہی اور دو آیات میں ایسا آیا ہی کہ تمام اشیاء اللہ کی ثنا کرتی ہیں۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ایک آیت میں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ آیا ہے اس سے یعرفون مراد ہے۔ یعرفون کے معنے یہ ہی کہ ہر شے اللہ کو خالق سمجھتی ہے اور یہ معرفت جو تیسری ہے یہ حادث ہی۔ یعنی اللہ کی ذات مراد نہیں ہے

مولانا یوسف علیشاہ معنوی میفرماید

صیقل ما در بیان آن در وحدت است	موجودات کل مظہر آن وحدت است
از نظر ما گرچہ دور افتادہ است	با علم و قدرت او بما نزدیک تر است

بالبصر باسمع تنہا آمدہ است	این صفت در دیگران چہ نسبت است
ضلع یکتا جناب واحدت است	واحد اندر دیگران چہ نسبت است
انچہ مولانائے روم فرمودہ نست	ما قبول کردم کہ جائے ماد نست

یوسف شاہ خود در گناہ غلطیدہ نست
رحمت عالم چون شفیع آمدہ نست

اگر کوئی شخص تین برس کے تین رمضان مین ایک ایک روزہ قصدًا توڑا تو یہہ تین روزونکا کفارہ اس تینون کے لئے بس ہی اس کو تداخل کہتے ہین یعنے دو مہینے روزہ رکھنا

خنثے مشکل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو علامت مرد اور عورت کی ہرد و ہو وہ مر گیا تو اس کے پیسے مین سے ایک باندی خرید کرے وہ باندی اوسکو غسل دیوے اگر اس کے پیسے نہ ہون تو سرکار پر ضرور ہے کہ سرکار اپنے پیسے سے باندی خرید کرے ۔ وہ غسل دیوے ۔

اگر کوئی کافر ایک ماہ تک اپنے کو مسلمان کے لباس مین ظاہر کرکے نماز پڑہا بعد معلوم ہوا کہ کافر ہے نماز کو اعادہ کرے ۔

مجنون یا شراب خوار حالت نشہ مین یا لڑکا نابالغ نماز پڑہایا تو اس نماز کو بھی اعادہ کرے ۔

امام تراویح مین دو رکعت کی نیت کیا اور تیسری رکعت مین سلام پہیرا تو نماز ہوئی کیونکہ تین رکعت رمضان مین نہین ہے چوتھی رکعت ختم کرنا ایسا بیس رکعت تک بغیر قاعدہ اور سلام کے پڑہا بعد بیسوین رکعت مین سلام پہیرا تو نماز تمام ہوئی ۔

ایک شخص تھا انہون نے ایک ولی سے پوچھا کہ میری موت کب ہوگی ولی نے کہا کہ بارہ برس کے بعد فلانے دن تمہاری موت ہونگی اور تم گاڑے

جاؤگے اصفہان مین - اور جب موت کا دن ایا تو بہت لوگون کو کہانا پکاکے
دعوت دیا اور کہلایا - جب بارہ بجنے کا وقت ٹلا تو بہت خوش ہوا کہ میری موت کا وقت
ٹلگیا - اوتنے مین ایک شکرام آئی اور اسمین چار عورتین بیٹھے تھے بہت خوبصورت
اور شکرام بھی بہت اچھی تھی - اور بجائے بیل کے ہرن بندہے ہوئے تھے اور ایک
عورت بہت خوبصورت تھی - انہون نے اشارہ کیا لوگون کو اور آپ دوڑا اور
وہ تھے ملائکہ عزرائیل روح قبض کئے اور اصفہان مین لے گئے وہان گاڑتی تین مہینہ کی راستہ پر
یہہ ہمزاد شیاطین نیک کام سے ناخوش اور بدکام سے خوش ہوتے ہین
یہہ ہمزاد میرے پر بڑی عنایت رکہتے ہین یہہ بھی آتشی ہے اور موکل بھی ہوا پر اور
ہوا مین بھی گرمی ہی اور یہہ ہمزاد نجاست اور غلاظت مین رہتا ہی - ہوا کو مغلظ کرتا
ہی تولید صفرا و قصور ہاضمہ اور بلغم اور ریاح سب اس سے ہوتا ہے اور پیشاب پاخانہ بند کرتا ہی ادمی
کا پیشاب بند ہوا تو پیشاب کرتے وقت دم روکنے سے پیشاب ہو جائیگا یہہ بھی
تجربہ ہے تین دفعہ پانی کا غرغرہ کرنا اور پانی منہہ مین پکڑنا پیشاب بند رہی تو آجائیگا -
یہہ تجربہ ہے اللهم انی اعوذبک من شر الخبث والخبائث پڑہکر اوپر پہونکتے جانا
سانس پیشاب ہو جائیگا اور لاحول پڑہنا - اور قل اعوذ برب الناس چہہ جگہ والناس
آتا ہی - پانچ پانچ دفعہ پڑہنا اور پاخانہ نہین آتا ہی تو اول پڑہکر پیٹ پر پہونکتے
جانا پاخانہ بھی آئیگا اور ریاح بھی دفع ہو جائیگی اور پیشاب بھی آئیگا ور ایک دفعہ پڑہنا بالکل دفع ہو جائیگی اور بسم الله
ارقیک من کل شئی یوذیک ومن کل عین حاسد الله یشفیک یہہ بھی بات
رکہنا ہی اور سب کام پر چلتا ہی پاخانہ یا پیشاب بند ہو - یا قصور ہاضمہ یا نظر
اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم علی الصالحین - میرے حقین سب دعا
فرمائے کہ اس ہمزاد سے مجھے خدا پناہ دے اور میرے سبب عبادت حق عداوت رکہتی ہین - ابلیس جو آدم کو سجدہ نہین کیا اسکی
اولاد بارہ قسم ہین جیسے انسانون مین کہ بعضے مسلمان ہین بعضے کافر ہین اور یہہ ہمزاد کافرون مین ہین سکر آنکی وقت

باہمی مقابلہ کرتا ہے - اور جاہی اسی کے اثر سے ہوتا ہے

قناعت کند ہر کرام مرتبہ — کہ سلطان نباشد درین مرتبہ

از غیبت دروغ زبان خود بند کند — از حسد بہتان زبان دل بند کند

در عیوب خود دمبدم نگہ کند — از عیوب دیگران خیال دور کند

گرچہ اعمال حسن صد در شوند — نیک عمل را تو فراموش می کند

از مال غیر راست پا کوتہ کند — نیک عمل تو مالدار را شاد کند

نفس امارہ قوی شیطان کند — از دفع شیطان معذرت از حق کند

ہمنشینی با زنان تو کم کند — مجلس او ہر در را احمق کند

در کار دنیا گر زنان تعلیم کند — عقل ناقص عقل تو ناقص کند

با زنان خلوت صحیحہ کم کند — جسم و عقل تو آن جماع ناقص کند

گر اجل تو را ضیافت می کند — ان طبیب را طفل مکتب او کند

تا تیر دار را آن قضا ویران کند — قدر غالب تدبیر مغلوب کند

گر صیاد نزدیک تو آمد کند — آن خناس شیطان زوال ایمان کند

قبل موت از معصیت توبہ کند — توبہ را تو مضبوط ایمان کند

بد عقیدہ را ایمان ویران کند — ہمچو آتش خرمن سوزان کند

چون نقاشی زد آمد سعید عبد الغفور — حاتم درین زمانہ اسخیا عبد الغفور

مسلم را تو برادر شمار کند — ہمسائیگان را زیادہ شفقت کند

حضرت عمر را زن تعلیم می بودند — انجناب ممانعت فرمودہ اند

یوسف شاہ مثل حلول توبہ کند

استخوان جسم بے معنی کند

...ں میں جو جلالی ہے وہ فقیر کے حال پر بہت عنایت
رکتا... ...ب چہپوانی کی غرض سے دیا تہا اوسکی اصل میں سے ایک جزو
نکال دیا ہے اور کتاب میں بہی جابجا غلطی کیا ہے ای لوگو اس مغز سے
ہوشیار رہو مولانا مولوی محمد یوسف علیشاہ صاحب معنوی جو چہتہ کتاب
تصنیف کئے ہیں از انجملہ ایک کتاب مسمی بصیقل دل ہے اور چہپ گئی
ہے اوسکے مصنف مقام لنگر حوض میں روبرو نالہ پختہ کے نزدیک بیت الخلا
عام سامنے دہیڑون کے جہوپڑون کے رہتے ہین جن اشخاص کو ضرورت
ہو اگر لین۔ کسیکو ثواب آخرت منظور ہی اور دنیا کی ترقی چاہتا ہی اور
اور خدا و رسول کی خوشنودی منظور ہی باقی پانچ کتاب جسکے بعد چہپوائے

ہست او مشکل کشا دشوار ہا		دل پریشان خود مکن در کارہا
دو سفر در پیش ہست در قبرہا		عمر فتت در خیال فاسد فکرہا
عاقبت را از تید و تقوی حل کند		کار دنیا این دنیا را حل کند

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا خفی الطف ادرکنی بلطفک الخفی یہ دونون
پانسو دفعہ پڑہنا۔ برائے ہر حاجت اول آخر سو دفعہ درود
بخواند۔ قبل طعام غرغرہ پانی کا کرنا خوب اور بعد کہانے کے
پہر خوب غرغرہ کرنا بہت فائدہ ہین۔
اول و آخر اکیس بار درود شریف پڑہکر سلام قولا
من رب الرحیم اور الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا
تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین سو مرتبہ یا دو
تین سو مرتبہ پڑہکر درود شریف اکیس مرتبہ پڑہکر جو دعا مانگین
اور اپنے اوپر پہونکین شیطان جن دفع ہوگا اسحر اسبب

دفع ہوگا۔ خدا قبول کرے گا میرے بار ہ...
جنگ و رباب و ستار ڈہولک وغیرہ جو آلات بجا... ...لق
حرام ہے اور بجانے والا فاسق اور اسکی شاہدی قبول نہیں۔
ضعف و اشتہا ہے تو قبل غذا پڑہکر پیٹ پر چہو کتے جانا او...
بعد غذا کے بھی پڑہنا پیٹ پر پہونکنا غذا ہضم ہو جاویگا اور پاخانہ یا
پیشاب ہنیں آیا تو بھی پڑہتے جانا اور پیٹ پر پہونکنا پیشاب پاخانہ
آجائیگا اور خیال بھی رکھنا وہ مجرب ہے
جو ملعون ہے وہ کافر ہے جو کافر ہے وہ رجیم ہے جو رجیم ہے وہ خبیث ہے
خبیث خبیث سے باطل کرتی ہے اور اللہ بھی باطل و عاطل کرے
اور اپنے پیٹ پر پہونکنا والحمد للہ علی الاختتام